اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً

آبِ کوثر

فضل الصلوٰۃ والسلام
علیٰ افضل الخلق وسید الانام
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

از قلم:
حضرت علامہ الحاج
مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم

فہرست مضامین

نام مضامین	صفحہ نمبر

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلم

نام کتاب: آبِ کوثر

مصنف: حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کتابت: احمد علی بھٹہ

سال اشاعت: یکم ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

از قلم:

حضرت علامہ الحاج **مفتی محمد امین** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناشر:

مکتبہ سلطانیہ

محمد پورہ، مین بازار فیصل آباد۔ پاکستان

فون: 0092 41 2637239

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا
محمد
وآلہ وسلم

نعت سید المرسلین ﷺ خاتم النبیین

خواجۂ دُنیا و دیں گنجِ وفا! — صدر و بدرِ ہر دو عالم مصطفےٰ

آفتابِ شرع و دریائے یقین، — نورِ عالم رحمۃٌ للعالمین،

خواجۂ کونین و سُلطانِ ہمہ! — آفتابِ جسم و جانِ ایمانِ ہمہ

صاحبِ معراج و صدرِ کائنات — سایۂ حق خواجۂ خورشید ذات

مہدیٔ اسلام و ہادیٔ سُبُل! — مفتیٔ غیب و امامِ جزو و کل!

ہر دو گیتی از وجودش نام یافت — عرش نیز از نامِ او آرام یافت

نورِ او مقصودِ مخلوقات ہست — اصلِ معدومات و موجودات ہست

بہرِ خویش آں پاک جاں آفرید — بہرِ او خلقِ جہاں را آفرید

آفرینش را جزِ او مقصود نیست — پاک دامن تر ازو موجود نیست

در پناہِ اُوست موجودی کہ ہست — وز رضائے اُوست مقصودی کہ ہست

ماہ از انگشت او بشگافتہ — مہر در فرمانش از پس تافتہ

کعبہ زو تشریفِ بیت اللہ یافت — گشت ایمن ہر کہ در وے راہ یافت

جبرئیل از دستِ او شد خرقہ دار — در لباسِ وجبہ زاں شد آشکار

عقل را در خلوتِ اُو راہ نیست — علم نیز از وقتِ اُو آگاہ نیست

اُوست سُلطان و طفیلِ او ہمہ — اُوست دائم شاہ و خیلِ او ہمہ

ہم پس و ہم پیش از عالم توئی　　سابق و آخر بیک حب ہم توئی

خواجگی ہر دو عالم تا ابد!　　کرد وقفِ احمدِ مرسل احد

یا رسول اللہ! بس درماندہ‌ام　　باد بر کف خاک بر سر ماندہ‌ام

بیکساں را کس توئی در ہر نفس　　من ندارم در دو عالم جز تو کس

یک نظر سوئے منِ غمخوارہ کن　　چارہ کارِ منِ بیچارہ کن!

دیدہ جاں را لقائے تو بس ست　　ہر دو عالم را رضائے تو بس ست

آنکہ آمد نہ فلک معراجِ او　　انبیاء و اولیا محتاجِ او

ہر دم از ما صد درود و صد سلام
بر رسول و آل و اصحابش تمام

خواجہ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

یا صاحب الجمال و یا سید البشر (صلی اللہ علیہ وسلم)
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

(حافظ شیرازی شمس الدین محمد)

ابتدائیہ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ امابعد

والدگرامی قدر حضرت العلام مولانا المفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف لطیف "آب کوثر" تاحال تقریباً ایک لاکھ کے قریب چھپ چکی ہیں۔ مختصر وقت میں اس کتاب نے علماء ومشائخ اور پڑھے لکھے طبقہ میں جو مقبولیت حاصل کی ہے وہ فضل خداوندی پر دال ہے۔ علماء کرام کی نظر میں اُردو زبان میں "فضائل دُرود شریف" کے پاکیزہ عنوان پر اس سے بہتر کتاب اب تک نہیں لکھی گئی۔ فللّٰہ الحمد۔ اس کتاب مستطاب کے مطالعہ سے قاری کے دل میں محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقدس جذبات موجزن ہوتے ہیں جس سے عقائد کی اصلاح بھی خود بخود ہو جاتی ہے۔ اس میں واعظین کے لیے وافر مواد موجود ہے۔ متعدد ایسے خطیب دیکھنے میں آئے کہ جب انھوں نے "آب کوثر" میں درج مواد سے اپنے سامعین کو محظوظ فرمایا تو پورے مجمع پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ سب سے نمایاں بات یہ کہ اس کے مطالعہ سے جب ایمان کی روشنی نصیب ہوتی ہے تو قاری کے دل میں دُرود پاک کی کثرت کا ذوق شوق پیدا ہوتا ہے پھر وہ آسانی سے دُرود پاک کثرت سے پڑھ سکتا ہے جو دونوں جہان کی سعادت اور قبر و برزخ کا نور ہے خود فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس پر شاہد ہے مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا۔ جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے خداوند قدوس اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ **اللہ تعالیٰ** ہم سب کو کثرت سے دُرود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

کتاب آپ کے سامنے ہے پڑھیے اگر قلب میں سوز اور محبت پیدا ہو تو والدگرامی قدر اور اس خاکسار کے لیے دُعا ضرور فرمائیے۔

محمد سعید احمد اسعد غفرلہ الاحد

ناظم اعلیٰ دارالعلوم امینیہ رضویہ شیخ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد۔ فون ۶۳۲۱۴۳

اعتذار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیۡبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

فقیر کو اس بات کا پُورا پُورا احساس ہے کہ فقیر فنِ تصنیف کی اہلیت نہیں رکھتا۔ لہٰذا قارئین کرام سے اپیل ہے کہ فقیر کی کوتاہیوں سے چشم پوشی کریں اور "خُذْ مَا صَفٰی دَعْ مَا کَدَرَ" پر عمل کرتے ہوئے دُعا خیر سے نوازیں۔ اگر کوئی خیر اور بھلائی کی بات دیکھیں تو یہ **اللّٰہ** تعالیٰ کی توفیق پر محمول کریں۔

اللّٰہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرمائے اور فقیر اور فقیر کے والدین نیز جن احباب نے اس کارِ خیر میں تعاون کیا ہے اُن کے لیے بخشش کا ذریعہ بنائے آمین

بجاہ حَبِیۡبِہِ الامین الۡکَرِیۡم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَزۡوَاجِہٖ الطاہرات المطہرات الطیبات اُمہات الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وذریتہ اِلٰی یوم الدِّیۡن ○

فقیر ابوسعید غفرلہٗ

- جس میں علم کے موتی اتنے کہ علما کے لیے قیمتی سرمایہ۔
- زبان اتنی آسان کہ بچے بھی روانی سے پڑھ سکیں۔
- زبان میں اتنی مٹھاس کہ ختم کیے بغیر چھوڑنے کو جی نہ چاہے۔
- برکتوں سے اتنی بھرپور کہ جس گھر میں ہو وہ مصیبتوں سے محفوظ رہے۔
- اس محبت سے لکھی گئی کہ پڑھنے والا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و اُلفت کی مہک محسوس کرے۔
- اس جذبے سے لکھی گئی کہ قاری اپنی آنکھوں پر قابو نہ پا سکے۔
- قیمت صرف اتنی کہ ایک مرتبہ نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیار و اُلفت میں ڈوب کر پڑھ لی جائے۔
- اکثر ایسے بھی ہوا کہ دورانِ مطالعہ قاری بارگاہِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی آنکھوں کے موتی نچھاور کرتا رہا جیسے ہی عالمِ وارفتگی میں بھیگی پلکیں آپس میں پیوست ہوئیں تو مظہرِ جمالِ الٰہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چمکتا نور برساتا چہرہ سامنے تھا۔

آپ بھی گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر ادب و احترام سے اسے پڑھیے ہو سکتا ہے کرم والا آپ پر بھی کرم فرما دے۔

(منجانب استدعا) محمد کریم سلطانی امیر ادارہ تبلیغ الاسلام
فیصل آباد

آبِ کوثر بخواں

اگر خواہی ز آفات دارین رہی	آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی تو مخدومِ خلقت شوی	آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی تو قربِ حبیبؐ خُدا	آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی کہ از آبِ کوثر خوری	آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی تو رستن ز غضب الٰہ	آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی کہ اولادت شود خوش خصال	آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی کہ مرگ تو آساں شود	آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی کہ گورت بود بوستان	آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی کہ از نارِ دوزخ رہی	آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی شفاعت شفیعِؐ انام	آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی ز حُورانِ جنّت نصیب	آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی تو از زنگ شود پاک دل	آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی کہ عشق تو وافر شود	آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں
اگر خواہی اے عارف تو عارف شوی	آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں

اگر خواہی کہ حسانؔ تو حسان شوی
آبِ کوثر بخواں آبِ کوثر بخواں

ؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

قاری محمد مسعود حسان

[illegible]

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

حرفِ آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

اللھم صل وسلم وبارک علی حبیبک
المصطفیٰ ونبیك المرتضیٰ ورسولك المجتبیٰ وعلیٰ
الہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ وذریتہٖ اجمعین الیٰ
یوم الدین ۝ امابعد ....

میرے عزیز بھائیو! درود پاک ایک ایسی نعمت ہے جس کا اندازہ نہیں کیاجا سکتا۔ درود پاک کے بے شمار فوائد ہیں۔ جن میں سے کچھ بزرگانِ دین نے اپنی اپنی کتابوں میں بیان کیے ہیں۔ مثلاً علامہ امام حافظ الحدیث شمس الدین سخاوی قدس سرہٗ نے "القول البدیع" میں اور شیخ المحدثین الشاہ عبدالحق دہلوی قدس سرہٗ نے "جذب القلوب" میں لکھے ہیں۔ اُن میں سے چند سپردِ قلم کیے جاتے ہیں تاکہ احباب کا شوق ذوق زیادہ ہو اور اس لازوال دولت سے اپنی اپنی جھولیاں بھرلیں۔

۱۔۔۔ حبیبِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے۔ ایک کے بدلے ایک نہیں بلکہ ایک کے بدلے کم از کم دس

۲۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والے کے لیے رب تعالیٰ کے فرشتے رحمت اور بخشش کی دُعائیں کرتے ہیں۔

۳۔۔۔ جب تک بندہ درود پاک پڑھتا ہے فرشتے اس کے لیے دُعائیں کرتے

رہتے ہیں۔

۴۔۔۔ درُود ِپاک گناہوں کا کفارہ ہے۔

۵۔۔۔ درُود ِپاک سے عمل پاک ہو جاتے ہیں۔

۶۔۔۔ درُود ِپاک خود اپنے پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے۔

۷۔۔۔ درُود ِپاک پڑھنے سے درجے بلند ہوتے ہیں۔

۸۔۔۔ درُود ِپاک پڑھنے والے کے لیے ایک قیراط ثواب لکھا جاتا ہے جو کہ اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

۹۔۔۔ درُود ِپاک پڑھنے والے کو پیمانے بھر بھر کر ثواب ملتا ہے۔

۱۰۔۔۔ جو شخص درُود ِپاک کو ہی وظیفہ بنالے اس کے دُنیا اور آخرت کے سارے کے سارے کام اللہ تعالیٰ خود اپنے ذمے لے لیتا ہے۔

۱۱۔۔۔ درُود ِپاک پڑھنے کا ثواب غُلام آزاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

۱۲۔۔۔ درُود ِپاک پڑھنے والا ہر قِسم کے ہولوں سے نجات پاتا ہے۔

۱۳۔۔۔ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم درُود ِپاک پڑھنے والے کے ایمان کی گواہی دیں گے۔

۱۴۔۔۔ درُود ِپاک پڑھنے والے کے لیے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

۱۵۔۔۔ درُود ِپاک پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت لکھ دی جاتی ہے

۱۶۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے غضب سے امان لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۷۔۔۔ اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ نفاق سے بَری ہے۔

۱۸۔۔۔ لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ دوزخ سے بَری ہے۔

۱۹۔۔۔ درود پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن عرش الٰہی کے سائے کے نیچے جگہ دی جائے گی۔

۲۰۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والے کی نیکیوں کا پلڑا وزنی ہو گا۔

۲۱۔۔۔ درود پاک پڑھنے والے کے لیے جب وہ حوض کوثر پر جائے گا خصوصی عنایت ہو گی۔

۲۲۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والا کل سخت پیاس کے دن امان میں ہو گا۔

۲۳۔۔۔ پُل صراط پر سے نہایت آسانی سے اور تیزی سے گزر جائے گا۔

۲۴۔۔۔ پُل صراطِ پر اُسے نُور عطا ہو گا۔

۲۵۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والا موت سے پہلے اپنا مکان جنّت میں دیکھ لیتا ہے۔

۲۶۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والے کو جنّت میں کثرت سے بیویاں عطا ہوں گی۔

۲۷۔۔۔ درودِ پاک کی برکت سے مال بڑھتا ہے۔

۲۸۔۔۔ درودِ پاک پڑھنا عبادت ہے۔

۲۹۔۔۔ درودِ پاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب نیک عملوں سے پیارا ہے۔

۳۰۔۔۔ درودِ پاک مجلسوں کی زینت ہے۔

۳۱۔۔۔ درودِ پاک تنگدستی کو دُور کرتا ہے۔

۳۲۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب لوگوں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زیادہ قریب ہو گا۔

۳۳۔۔۔ درودِ پاک، درود شریف پڑھنے والے کو اور اسکی اولاد کو اور اسکی اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے۔

۳۴۔۔۔درُودِ پاک پڑھ کر جس کو بخشا جائے اُسے بھی نفع دیتا ہے۔
۳۵۔۔۔درُودِ پاک پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ کا اور پھر اسکے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قُرب نصیب ہوتا ہے۔
۳۶۔۔۔درُودِ پاک پڑھنے سے دُشمنوں پر فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے۔
۳۷۔۔۔درُودِ پاک پڑھنے والے کا دل زنگار سے پاک ہوجاتا ہے۔
۳۸۔۔۔درُودِ پاک پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔
۳۹۔۔۔درُودِ پاک پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔
۴۰۔۔۔سب سے بڑی نعمت یہ کہ درُودِ پاک پڑھنے والے کو رحمۃ للعٰلمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوتی ہے۔ (القول البدیع)

"جذبُ القلوب" میں مندرجہ ذیل فوائد بیان کیے گئے ہیں :

۴۱۔۔۔ایک بار درُودِ پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں، دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔
۴۲۔۔۔درُودِ پاک پڑھنے والے کی دُعا قبول ہوتی ہے۔
۴۳۔۔۔درُودِ پاک پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے مُبارک کے ساتھ چھُو جائے گا۔
۴۴۔۔۔درُودِ پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ جائے گا۔
۴۵۔۔۔درُودِ پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کے لیے قیامت کے دن

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متولی (ذمہ دار) ہو جائیں گے۔

۴۶۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

۴۷۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے والے کو جانکنی میں آسانی ہوتی ہے۔

۴۸۔۔۔ جس مجلس میں درُودِ پاک پڑھا جائے اس مجلس کو فرشتے رحمت سے گھیر لیتے ہیں۔

۴۹۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے سے سیدالانبیاء حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت بڑھتی ہے۔

۵۰۔۔۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود درُودِ پاک پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں۔

۵۱۔۔۔ قیامت کے دن سیدِ دوعالم نُورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درُودِ پاک پڑھنے والے سے مصافحہ کریں گے۔

۵۲۔۔۔ فرشتے درُودِ پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

۵۳۔۔۔ فرشتے درُودِ پاک پڑھنے والے کے درُود شریف کو سونے کی قلموں سے چاندی کے کاغذوں پر لکھتے ہیں۔

۵۴۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے والے کا درُود شریف فرشتے دربارِ رسالت میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں "یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں کے بیٹے فلاں نے حضور کے دربار میں درُودِ پاک کا تحفہ حاضر کیا ہے۔

۵۵۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔

(جذب القلوب صہ ۲۵۳)

بزرگانِ دین کے ارشاداتِ مُبارکہ سے چند فوائد فقیر عرض کرتا ہے:

۵۶۔۔۔ درُودِ پاک پڑھنے والے کے سامنے بڑے بڑے جابروں کی گردنیں

جھک جاتی ہیں۔

۵۷۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والے کے گھر پر آفتیں اور بلائیں نہیں آتیں۔

۵۸۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے سے جنّت وسیع ہوتی جاتی ہے۔

۵۹۔۔۔ درودِ پاک کی کثرت سے بندہ اولیائے کرام کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔

۶۰۔۔۔ قانونِ قدرت ہے کہ جو اس جہاں میں ہنستا ہے وہ اُس جہاں میں روئے گا اور جو یہاں روتا ہے وہ وہاں خوشیاں منائے گا۔ جو یہاں عیش کرتا ہے وہاں مصیبتوں میں پھنس جائے گا۔ لیکن درودِ پاک پڑھنے والے کے لیے یہاں بھی عیش، وہاں بھی عیش، یہاں بھی خوشیاں مناتا ہے اور وہاں بھی خوشیاں منائے گا۔

۶۱۔۔۔ درودِ پاک ساری نفل عبادتوں سے افضل ہے۔

۶۲۔۔۔ درودِ پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا۔

۶۳۔۔۔ درودِ پاک ہر خیر کا جالب اور ہر شر کا دافع ہے۔

۶۴۔۔۔ درودِ پاک فتوحات کی چابی ہے۔

۶۵۔۔۔ درودِ پاک ایسی تجارت ہے جس میں کسی قسم کا خسارہ نہیں ہے۔

۶۶۔۔۔ درودِ پاک جنّت کا راستہ ہے۔

۶۷۔۔۔ درودِ پاک گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

۶۸۔۔۔ درودِ پاک کی کثرت کرنا آرزوؤں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

۶۹۔۔۔ درودِ پاک کی کثرت کرنا اہلسنّت وجماعت کی علامت ہے۔

۷۰۔۔۔ درودِ پاک کی کثرت کرنے والے کو قبر میں نہ مٹی کھائیگی نہ کیڑے۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلم

فقیر اپنی طرف سے عرض کرتا ہے :

۷۱ ـــ درُودِ پاک "آبِ حیات" ہے ، وُہ آبِ حیات کہ ہزاروں آبِ حیات اِس پر قربان ہو جائیں کیونکہ بالفرض کسی کو دُنیا میں آبِ حیات مل جائے اور وُہ اُسے پی لے اور پھر اُسے ہزار، پانچ یا دس ہزار سال تک بلکہ قیامت تک زندگی مل جائے تو دُنیاوی زندگی، گدلی زندگی، پریشانیوں کی زندگی دھوکہ وفریب کی زندگی آخر ختم ہو جائے گی لیکن درُودِ پاک وُہ آبِ حیات ہے کہ جس نے اِسے پی لیا اُسے جنّت میں وُہ زندگی عطا ہو گی جو ختم ہونے والی نہیں مثلاً ہزار، لاکھ، کروڑ، ارب، کھرب، سنکھ سال، یہ گنتیاں ختم ہو جائیں گی لیکن وُہ ابدی زندگی ختم ہونے والی نہیں ہے۔ پھر اُس زندگی میں گدلا پن نہیں، دھوکہ فریب نہیں، بے چینی نہیں، دُکھ درد نہیں بلکہ چین ہی چین ہے آرام ہی آرام ہے، سکُون ہی سکُون ہے۔ تو دُنیا کا آبِ حیات اُس آبِ حیات کا ہم پلّہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا ھٰذا بجاہ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

۷۲ ـــ درُودِ پاک اسمِ اعظم ہے۔ جیسے اسمِ اعظم سے سارے کے سارے کام خواہ وُہ دُنیا کے کام ہوں خواہ آخرت کے سب کے سب پورے ہو جاتے ہیں یوں ہی درُود پاک سے سارے کے سارے کام پورے ہو جاتے ہیں۔

۷۳ ـــ آج انسان مصیبتوں، پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے۔ اِس کا سبب کیا ہے؟ اور اس کا علاج کیا ہے؟

اِس کا سبب تو یہ ہے کہ ہم نے خواہشات کو اپنایا اور اُس ذاتِ برکات کے دامن سے دُور ہو گئے ہیں۔ جس ذاتِ والاصفات کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اور ان نت نئی مصیبتوں کا علاج یہ ہے کہ ہم رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دامنِ رحمت کے ساتھ وابستہ ہو جائیں۔ انسان جتنا ان کے مُبارک قدموں کے قریب ہوتا جائے گا اتنا ہی اُس سے پریشانیاں اور مصیبتیں دُور ہوتی جائیں گی۔ جو اُن کے قدموں سے لگ گیا وُہ بچ گیا اور جو ہٹ گیا وُہ پِس گیا اس کی مثال یوں سمجھ لیجیے، یہ مثال صرف افہام وتفہیم، سمجھنے سمجھانے کے لیے ہے، ورنہ اُن کی شان اس سے بالا و والا، ارفع و اعلیٰ ہے۔ مثال یہ کہ چکی خواہ دستی یعنی گھریلو چکی ہو یا مشینی، طریقہ کار ایک ہی ہے وُہ یہ کہ درمیان میں ایک مرکز، ایک "کلّی" سی ہوتی ہے جس کے گرداگرد پتھر گھومتا ہے۔ اس کلّی کے سر پر دانے ڈالے جاتے ہیں وُہ دانے جب کلّی کے قدموں سے دُور ہٹتے ہیں تو پتھر کی زد میں آجاتے ہیں اور پس جاتے ہیں۔ دانے جتنا کلّی کے قدموں سے دُور ہوں گے اُتنی ہی پتھر کی مار زیادہ پڑے گی۔

آپ ہی سوچ کر بتائیں کہ جو دانہ کلّی کے قدموں کو نہ چھوڑے اُسے پتھر کی گردش کا کیا ڈر؟ اور جب کلّی کا دامن چھوٹ گیا، چکّی کی گردش اُسے نیست و نابود کر دے گی۔ بلا تشبیہہ کائنات کا مرکز وُہ ذاتِ گرامی ہے جسے رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں "رحمۃ للعلمین" کا لقب دیا ہے۔ ساری کی ساری کائنات اُن کے گرد گھوم رہی ہے۔ اور جو شخص اُن کے قدموں سے لپٹا رہے اُسے گردشِ زمانہ کا کیا خوف؟

اُسے گردشِ زمانہ اُس وقت ہی اپنی لپیٹ میں لے گی جب وُہ مرکزِ کائنات کا دامن چھوڑ دے گا۔

لہٰذا ہمارے حادثاتِ زمانہ سے پریشانیوں اور مصیبتوں سے بچے رہنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مُبارک قدموں کے قریب ہوتے جائیں۔ اور قُرب کا ذریعہ ہے "دُرودِ پاک کی کثرت"۔

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

"اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً" (رواہ الترمذی)

لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وُہ ہے جو مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ

میرے عزیز بھائی! دُرودِ پاک کے بے شمار اور اَن گنت فوائد ہیں جن میں سے ۲۷ تحریر کیے گئے ہیں، یہ سارے کے سارے فائدے بلاشک و شبہ تجھے حاصل ہوں گے مگر تو اُن کا بن کر تو دیکھ! اور اگر تو اُن سے بیگانہ رہے اور کہتا پھرے کہ میرا فلاں کام نہیں ہوا، فلاں نہیں ہوا، تو قصُور تیرا اپنا ہے۔ آفتاب تو پُوری آب و تاب کے ساتھ طلوُع ہوچکا ہے اور پُورے جہان کے لیے بلکہ سب جہانوں کیلئے فیض رساں ہے لیکن اگر شپرہ چشم کہتا پھرے کہ آفتاب نہیں ہے تو قصُور اُس کا اپنا ہے۔ آفتاب کی فیض رسانی میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اے مرے عزیز! اُن کا دامن

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

پکڑ لے اور اُن کو اپنے دل میں جگہ دے۔

در دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰ است (صلی اللہ علیہ وسلم)

آبروئے ما ز نامِ مصطفیٰ است (اقبال علیہ الرحمہ)

دل میں حبیبِ خدا، سید الانبیاء صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین کی محبت و عظمت پیدا کر! کیوں کہ جو دل اُن کی محبت و عظمت سے خالی ہے اُس کے درودِ پاک پڑھنے کا وزن مچھر کے پَر کے برابر بھی نہیں ہے۔

ثَلَاثَةُ اَشْيَاءَ لَا تَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ اَحَدُهَا الصَّلٰوةُ بِغَيْرِ خُضُوْعٍ وَخُشُوْعٍ وَالثَّانِى الذِّكْرُ بِالْغَفْلَةِ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءَ قَلْبٍ غَافِلٍ وَالثَّالِثُ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ حُرْمَةٍ وَنِيَّةٍ (درۃ الناصحین صفحہ ۶۸)

اے عزیز! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی دین ہیں۔ ان کی محبت ایمان ہے۔ ان کی محبت ایمان کا رُکن ہے۔ ان کی محبت ایمان کی شرط ہے۔

مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست (صلی اللہ علیہ وسلم)

گر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی ست (اقبالؒ)

مطالع المسرات میں ہے:

فَاَصْلُ الْاِيْمَانِ مَشْرُوْطٌ بِاَصْلِ الْحُبِّ وَكَمَالُ الْاِيْمَانِ مَشْرُوْطٌ بِكَمَالِ الْحُبِّ صفحہ ۹

اصلِ ایمان کے لیے اصل محبت شرط ہے اور ایمان کے کامل ہونے

کے لیے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل محبت شرط ہے۔

نیز اسی میں ہے:

وَمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهُ لَا اِيْمَانَ لَهُ مَحَبَّتُهُ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رُكْنُ الْاِيْمَانِ لَا يَثْبُتُ اِيْمَانُ عَبْدٍ وَلَا يُقْبَلُ اِلَّا بِمَحَبَّتِهٖ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جس دل میں محبتِ مصطفےٰ نہیں اس کا ایمان ہی نہیں لہٰذا سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ایمان کا رُکن ہے کہ کسی بندے کا ایمان محبتِ رسول کے بغیر نہ ثابت ہو سکتا ہے نہ مقبول ہو سکتا ہے۔

میرے عزیز! ان کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کے لیے شرط ہے۔

فَمَحَبَّةُ اللهِ مَشْرُوْطَةٌ بِمَحَبَّةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ (مطالع المسرات ص ۹)

اللہ تعالیٰ کی محبت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت شرط ہے۔

لہٰذا جو شخص نبی اکرم نورِ مجسم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے، دربارِ الٰہی سے مردود ہے۔

ایک کلمہ گو مسلمان نے یوں کہہ دیا کہ مجھے تو اللہ کے رسول سے ایمان کی طرف صرف راہنمائی ملی ہے باقی ایمان کا نور وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے نبی کی

طرف سے ایمان کا نُور نہیں ہے۔ یہ سُن کر ایک اللہ والے نے فرمایا "ارے کیا کہتا ہے؟ کیا اگر ہم وُہ نُور جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہنچ رہا ہے کاٹ دیں اور تیرے پاس وُہ ہدایت وُہ راہنمائی رہ جائے جس کا تُو ذکر کرتا ہے کیا تجھے یہ منظور ہے اُس نے کہا مجھے منظور ہے، اتنا کہنا تھا کہ وُہ بدنصیب صلیب کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسُول کے ساتھ کافر ہو گیا اور وُہ کفر پہ ہی مر گیا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ (الابریز صـ ۲۲۹)

حضرت ابوالعباس تیجانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

فَمَنْ طَلَبَ الْقُرْبَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالتَّوَجُّهَ اِلَیْهِ دُوْنَ التَّوَسُّلِ بِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُعْرِضًا عَنْ کَرِیْمِ جَنَابِهٖ وَمُدْبِرًا مِنْ تَشْرِیْعِ خِطَابِهٖ کَانَ مُسْتَوْجِبًا مِنَ اللّٰهِ غَایَةَ السُّخْطِ وَالْغَضَبِ وَغَایَةَ اللَّعْنِ وَالْبُغْضِ وَضَلَّ سَعْیُهٗ وَخَسِرَ عَمَلُهٗ (سعادت الدارین صـ۲)

جو شخص حبیبِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ کے بغیر حضُور کی جناب سے منہ پھیر کر اللہ تعالیٰ کا قُرب چاہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہے وُہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انتہا درجہ کی ناراضگی اور غضب کا حقدار ہے وُہ غایت درجہ کی دُوری اور لعنت کا مستحق ہے اُس کی ساری کی ساری کوشش رائیگاں ہیں اور اُس کے اعمال خسارہ ہی خسارہ ہیں۔ نعوذ باللہ الکریم۔

اے میرے عزیز! اگر کوئی اِس غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دامن کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے تو وہ اپنے ایمان اور عقیدے کی فکر کرے کہ ایسا شخص مردود ہے مقہور ہے، مبغوض ہے، مطرود ہے، مجور ہے، ممکور ہے۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

مروی ہے کہ رسول اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں کسی نے عرض کیا" یا رسول اللہ ! میں سچا پکا مومن کب بنوں گا" فرمایا" تو جب اللہ تعالیٰ سے محبت کرے گا" اُس نے عرض کیا" میرے آقا! میری محبت اللہ تعالیٰ سے کب ہو گی" فرمایا" جب تو اس کے رسول سے محبت کرے گا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)۔ پھر عرض کیا اللہ تعالیٰ کے حبیب سے میری محبت کب ہو گی"؟ فرمایا "جب تو ان کے طریقے پر چلے گا، اور اُن کی سُنّت کی پیروی کرے گا، اور اُن سے محبت کرنے والوں کے ساتھ محبت کرے گا اور اُن سے بُغض رکھنے والوں کے ساتھ تُو بُغض رکھے گا، اور کسی سے محبت کرے تو ان کی محبت کی وجہ سے کرے، اور اگر کسی سے عداوت رکھے تو ان کی وجہ سے رکھے"۔

پھر فرمایا" لوگوں کا ایمان ایک جیسا نہیں بلکہ جس کے دل میں میری محبت جتنی زیادہ ہو گی اتنا ہی اس کا ایمان قوی ہو گا، یوں ہی لوگوں کا کفر ایک جیسا نہیں بلکہ جس کے دل میں میرے متعلق بغض زیادہ ہو گا اُس کا کفر بھی اتنا ہی بڑا ہو گا" پھر فرمایا "خبردار! جس کے دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں، خبردار! جس کے دل میں محبت نہیں اس کا ایمان ہی نہیں ہے، خبردار! جس کے دل میں میری محبت نہیں اُس کا ایمان ہی نہیں"۔ (دلائل الخیرات صفحہ ۳۰۹)

میرے مسلمان بھائی! اُس محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت

دوزخ سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ سیدی الکریم حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں " ایک دفعہ دوزخ کا خوف مجھ پر غالب ہوا میں عالمِ بالا میں سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا " جو ہم سے محبت رکھتا ہے وُہ دوزخ نہ جائے گا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ صفحہ ۳۰۹)

الحاصل محبوبِ کبریا، شاہِ انبیا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین کی محبت کے بغیر کچھ بھی نہیں، پہلے تو دل میں محبت پیدا کر! اُن کی عظمت دل میں بٹھالو، محبت کا تقاضا ہے کہ تو اپنے بیگانے کو پہچان، جو اُن کا ہے تو بھی اُن کا بنے جو اُن سے بیگانہ ہے تو بھی اُن سے بیگانہ رہے، اگر ایسا ہو کر درود پاک پڑھے تو رحمت کے دروازے تیرے لیے کھل جائیں گے، جتنے فوائد درودِ پاک کے ذکر ہوئے ہیں اُن سے ہزار گنا فوائد کا تو مستحق ہوگا، وگرنہ محرومی کے سوا تجھے کچھ نہ ملے گا۔

اب اپنے بیگانے کی پہچان کیا ہے ؟ تو فقیر عرض گزار ہے اَلْاِنَاءُ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ یعنی برتن سے وہی چھلکتا ہے جو اُس کے اندر ہوتا ہے محبت والوں کی زبان وقلم سے تو محبت وعظمت کی باتیں سُنے گا، اور بیگانوں کی زبان وقلم سے بیگانگی کی باتیں سُنے گا۔

خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ مبارک :

ا۔ عام مومنوں کے مقام کی انتہا ولیوں کے مقام کی ابتدا ہے۔
ولیوں کے مقام کی انتہا شہیدوں کے مقام کی ابتدا ہے۔
شہیدوں کے مقام کی انتہا صدیقوں کے مقام کی ابتدا ہے۔

صدیقوں کے مقام کی انتہا نبیوں کے مقام کی ابتدا ہے۔
نبیوں کے مقام کی انتہا رسولوں کے مقام کی ابتدا ہے۔
رسولوں کے مقام کی انتہا اولوالعزم کے مقام کی ابتدا ہے۔
اولوالعزم کے مقام کی انتہا حبیبِ خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقام کی ابتدا ہے اور حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقام کی انتہا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں ہے۔ (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ صـــ)

سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

۲ــــ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس لیے محبت کرتا ہوں کہ وہ میرے آقا کا رب ہے (از مبدا و معاد مترجم صـــ۳۷)

سیدی وسندی خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

۳ــــ میں جب مدینہ منورہ حاضر ہوا اور مواجہ شریف میں حاضری دی تو وہاں چشمِ دل سے مشاہدہ کیا کہ سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجودِ مبارک عرش سے فرش تک مرکزِ جمیع کائنات ہے ہرچند کہ وہابِ مطلق (عطا فرمانے والا) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ لیکن جس کسی کو فیض پہنچا ہے وُہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ سے ہی پہنچا ہے۔ اور مہماتِ ملک و ملکوت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہتمام سے انصرام پاتی ہیں، (یعنی صرف اس جہاں کے ہی نہیں بلکہ ملک و ملکوت کے مہتمم سیدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں)۔ گویا ساری خدائی کو انعاماتِ شب و روز روضۂ مطہرہ سے پہنچتے ہیں، صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم۔
(مقاماتِ امام ربانی صـــ۱۱۲)

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم

۴۔۔۔ انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرچشمہ آبِ حیات کے ایک پیالہ سے سیراب ومستفید ہیں اور اولیاء کرام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے پایاں سمندرِ رحمت کے ایک گھونٹ پر قانع اور منتفع ہیں۔ فرشتے اُن کے طفیلی اور آسمان اُن کی حویلی ہے۔ وجود کا رشتہ اُن کے ساتھ منسلک اور ایجاد کا سلسلہ اُن کے ساتھ مربوط، اور ربوبیت کا ظہور اُن کے ساتھ وابستہ ہے۔ جملہ کائنات اُن ہی کے دم قدم سے قائم ہے، اور کائنات کا خالق اُن کی رضا کا طالب ہے۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے:

أَنَا أَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

(مکتوبات سیدی وسندی خواجہ محمد معصوم قیوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ ص ۳۶)

۵۔۔۔ إِنَّ اللهَ تَعَالَى مَلَّكَهُ الْأَرْضَ كُلَّهَا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساری زمین کا مالک بنا دیا ہے۔

(مواہب لدنیہ للعلامۃ القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ زرقانی ص ۲۳۲/۵)

۶۔۔۔ إِنَّهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُقَسِّمُ الْجَنَّةَ بَيْنَ أَهْلِهَا
جنتیوں کے درمیان جنت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تقسیم فرمائیں گے۔

(زرقانی ص ۱۱۹/۳)

۷۔۔۔ فَهُوَ خَزَانَةُ السِّرِّ وَمَوْضَعُ نُفُوذِ الْأَمْرِ فَلَا يَنْفُذُ أَمْرٌ إِلَّا مِنْهُ وَلَا يَنْقُلُ خَيْرٌ إِلَّا عَنْهُ۔ یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسرار الٰہی کا خزانہ ہیں اور حکم کے نافذ ہونے کا مرکز ومحور، لہٰذا کوئی امر

نافذ نہیں ہو سکتا مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے اور کوئی چیز کسی تک منتقل نہیں ہو سکتی مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ کرم سے۔

زرقانی ص ۳۸

۸۔ اِذَا رَامَ اَمْرًا لَا یَکُوْنُ خِلَافُہٗ وَلَیْسَ لِذَالِکَ الْاَمْرِ فِی الْکَوْنِ صَارِفٌ۔ جب حضور کسی امر کا ارادہ فرمائیں تو اس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا، اور اُن کے حکم کو جہان میں کوئی نہیں روک سکتا

(زرقانی ص ۳۹)

۹۔ وَکَانَ لَہٗ اَنْ یَّخُصَّ مَنْ شَآءَ بِمَاشَآءَ مِنَ الْاَحْکَامِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختار ہیں احکام شرعیہ میں سے جس کے لیے جو چاہیں خاص کر لیں

(کشف الغمہ للشعرانی قدس سرہٗ ص ۴۵)

۱۰۔ انسان علائق بدنیہ اور عوائقِ طبعیہ میں ڈوبا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ غایت تنزہ و تقدس میں ہے، دونوں کے درمیان کوئی مناسبت ہی نہیں ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے فیض لینا وسیلہ اور واسطہ کے بغیر ناممکن ہے اور وہ واسطہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے۔

(رُوح البیان ص ۲۲۷، سورۃ احزاب)

معدنِ اسرارِ علام الغیوب
برزخِ بحرین امکان و وجوب

(اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ)

اب ذرا بیگانگی کی بھی چند باتیں ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپ کو اپنے اور

بیگانے کے درمیان تمیز کرنا آسان ہو جائے۔

۱۔۔۔ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی وُہ اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۱۵)

۲۔۔۔ سارا کاروبارِ جہاں اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ رسُول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان ص۱۷)

۳۔۔۔ پیغمبر کا صرف اتنا ہی کام ہے کہ وُہ بُرے کام سے ڈرائے اور بھلے کام پر خوشخبری سنائے۔ (تقویۃ الایمان ص۲۸)

۴۔۔۔ اولیاء و انبیاء و امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وُہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص۵۸)

۵۔۔۔ رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے۔ (معاذ اللہ)

(براہین قاطعہ ص۵۱)

۶۔۔۔ شیطان و ملک الموت کو روئے زمین کا علم محیط ہے۔ (معاذ اللہ)

(براہین قاطعہ ص۵۱)

یہ چند عبارتیں بطورِ نمونہ صرف اپنے مُسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کے لیے درج کی گئی ہیں۔ جس مُسلمان کے دل میں محبتِ رسُول اور عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو گا وُہ بڑی آسانی سے اپنے بیگانے کو پہچان لے گا، لیکن جو دل عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالی ہو گا وُہ اپنے آپ کو خود جانے اور اس کا کام۔

یا اللہ ہمیں نظرِ بصیرت عطا کر کہ ہم اپنے بیگانے کو پہچانیں اور ہم قبر کے عذاب سے نیز قیامت کی رسوائی سے بچ جائیں۔

اے اللہ تعالیٰ وہ عشقِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو کہ سیدنا صدیقِ اکبر کو ملا جو خواجہ اویس قرنی کو نصیب ہوا، ہمیں بھی اس سے وافر حصہ عطا فرما۔ وَمَا ذَالِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْز۔

اے میرے عزیز! جبکہ تجھ پر روشن ہو گیا کہ محبت و عظمتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بغیر کچھ بھی نہیں اور اب تیرا دل عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جگمگا اُٹھا تو اب اس لازوال دولت، بے مثال نعمت اور دونوں جہاں کی سعادت (درُودِ پاک) کی طرف آ اور ہمت سے آگے بڑھ۔ میرے بھائی یہ وُہ دولت ہے کہ جس کی انتہا نہیں ہے۔ جس نے درُودِ پاک کو لے لیا اُس نے دونوں جہاں کو لے لیا۔ منقول ہے کہ سُلطان محمُود غزنوی نے ایک دن دُنیاوی دولت کے اُنبار لگوائے ہر قسم کی چیزیں اور نعمتیں رکھ دیں اور اپنے غلاموں لونڈیوں کو بُلا کر کہا "جس کا جو دل چاہے وُہ لے لے" کسی نے کوئی چیز اُٹھائی اور کسی نے کوئی چیز، لیکن ایاز خاموش کھڑا رہا جب ساری چیزیں لے لی گئیں تو سُلطان محمُود نے ایاز سے پوچھا "تُو نے کچھ نہیں لیا؟" ایاز نے جواب دیا "میں نے سب کچھ لے لیا" اور یہ کہہ کر بادشاہ کے سر پہ ہاتھ رکھ دیا اور کہا "جب میں نے بادشاہ لے لیا تو ساری بادشاہی لے لی"۔

یوں ہی بلا تشبیہہ باقی اوراد و وظائف اپنی اپنی جگہ صدہا برکتوں کا ذریعہ ہیں لیکن جس نے درُودِ پاک کو لے لیا اُس نے شاہِ کونین رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کو لے لیا جسے سارے جہانوں کی رحمت مل گئی اُسے سب کچھ مل گیا، لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ اس سعادت کا تاج ہر کس و ناکس کے سر پہ نہیں رکھا جاتا اور شاہی باز کی خوراک مردار خور گدھ کے منہ میں نہیں

ڈالی جاتی بلکہ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشآء۔ یہ دولت کسی اُونچی قسمت والے کو حاصل ہوتی ہے

اے عزیز! جس جماعت نے پُوری محنت اور مجاہدہ سے اپنی جان کو پاک کیا ہے، یہ عزت واقبال کا تاج اُنھیں کے سر پر رکھا جاتا ہے۔ اگر تجھ میں ہمت ہے تو اِس چند روزہ اور فانی دُنیا میں اپنے اُوپر آرام کا دروازہ بند کر کے دُنیا کی آسودگی کو رُخصت کر اور بہادرانہ طریقے سے اِس میدان میں بازی جیت لے تاکہ بازی جیتنے والوں میں تیرا نام بھی لکھ دیا جائے اور تُو بھی انعام و اکرام کا حقدار ٹھہرے۔

جو لوگ کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق بھی اُن کے شاملِ حال ہوتی ہے۔ "والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا" (قرآن مجید)

اللہ تعالیٰ مجھ فقیرِ بے نوا کو آپ سب بھائیوں کو اِس چشمۂ آبِ حیات سے سیر ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

وھو حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر وصلّی اللہ تعالیٰ علی حبیبہٖ رحمۃ للعلمین شفیع المذنبین اکرم الاولین والاٰخرین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ الطاھرات المطھرات الطیبات اُمھات المؤمنین وذُریاتہٖ واصھارہ وانصارہ واولیآء امتہٖ وعلمآء ملتہٖ اجمعین سُبحان ربک ربِ العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمدُ للہ ربِ العلمین ٥

فقیر ابو سعید غفرلہٗ

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

الحمد للہ الذی خلق السمٰوات والارض وجعل الظلمٰت والنور ومن علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولاً ٥ رسولہ ونبیہ وحبیبہ رحمۃ للعلمین الذی من تمسک بذیلہ نال سعادۃ الدارین ومن احب الصلوٰۃ علیہ فاز فی الکونین فوزاً عظیماً ٥ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ واولیاءِ امتہ وعلماء ملتہ صلاۃ دائمۃ بدوام ملکہٖ باقیۃ ببقائہٖ لامنتھی لھا الیٰ یوم الدین ٥

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ إن اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یاأیھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً ٥

باب اوّل

دُرود پاک کی فضیلت احادیثِ مبارکہ سے

حدیث ١ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

قَالَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً

ترجمہ: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر درُود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۲ اِنَّ اَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ اَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً فِي الدُّنْيَا (سعادۃ الدارین صفحہ)

قیامت کے دن ہر مقام اور ہر جگہ میں میرے زیادہ نزدیک تم میں سے وُہ ہوگا جس نے تم میں سے دُنیا میں مجھ پر درُود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۳ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَكَتَبَ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ۔ (ترمذی شریف صفحہ ۶۴ ج ۱)

رسولِ اکرم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ

خَطِيْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجٰتٍ۔

(مشکوٰۃ ص۸۶ ، دلائل الخیرات ص۶ تفسیر مظہری ص۴۱۲)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس نے مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

حدیث ۵ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرٰى فِیْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَاءَنِیْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا يُصَلِّیَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَّلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ نسائی، دارمی، مشکوٰۃ

دوسری روایت میں ہے:

عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَرَهٗ اَشَدَّ اِسْتِبْشَارًا مِّنْهُ يَوْمَئِذٍ وَّلَا اَطْيَبَ نَفْسًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْتُكَ قَطُّ اَطْيَبَ نَفْسًا وَّلَا اَشَدَّ اِسْتِبْشَارًا مِّنْكَ الْيَوْمَ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِیْ وَهٰذَا جِبْرِيْلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَدْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِیْ اٰنِفًا فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلَاۃً صَلَّیْتُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا وَمَحَوْتُ عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَکَتَبْتُ لَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ (القول البدیع ص۱۰۹)

ایک اور روایت ہے :

بَشِّرْ اُمَّتَکَ اَنَّ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ … فَلْیُکْثِرْ عَبْدٌ من ذٰلِکَ اَوْلِیُقِلَّ (منہ) وَفِی رِوَایَۃِ الاصلیت عَلَیْہِ وَمَلَائِکَتِی عَشْرًا (القول البدیع ص۱۰۹)

تینوں حدیثوں کا ترجمہ :

سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک دن دربارِ نبوّت میں حاضر ہوا تو میں نے اپنے آقا رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو اتنا خوش اور ہشاش بشاش دیکھا کہ میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے سبب دریافت کیا تو فرمایا میں کیوں نہ خوش اور ہشاش بشاش ہوں کہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبرئیل علیہ السّلام یہ پیغام دے کر گئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محبوب! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کا کوئی اُمّتی آپ پر ایک بار دُرود پاک پڑھے تو میں اور میرے فرشتے اس پر دس رحمتیں بھیجیں اور میں اس کے دس گناہ مٹادوں اور اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دوں اور جو ایک مرتبہ سلام پڑھے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں، لہٰذا آپ اپنی اُمت کو اس بات کی خوشخبری سُنا دیجیے اور ساتھ یہ بھی فرما دیجیے کہ اے اُمّت اب تمہاری مرضی تم دُرود پاک کم پڑھو یا زیادہ ۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ دائمًا ابدًا وبارک وسلّم۔

صلى الله على حبيبه سيدنا محمد وآله وسلم

حدیث ۶ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلَاةَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِيْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ اَجْعَلُ صَلَاتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا يُكْفٰى هَمُّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ ۔ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف ص۸۶، الزواجر ص۳۸)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دربارِ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا ہوں (یا کثرت سے پڑھنا چاہتا ہوں) تو کتنا پڑھوں؟ فرمایا تو جتنا چاہے پڑھ۔ میں نے عرض کی (باقی اوراد و وظائف میں سے) چوتھا حصّہ درود پاک پڑھ لیا کروں؟ تو فرمایا جتنا چاہے پڑھ اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میرے آقا! اگر زیادہ کرنے میں بہتری ہے تو میں نصف درود پاک پڑھ لوں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ عرض کی میرے آقا! دو تہائی درود پاک پڑھ لیا کروں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ عرض کی اے آقا! تو میں سارا ہی درود پاک نہ پڑھ لیا کروں؟ یہ سن کر رحمت للعٰلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تیرے سب

گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

تشریح: اس سے ہر کوئی اندازہ کر سکتا ہے کہ حبیبِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دُرُود پاک کتنا پیارا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نزدیک اس کی کتنی اہمیت ہے۔ ؎

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

اللّٰھُمَّ ارزقنا ھذا من المھد الی اللحد برحمتک

یا ارحم الرحمین۔

حدیث ۷ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد ونسائی ومشکوٰۃ ص۸۶)

رسولِ اکرم شفیعِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلوہ افروز تھے کہ ایک نمازی آیا اس نے نماز سے فارغ ہوتے ہی دُعا مانگنا شروع کی یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما یہ سُن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلدبازی کی ہے۔

جب تو نماز پڑھا کرے تو بیٹھ کر پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کیا کر جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھ کر دعا مانگ۔ پھر ایک اور نمازی آیا اور اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور پھر درود پاک پڑھا تو سرکارِ دو عالم نورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے نمازی! تو دعا کر تیری دعا قبول ہوگی۔

اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے نقل فرمایا کہ پہلے نمازی نے بغیر وسیلہ کے دربارِ الٰہی میں سوال کر دیا تھا، حالانکہ سائل کا حق ہے کہ وہ اپنی حاجت دربارِ خداوندی میں پیش کرنے سے پہلے وسیلہ پیش کرے۔

(مرقاۃ صـ۳۴۳ ج ۱)

حدیث ۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ مَعَہٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی ثُمَّ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَہْ سَلْ تُعْطَہْ۔ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف صـ۸۷)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نماز پڑھی، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت صدیقِ اکبر و فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر میں نے نبیِ اکرم شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھ

کر دُعا کی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو مانگ تجھے عطا کیا جائے، تو مانگ تجھے عطا کیا جائے۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الاُمِّیِّ الکَرِیْمِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۹ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ جَعَلْتُ صَلَاتِیْ کُلَّھَا عَلَیْکَ قَالَ اِذًا یَکْفِیْکَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَا اَھَمَّکَ مِنْ اَمْرِ دُنْیَاکَ وَ آخِرَتِکَ وَاِسْنَادُہٗ جَیِّدٌ۔ (القول البدیع صـ۱۱۹)

کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ فرمائیں کہ اگر آپ کی ذاتِ بابرکات پر دُرود پاک ہی وظیفہ بنالوں تو کیسا رہے گا؟ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ دُنیا وآخرت کے تیرے سارے معاملات کے لیے کافی ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ اَکْرَمِ الاَوَّلِیْنَ وَالاٰخِرِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

حدیث ۱۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلَائِکَتُہٗ سَبْعِیْنَ صَلَاۃً

(مشکوٰۃ شریف صـ۸۶ القول البدیع صـ۱۰۳)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر ایک بار دُرُود پاک پڑھے، اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستّر رحمتیں بھیجتے ہیں

حدیث ۱۱ اَتَانِیْ اٰتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ مِنْ اُمَّتِکَ صَلٰوۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْہُ عَشْرَ سَیِّاٰتٍ وَرَفَعَ لَہٗ عَشْرَ دَرَجٰتٍ وَرَدَّ عَلَیْہِ مِثْلَھَا۔ (جامع صغیر ج۱)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میرے پاس اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جو آپ کا اُمتی آپ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس اُمتی کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس دُرُود پاک کی مثل اس پر رحمت بھیجتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وبارک علیٰ نبیک المصطفٰے وَرَسُوْلِکَ المجتبیٰ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ۔

حدیث ۱۲ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ کَفَّارَۃٌ لَّکُمْ وَزَکٰوۃٌ فَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ عَشْرًا۔

(القول البدیع ص ۱۰۳)

رسولِ اکرم نُورِ مجسّم شفیعِ معظم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھ

پر درُود پاک پڑھو، کیونکہ مجھ پر درُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے باطن کی طہارت ہے اور جو مجھ پر ایک بار بھی درُود پاک پڑھے اللّٰہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۱۳ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ مَغْفِرَۃٌ لِذُنُوْبِکُمْ وَاطْلُبُوْا لِیَ الدَّرَجَۃَ وَالْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّ وَسِیْلَتِیْ عِنْدَ رَبِّیْ شَفَاعَۃٌ لَکُمْ۔ (جامع صغیر ص۵۴ ج ۱)

مجھ پر درُود پاک کی کثرت کیا کرو، اس لیے کہ تمہارا درُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لیے اللّٰہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دعا کرو، کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لیے شفاعت ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

حدیث ۱۴ زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (جامع صغیر ص۲۸ ج دوم)

رسُولِ اکرم شفیعِ اعظم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درُود پاک پڑھ کر مزین کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر درُود پاک پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لیے نُور ہوگا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

حدیث ۱۵ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُصَلِّیْ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمَنْ کَانَ

عَلَى الصِّرَاطِ مِنْ اَهْلِ النُّوْرِ لَمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ النَّارِ

(دلائل الخیرات ص ۹، طبع کانپور)

نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود پاک پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم الشان نور عطا ہوگا، اور جس کو پل صراط پر نور عطا ہوگا، وہ اہل دوزخ سے نہ ہوگا۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

تشریح: یہ وہی نور ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ذکر فرمایا ہے:

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ
بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ
جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔

جس دن دیکھے گا تو ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ان کا نور ان کے آگے ان کے دائیں دوڑتا ہوگا اور فرمایا جائے گا تمہارے لیے آج جنتوں کی خوشخبری ہے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں، وہ ان بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

حدیث ۱۶ اِنَّ اَنْجٰكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَهْوَالِهَا وَ مَوَاطِنِهَا اَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً شفاء شریف جلد ۲

اور القول البدیع میں اتنا مزید ہے:

اِنَّهٗ كَانَ فِي اللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ كِفَايَةً اِذْ يَقُوْلُ

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ الاٰيَة
فَاَمَرَ بِذٰالِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيُثِيْبَهُمْ عَلَيْهِ

(القول البدیع صـ ۱۲۱)

اے لوگو! بیشک تم میں سے قیامت کے دن قیامت کے ہولوں اور اس کی دشوار گزار گھاٹیوں سے جلد از جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھا ہوگا۔

ہاں ہاں! اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا دُرود پاک بھیجنا ہی کافی تھا، مگر ایمان والوں کو دُرود پاک پڑھنے کا حکم اس لیے دیا ہے تاکہ انہیں ان کا اجر عطا کیا جائے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰى وَ حَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَاتِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

حدیث ۱۷ لَيَرِدَنَّ عَلَى الْحَوْضِ اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُهُمْ اِلَّا بِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ (کشف الغمہ، شفا شریف، القول البدیع)

قیامت کے دن میرے حوضِ کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو میں انہیں دُرود پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

اے میرے عزیز! اس وقت کو یاد کر جب سُورج بالکل ہی قریب ہوگا زمین دہکتے ہوئے کوئلے کی طرح تپ رہی ہوگی۔ سر چھپانے کو جگہ نہ ہوگی، پینے

کو پانی نہ ہوگا، انسان کو اپنا ہی پسینہ لگام کی طرح منہ تک چڑھا ہوگا۔ وہاں ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حوضِ کوثر پر اُمت کو پانی پلاتے ہوں گے۔ وہاں پر دُنیا میں درُود پاک پڑھنے والوں پر خاص عنایت ہوگی۔ اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم درُود پاک پڑھنے والوں کو دُور سے ہی دیکھ کر بلائیں گے آؤ آؤ

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَر — ساری کثرت پاتے یہ ہیں

ماں جب اکلوتے کو چھوڑے — آ آ کہہ کے بُلاتے یہ ہیں

باپ جہاں بیٹے سے بھاگے — لُطف وہاں فرماتے یہ ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا، میٹھا میٹھا — پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

جلدی آؤ میں شفیقِ اُمت تمہارے انتظار میں کھڑا ہوں۔ آؤ حوضِ کوثر سے ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پانی پیو، یہ وُہ حوضِ کوثر ہے جس نے ایک گھونٹ پی لیا پھر وُہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى نَبِی الرحمۃ شفیع الأمۃ کاشف الغمہ وَعَلٰى آلِہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

ہاں ہاں جس خوش نصیب کو حوضِ کوثر سے پانی کا گھونٹ مل گیا، قیامت کی گرمی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ دُنیا کی گرمی کس شمار میں ہے۔

چنانچہ شواہد الحق میں ہے حضرت شیخ ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک دفعہ جب میں حج کرنے گیا تو وہاں مجھے ایک آدمی ملا، اس نے بیان کیا کہ مجھے پیاس کبھی نہیں لگتی اور میں پانی نہیں پیتا۔ میں نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا ہاں اس کا سبب میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ پھر بتایا کہ میں اہل حلہ سے ہوں اور اس سے پہلے میری عقیدت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نہیں تھی۔ میں ایک رات سویا تو خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور لوگ نہایت کرب اور پریشانی میں سرگرداں ہیں اور شدتِ پیاس میں مبتلا ہیں۔ مجھے بھی بےحد پیاس لگی تھی۔ لوگ ایک طرف جا رہے تھے۔ میں بھی ادھر کو چل دیا۔ آگے بڑھا تو حوضِ کوثر آگیا۔ اس کے چاروں کونوں پر صحابۂ کبار بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک کونے پر حضرت صدیق اکبر ہیں، دُوسرے پر حضرت فاروقِ اعظم ہیں، تیسرے پر حضرت عثمان ذوالنّورین ہیں اور چوتھے پر حیدرِ کرّار حضرت علی ہیں۔ (رضی اللہ عنہم) اور وُہ لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں۔ میں نے سوچا مجھے دُوسروں سے کیا غرض، میں تو اپنے علی سے پانی پیوں گا کیوں کہ میری ساری عقیدت و محبّت تو انہیں سے ہے۔ جب میں حیدرِ کرّار رضی اللہ عنہ کے سامنے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے ایک نظر دیکھا اور میری طرف سے چہرہ مُبارک دُوسری طرف پھیر لیا، پھر میں مجبوری کی حالت میں بادلِ نخواستہ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ نے بھی چہرۂ انور دُوسری طرف پھیر لیا، پھر حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا، پھر حضرت عثمان ذوالنّورین رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے بھی میرے ساتھ یہی سلوک کیا، پھر جب میں ہر طرف سے مایوس و ناکام ہو کر پریشانی کے عالم میں اِدھر اُدھر دیکھنے لگا تو مجھے سَرورِ عالم محسنِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نظر آگئے جو کہ اپنی اُمّت کو حوضِ کوثر کی طرف بھیج رہے تھے، میں بھی حاضرِ خدمت ہو گیا اور عرض کیا یارسُول اللہ! مجھے سخت پیاس لگی ہوئی ہے اور مولا علی کے ہاں حاضر ہوا تھا کہ مجھے پانی پلائیں، مگر انہوں نے مجھ سے اپنا چہرہ ہی پھیر لیا ہے، اسی طرح فاروقِ اعظم

صدیقِ اکبر اور عثمان غنی، رضی اللہ عنہم نے میری طرف توجہ نہیں کی۔ یہ سُن کر حضرت رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میرے پیارے علی تجھے پانی کیوں پلاتے، جبکہ تیرے سینے میں میرے صحابہ کرام کا بغض موجود ہے۔ اس جواب پر میں نے عرض کیا یارسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اگر میں توبہ کرلوں تو پھر؟ اس گزارش پر حضُور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہاں اگر تُو توبہ کرلے اور مسلمان ہوجائے تو میں تجھے حوضِ کوثر کا پانی پلاؤں گا جس کے بعد تُو کبھی پیاسا نہ ہوگا تو میں نے رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ شفقت پر توبہ کی اور اسلام قبُول کیا۔ پھر اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے حوضِ کوثر پر لائے اور اپنے دستِ کرم سے مجھے جامِ کوثر عطا فرمایا جس سے میں سیراب ہوگیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ زاں بعد مجھے کبھی پیاس نہیں لگی۔ پھر میں اپنے اہلِ وعیال کے پاس گیا اور سب سے بیزاری ظاہر کردی، سوائے ان احباب کے جنہوں نے یہ سُن کر توبہ کرلی اور اس نظریہ سے رجُوع کرلیا۔ (شواھد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق ص۵۳۹)

اس واقعہ کی تصدیق و تائید اس حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے جس کو حضرت انس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "میرے حوضِ کوثر کے چار رُکن ہیں، ایک رُکن میرے پیارے ابُوبکر کے قبضہ میں ہوگا، دُوسرا رُکن میرے پیارے فاروق کے قبضہ میں، تیسرا رُکن میرے پیارے عثمان کے قبضہ میں اور چوتھا رُکن میرے پیارے علی کے قبضہ میں ہوگا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

لہٰذا جو شخص ابُوبکر سے تو محبت کرے، لیکن عمر سے بغض رکھے، اسے ابوبکر پانی نہ

پلائیں گے اور جو عُمر سے محبت رکھے اور ابوبکر سے بغض رکھے، اسے عُمر پانی نہیں پینے دیں گے، اور جو عثمان سے محبت کرے مگر علی سے بغض رکھے، اسے عثمان پانی نہیں دیں گے اور جو علی سے محبت رکھے اور عثمان سے بغض رکھے، اسے علی پانی ہرگز نہیں پلائیں گے۔ اور جس نے ابُوبکر کے بارے میں اچھی بات کہی، اس نے اپنے دین کو درست کر لیا اور جس نے عُمر کے بارے میں اچھی بات کہی، اس کا راستہ واضح ہو گیا اور جس نے عثمان کے حق میں اچھی بات کہی، وُہ اللّٰہ تعالیٰ کے نُور سے منوّر ہو گیا اور جس نے علی کے حق میں اچھی بات کہی گویا اس نے مضبُوط کڑا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے اور جس نے میرے صحابہ کرام کے بارے میں اچھی بات کہی، وُہ مومن ہے۔

(رضی اللّٰہ عنہم) (شواھد الحق صـ۵۳۹)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِ الْاَبْرَارِ وَالنَّبِيِّ الْمُخْتَارِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

حدیث ۱۸ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ۔ (القول البدیع صـ۱۳۶، جلاء الافہام صـ۲۵، الترغیب والترہیب صـ۵۰۱)

(کشف الغمہ صـ۲۷۱)

جس نے مجھ پر دن بھر میں ہزار بار درُود پاک پڑھا، وُہ مرے گا نہیں جب تک کہ وُہ جنت میں اپنی آرام گاہ (جائے رہائش) نہ دیکھ لے گا۔

تشریح: سبحان اللہ! کتنا بڑا انعام ہے۔ اے عزیز ذرا علیحدہ بیٹھ کر غور کر کہ جنت کتنی اعلیٰ نعمت ہے، ساری دُنیا اور جو کچھ دُنیا میں ہے، ایک پلڑے میں رکھی جائے اور جنت کا ایک رومال ایک پلڑے میں رکھا جائے تو رومال ہی وزنی اور قیمتی نکلے گا۔ اللہ کریم ہم سب کو زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بجاہِ حبیبہٖ رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم

حدیث ۱۹ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِائَۃً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَلْفًا وَمَنْ زَادَ صَبَابَۃً وَشَوْقًا کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا وَشَہِیْدًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (القول البدیع ص۱۱۲)

جس نے مجھ پر دس بار درُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور مجھ پر سو بار درُود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو محبت و شوق سے اس سے بھی زیادہ پڑھے، میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا

تشریح: سبحان اللہ! کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کے ایمان کی گواہی اُمت کے والی شفیع المذنبین رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم دیں اس کی شفاعت کی بھی ذمہ داری اٹھائیں۔

وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہٖ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم

ہر کہ باشد عامل صلوٰۃ مدام   آتش دوزخ شود برو ے حرام

حدیث ۲۰ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ اللّٰهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِّنَ النَّارِ وَاَسْكَنَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَآءِ۔
(القول البدیع ص ۱۰۳، الترغیب والترہیب ص ۴۹۵ ج ۲)

جو مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھے اللّٰہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار دُرود پاک پڑھے اللّٰہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار دُرود پاک پڑھے اللّٰہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور اس کو قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ۔

حدیث ۲۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَانَ لَا يُفَارِقُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَّا خَمْسَةٌ اَوْ اَرْبَعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِمَا يَنُوْبُهٗ مِنْ حَوَائِجِهٖ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ قَالَ فَجِئْتُهٗ وَقَدْ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهٗ فَدَخَلَ حَائِطًا مِّنْ حِيْطَانِ الْاَسْوَاقِ فَصَلّٰى فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ فَبَكَيْتُ وَقُلْتُ قَبَضَ اللّٰهُ رُوْحَهٗ

فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَدَعَانِیْ فَقَالَ مَالَكَ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَطَلْتَ السُّجُوْدَ فَقُلْتُ قَبَضَ اللّٰهُ رُوْحَ رَسُوْلِهٖ لَا اَرَاهُ اَبَدًا قَالَ فَسَجَدْتُ شُكْرًا لِرَبِّیْ فِیْمَا اَبْلَانِیْ اَیْ اَنْعَمَ عَلَیَّ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً مِّنْ اُمَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَیِّاٰتٍ ۔ (القول البدیع ص۱۰۰ الترغیب والترہیب ص۴۹۵)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صحابہ کرام دن رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ رہتے تھے اور حضور سے جُدا نہیں ہوتے تھے تاکہ سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ضروریات میں خدمت کی جائے۔ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے دولت خانہ سے باہر نکلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہولیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز پڑھی اور سر سجدے میں رکھا اور سجدہ اتنا لمبا کیا کہ میں رونے لگ گیا اور خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی رُوح مُبارکہ قبض کر لی ہے، پھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے سر مُبارک اُٹھایا اور مجھے بُلا کر فرمایا تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح مُبارکہ کو قبض فرمالیا۔ اب میں حضور کو کبھی نہیں دیکھ سکوں گا، تو رسُولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھ پر میرے ربِ کریم نے انعام کیا تو میں نے سجدہ شکرادا کیا ہے۔ انعام یہ ہے کہ

میری اُمت میں سے جو کوئی مجھ پر ایک بار درُود پاک پڑھے گا اللّٰہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رَسُوْلِکَ الْمُخْتَار سَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَار۔

حدیث ۲۲ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَتَبَرَّزُ فَلَمْ یَجِدْ اَحَدًا یَتْبَعُہٗ فَفَزِعَ عُمَرُ فَاتَّبَعَہٗ بِمِطْھَرَۃٍ یَعْنِیْ اِدَاوَۃً فَوَجَدَہٗ سَاجِدًا فِیْ شَرْبَۃٍ فَتَنَحّٰی عُمَرُ فَجَلَسَ وَرَآءَہٗ حَتّٰی رَفَعَ رَاْسَہٗ قَالَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ یَا عُمَرُ حِیْنَ وَجَدْتَنِیْ سَاجِدًا فَتَنَحَّیْتَ عَنِّیْ اِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَانِیْ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ وَاحِدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَرَفَعَہٗ عَشْرَ دَرَجٰتٍ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ فِی الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ۔

(القول البدیع ص۱۰۶، سعادۃ الدارین ص۸۶)

نبی اکرم شفیعِ معظم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم باہر فضا کی طرف تشریف لے گئے اور کوئی پیچھے جانے والا نہیں تھا حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ دیکھ کر گھبرائے اور لوٹا لے کر پیچھے ہو لیے، تو دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ایک بالاخانہ میں سربسجود ہیں۔ حضرت عمر پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے اور جب سرکارِ دوعالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے سرِ مبارک اٹھایا تو فرمایا اے عمر! تو نے بہت اچھا

کیا جبکہ تو مجھے سر بسجود دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ کے حبیب جو کوئی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور اسکے دس درجے بلند کرے گا۔ اس حدیث پاک کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الادب المفرد میں نقل کیا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم و علیٰ
آلہٖ واصحابہ وازواجہ الطاھرات امہات المؤمنین
وذریاتہ الی یوم الدین والحمد للہ رب العلمین

حدیث ۲۳ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا فَلْیُقِلَّ
عَبْدٌ اَوْ لِیُکْثِرْ۔ (القول البدیع ص۱)

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درود پاک کم پڑھے یا زیادہ۔

مولای صل وسلم دائماً ابداً علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

حدیث ۲۴ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُمَا قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ
وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کَتَبَ اللّٰہُ بِھَا

عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجٰتٍ وَكُنَّ لَهُ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ

(القول البدیع ص۱۰۰، الترغیب والترہیب ج ۲ ص۴۹۶)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس درود پاک کے بدلے اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۲۵ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَيَقُوْلُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا صَلّٰى عَلَيَّ فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِنْكُمْ اَوْ لِيُكْثِرْ۔ (القول البدیع ص۱۱۳)

حضرت عامر بن ربیعہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے دورانِ خطبہ فرماتے سنا "بندہ جب تک مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَنَبِيِّهٖ وَخَلِيْلِهٖ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۲۶ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُنْتُ شَفِیْعَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (القول البدیع صـ۱۲۱)

سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو فرماتے سُنا ہے جو مجھ پر دُرود پاک پڑھے میں اس کا قیامت کے دن شفیع بنوں گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْمُخْتَارِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

حدیث ۲۷ عَنْ اَبِیْ کَاھِلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَا اَبَا کَاھِلٍ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُلَّ یَوْمٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَکُلَّ لَیْلَۃٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حُبًّا لِیْ وَشَوْقًا اِلَیَّ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ وَذٰلِکَ الْیَوْمَ۔

(القول البدیع صـ۱۱۱، الترغیب والترہیب جـ۲ صـ۲۵)

سیدنا ابو کاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اے ابو کاہل جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین

مرتبہ میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

حدیث ۲۸ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ رَاضِيًا فَلْيُكْثِرِ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ۔ (القول البدیع ص۱۲۲، کشف الغمہ ص۷۴، سعادۃ الدارین ص۴۹)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم شفیعِ اعظم سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہو، تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو، اسے چاہیے کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْاَمِيْنِ وَرَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ كَثِيْرًا كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

حدیث ۲۹ اِذَا نَسِيْتُمْ شَيْئًا فَصَلُّوْا عَلَيَّ تَذْكُرُوْهُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى (سعادۃ الدارین ص۵۹)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پاک پڑھو، انشاء اللہ تعالیٰ یاد آجائے گی۔

فائدہ: باوثوق ذرائع سے فقیر تک یہ بات پہنچی کہ حضرت خواجہ خواجگان قاضی محمد سلطان عالم میر پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں علمائے کرام آتے اور مسائلِ علمی پر گفتگو ہوتی اور آپ فرماتے مولوی صاحب اس کتاب سے یہ مسئلہ تلاش کرو، جب بسیار ورق گردانی کے باوجود مسئلہ نہ ملتا تو آپ کتاب کو اپنے دستِ مبارک میں لیتے اور کتاب بند کر کے دُرود پاک پڑھتے اور پھر کتاب کھول کر علماء کرام کے سامنے رکھ دیتے تو وہی مسئلہ نکلتا جس کی تلاش ہوتی تھی۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ اَطْيَبِ الطَّيِّبِيْنَ اَطْهَرِ الطَّاهِرِيْنَ اَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

حدیث ۳۰ اَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ لِاَنَّ اَوَّلَ مَا تُسْئَلُوْنَ فِي الْقَبْرِ عَنِّيْ (سعادۃ الدارین ص۹۵، کشف الغمۃ ص۲۹)

اے میری اُمت مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ قبر میں تم سے پہلے میرے متعلق سوال ہوگا۔

تشریح: اس مقام پر اولیت کو اہمیت کے معنی میں لیا جائے تو مطلب واضح ہو جاتا ہے یعنی قبر میں منکر نکیر جتنے سوال کریں گے ان میں سے اہم سوال میرے متعلق ہوگا اور حضور رحمۃ للعٰلمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے دُرود پاک کی کثرت کی تاکید اس لیے فرمائی ہے کہ دُرود پاک کی کثرت سے نبی اکرم نُورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور عظمت دُرود پاک پڑھنے والے کے

دل میں زیادہ ہوجاتی ہے اور وہاں محبوبِ کبریا، سید انبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی پہچان محبت وعظمت کی بنا پر ہی ہوگی، اسی لیے حدیث پاک میں فرمایا کہ جس کے دل میں ایمان ہوگا وہ منکر نکیر کے سوال کے جواب میں بلا جھجک اور برملا کہے گا ھٰذا محمّدٌ جاءَ نا بالبیّناتِ یعنی اے فرشتو یہی تو میرے آقا ہیں جن کا نامِ نامی اسمِ گرامی محمّد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلّم ہے۔ یہی آقا ہمارے پاس روشن دلیلیں لے کر تشریف لائے تھے، منکر نکیر کہیں گے بیشک تُو کامیاب ہوا۔ ہم جانتے تھے کہ تُو یہی جواب دے۔ نم کنومۃ العروس

اور وُہ منافق جس کا دل محبت وعظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سے خالی ہوگا، جب اس سے منکر نکیر سوال کریں گے کہ تُو ان کو پہچانتا ہے، تو وُہ کہے گا "ھاھا لا ادری کُنتُ اَقُولُ مَا یَقُولُ النّاسُ" ہائے ہائے میں ان کو نہیں جانتا۔ دُنیا میں لوگ ان کو جو کچھ کہتے تھے میں بھی کہا کرتا تھا، اس جواب کو سُن کر فرشتے کہیں گے ہاں ہم جانتے تھے کہ تُو یہی جواب دے گا، پھر اس پر قبر کا عذاب مسلط کردیا جائے گا۔ نعوذ باللہ من ذٰلک

اس سے وُہ لوگ عبرت حاصل کریں جو باعثِ ایجادِ عالم نُورِ مجسّم فخرِ آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی عظمت اور رفعتِ شان سُن کر دل میں کڑھتے رہتے ہیں اور اگر کہیں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی عظمت وشان کا جلسہ ہو تو جب تک جوابی جلسہ نہ کرلیں، ان کو چین نہیں آتا۔ بخاری شریف ہاتھ میں لیے منبر پر چڑھ کر ہرزہ سرائی کرتے ہیں، اگر نبی کو علمِ غیب ہوتا تو یہ کیوں ہوا، وُہ کیوں ہوا؟ اگر نبی کو اختیار ہوتا تو امام حسین (علیہ السلام) کو کیوں نہیں بچالیا (رضی اللہ عنہ)۔ حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کو

کیوں نہ بلوائیوں سے چھڑوالیا وغیرہ وغیرہ۔ بھائی! دُنیا میں تو پھونکا پھانکی چل جائے گی، لیکن اگر قبر میں جواب دینا پڑ گیا تو کیا ہو گا۔ اللّٰہ تعالیٰ انہیں ہوش عطا فرمائے

وَھُوَ نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر۔

لیکن ایسی نصیحت وہی شخص قبول کرے گا جس کے نصیب اچھے ہوں قسمت بہت بلند ہو جیسے کہ بعض علماء کرام بیان فرماتے ہیں، ایک وقت دو مولوی صاحبان کے درمیان مناظرہ منعقد ہوا۔ مناظرہ طول پکڑ گیا، کئی دن لگ گئے۔ ایک دن جب صبح صبح دونوں مولوی صاحبان مناظرہ کے لیے آئے تو آمنے سامنے سٹیج لگ گئے۔

ایمان اور محبت والے مولوی صاحب نے اس دن کی پہلی تقریر میں فرمایا: لوگو! بات سُنو! مناظرہ کا انجام جو ظاہر ہو گا وہ اپنی جگہ ہے لیکن اپنی اپنی قسمت کو دیکھو مجھے سات دن ہو گئے، مجھے آرام، سکون میسر نہیں، دن بھر مناظرہ کرتا ہوں اور رات بھر ورق گردانی کرتا رہتا ہوں۔ کتابیں دیکھتا ہوں کہ کہیں مجھے رسولِ اکرم شفیعِ معظم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمالات کی، حضورِ انور کے لیے اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علم کی، اختیار کی، شفاعت کی کوئی بات، کوئی اعجازی شان ملے، میں اسے جمع کرتا ہوں اور یقیناً میرا مدِمقابل بھی رات بھر نہیں سوتا ہو گا وہ بھی یوں ہی ورق گردانی کرتا ہو گا، لیکن وہ تنقیص کی باتیں تلاش کرتا ہو گا کہ کہیں سے کسی کتاب میں مجھے یہ مل جائے کہ حضور کو فلاں بات کا علم نہیں تھا، حضور کو فلاں بات کا اختیار نہیں تھا وغیرہ وغیرہ، کیوں کہ اس نے مناظرہ میں میرے سوالوں کا جواب دینا ہوتا ہے مُسلمان بھائیو! غور کرو قسمت کس کی اچھی ہے جو حبیبِ خُدا سید الانبیاء رحمۃ للعٰلمین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمال تلاش کرے اس کی، یا اُس کی جو اُس

باعثِ ایجادِ عالم رحمتِ دوعالم نُورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی کیلئے عیب تلاش کرے ۔(العیاذ باللہ) جب اتنی بات کہی اور یہ بات دُوسرے مناظر مولوی صاحب نے سُنی تو اس کی قسمت جاگ اُٹھی اور اعلان کر دیا ، لوگو! سُنو واقعی یہی بات ہے مجھے آرام کرنا سونا کھانا پینا بھولا ہوا ہے ۔ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ذاتِ پاک کے لیے عیب اور تنقیص کی باتیں ہی تلاش کرتا رہا۔ مجھ جیسا بد قسمت کون ہے ؟ لہٰذا میں اعلان کرتا ہوں کہ میں جھوٹا ، میرا عقیدہ جھوٹا اور آج سے میں اس جھوٹے مذہب سے سچی توبہ کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی کئی اور خوش قسمت لوگ بھی تائب ہو گئے ۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وھوالموفق۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ۔

حدیث ۳۱ ذُکِرَ فِیْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ مَکْتُوْبٌ عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ مَنِ اشْتَاقَ اِلَیَّ رَحِمْتُہٗ وَمَنْ سَاَلَنِیْ اَعْطَیْتُہٗ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِالصَّلٰوۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ غَفَرْتُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ۔

(دلائل الخیرات صـ ۱۳ طبع کانپور)

بعض روایتوں میں ہے کہ ساق عرش پر لکھا ہوا ہے جو میرا مشتاق ہو میں اس پر رحم کرتا ہوں اور جو مجھ سے سوال کرے میں اسے دیتا ہوں اور جو میرے حبیب پر درُود پاک پڑھ کر میرا قرب چاہے میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں خواہ وُہ سمندروں

کی جھاگ کے برابر ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْمُخْتَارِ
سَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَارِ

حدیث ۳۲ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ

(الترغیب والترہیب ص[illegible])

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص یوں درود پاک پڑھے، "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ" اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۳۳ مَا مِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَیَتَصَافَحَانِ وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یُغْفَرَ لَھُمَا ذُنُوْبُھُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْھُمَا وَمَا تَاَخَّرَ۔

(نزہۃ الناظرین ص[illegible]، سعادۃ الدارین ص[illegible]، الترغیب والترہیب ص[illegible]، الزواجر ص[illegible])

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش

دیے جاتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔

حدیث ۳۴ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی وَقَفْنَا فِیْ مَجْمَعِ طُرُقٍ فَطَلَعَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَتُہٗ وَبَرَکَاتُہٗ فَقَالَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ اَیَّ شَیْءٍ قُلْتَ حِیْنَ جِئْتَنِیْ قَالَ قُلْتُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی صَلٰوۃٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی بَرَکَۃٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی سَلَامٌ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰی لَایَبْقٰی رَحْمَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرَی الْمَلٰئِکَۃَ قَدْ سَدُّوا الْاُفُقَ۔ (سعادۃ الدارین صـ۶۳)

حضرت زید صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک دن حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہم باہر نکلے، جب ہم ایک چوراہے پر کھڑے ہوئے تو ایک اعرابی آیا اُس نے سلام عرض کیا، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب دیا۔ پھر فرمایا اے اعرابی جب تو آیا تھا تو تُو نے کیا پڑھا تھا، کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہاں فرشتوں نے آسمانوں کے کناروں کو بھرا ہوا ہے۔ اعرابی نے عرض کیا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں نے یہ درود پاک پڑھا تھا؛

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی صَلَاۃٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی بَرَکَۃٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی سَلَامٌ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰی لَا تَبْقٰی رَحْمَۃٌ۔

حدیث ۳۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْبَارِحَۃَ عَجَبًا رَاَیْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیْ یَزْحَفُ عَلَی الصِّرَاطِ مَرَّۃً وَّیَحْبُوْ مَرَّۃً وَّیَتَعَلَّقُ مَرَّۃً فَجَاءَتْہُ صَلَاتُہٗ عَلَیَّ فَاَخَذَتْ بِیَدِہٖ فَاَقَامَتْہُ عَلَی الصِّرَاطِ حَتّٰی جَاوَزَہٗ (القول البدیع ص۱۲۳، سعادۃ الدارین ص۹۶)

حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا میں نے آج رات عجیب منظر دیکھا، میں نے دیکھا کہ میرا ایک اُمتی پُل صراط پہ سے گزرنے لگا۔ کبھی وہ چلتا ہے، کبھی گرتا ہے، کبھی لٹک جاتا ہے، تو اس کا مجھ پر درود پاک پڑھا ہوا آیا اور اس اُمتی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پُل صراط پر سیدھا کھڑا کر دیا اور پکڑے پکڑے اس کو پار کر دیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَی الْحَبِیْبِ اللَّبِیْبِ الْحَسِیْبِ الْمُجِیْبِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ الْقَرِیْبِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ یَا رَءُوْفُ یَا مُجِیْبُ۔

مشکل جو سر پہ آپڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام، تجھ پر درود اور سلام

حدیث ۳۶ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عِنْدَ ظُلْمَۃِ الصِّرَاطِ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّکْتَالَ لَہٗ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَلْیُکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ۔ (سعادۃ الدارین ص ۶۸)

اے میری اُمت تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دن پُل صراط کے اندھیرے میں تمہارے لیے نُور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اسے اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے اسے چاہیے کہ وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔

بر محمدؐ می رسانم صد سلام
آں شفیع مجرماں یوم القیام

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حدیث ۳۷ صَلَاتُکُمْ عَلَیَّ مُحْرِزَۃٌ لِّدُعَائِکُمْ وَمَرْضَاۃٌ لِّرَبِّکُمْ وَزَکَاۃُ اَعْمَالِکُمْ۔ (سعادۃ الدارین ص ۶۸)

اے میری اُمت! تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہاری دعاؤں کا محافظ ہے اور تمہارے لیے رب تعالیٰ کی رضا ہے اور تمہارے اعمال کی طہارت ہے

سلام علیک اے نبی مکرم
مکرم تر از آدم و نسلِ آدم

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

حدیث ۳۸ كَانَ لَا يَجْلِسُ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَحَدٌ فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا فَاَجْلَسَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بَيْنَهُمَا فَتَعَجَّبَ الصَّحَابَةُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذَا يَقُوْلُ فِيْ صَلَاتِهٖ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى لَهٗ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ

(سعادۃ الدارین صـ ۴۳)

شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان کوئی نہیں بیٹھا کرتا تھا۔ ایک دن ایک شخص آیا تو سرکارِ دوعالم نورِ مجسم شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے اور صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا لیا، اس سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے، جب وہ چلا گیا تو حضور رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ میرا اُمتی ہے جب مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى لَهٗ اَوْ كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

فائدہ : اس سے معلوم ہوا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت سے سب کچھ جانتے ہیں اور ہر ایک کے عمل کی خبر رکھتے ہیں، چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہٗ العزیز اپنی

تفسیر عزیزی میں زیر آیت "و یکون الرسول علیکم شہیدا" تحریر فرماتے ہیں:
تمہارے رسول قیامت کے دن تم پر اس وجہ سے گواہی دیں گے، کیوں کہ وہ نورِ نبوت سے ہر دیندار کے مرتبے کو جانتے ہیں کہ میرا فلاں اُمتی کس منزل پر پہنچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کس حجاب کی وجہ سے ترقی نہیں کر سکا۔ لہٰذا وہ تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں، تمہارے نیک و بداعمال کو بھی جانتے ہیں اور وہ ہر کسی کے اخلاص و نفاق کو بھی جانتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی فارسی سورہ بقرہ ص۵۱۸)

اسی لیے عارف رومی قدس سرہٗ نے فرمایا: ؎

در نظر بودش مقاماتُ العباد لاجرم نامش خدا شاہد نہاد

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو قرآن پاک میں اس لیے شاہد فرمایا ہے کہ ان کی نظر میں ساری اُمت کے مقامات (درجات) ہیں۔ اس مسئلہ کی تفصیل دیکھنا ہو تو فقیر کے رسالہ "الیواقیت والجواہر" کا مطالعہ کریں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

حدیث ۳۹ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَقْرَبُ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنَا قَالَ صَلَاةُ

اللَّيْلِ وَصَوْمُ الْهَوَاجِرِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ زِدْنَا
قَالَ كَثْرَةُ الذِّكْرِ وَالصَّلَاةُ عَلَيَّ تَنْفِي الْفَقْرَ
قُلْتُ زِدْنَا قَالَ مَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ
الْكَبِيْرَ وَالْعَلِيْلَ وَالصَّغِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

(القول البدیع صفحہ ۱۲۹ ، سعادۃ الدارین صفحہ ۴۱۳)

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم دربارِ نبوت میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ تعالیٰ کے قریب تر اعمال کیا ہیں؛ فرمایا سچ بولنا اور امانت کا ادا کرنا۔ عرض کیا گیا حضور کچھ اور ارشاد فرمائیے! فرمایا تہجد کی نماز اور گرمیوں کے روزے۔ پھر میں نے عرض کیا حضور کچھ اور ارشاد فرمائیے! فرمایا ذکرِ الٰہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر درود پاک پڑھنا تنگدستی کو دور کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور ارشاد فرمائیے! فرمایا جو کسی قوم کا امام بنے تو ہلکی نماز پڑھائے ـــــ کیوں کہ مقتدیوں میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں، بیمار بھی، بچے بھی اور کام کاج والے بھی۔

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الرَّؤُفِ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

حدیث ۴۰ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ
الْمَلٰئِكَةُ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ مَادَامَ اِسْمِيْ فِيْ
ذٰلِكَ الْكِتٰبِ۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۸۳ ، نزہۃ الناظرین صفحہ ۳۱)

جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا، تو جب تک میرا نام (مبارک)

اس کتاب میں رہے گا، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔

حدیث ۴۱ مَنْ كَتَبَ عَنِّیْ عِلْمًا فَكَتَبَ مَعَهٗ صَلٰوۃً عَلَیَّ لَمْ یَزَلْ فِیْ اَجْرٍ مَا قُرِئَ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ

(سعادۃ الدارین صہ ۸۳)

جس شخص نے میری طرف سے کوئی علم کی بات لکھی اور اس کے ساتھ مجھ پر درود پاک لکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اس کو ثواب ملتا رہے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی خَیْرِ الْبَرِیَّةِ وَسَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ اَفْضَلِ الْخَلْقِ وَرَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِهٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِهٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

حدیث ۴۲ یَحْشُرُ اللّٰہُ اَصْحَابَ الْحَدِیْثِ وَاَهْلَ الْعِلْمِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَحِبْرُهُمْ خَلُوْقٌ یَفُوْحُ فَیَقِفُوْنَ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فَیَقُوْلُ لَهُمْ طَالَمَا كُنْتُمْ تُصَلُّوْنَ عَلٰی نَبِیِّیْ اِنْطَلِقُوْا بِهِمْ اِلَی الْجَنَّةِ۔

(سعادۃ الدارین صہ ۸۵)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ محدثین کرام اور علماء دین کو اٹھائے گا اور ان کی سیاہی مہکتی خوشبو ہو گی، وہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان

سے فرمائے گا تم عرصہ دراز تک میرے حبیب پر درود پاک پڑھتے رہتے تھے۔ فرشتو ان کو جنت میں لے جاؤ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی اَکرم الاوّلین والآخرین وَعَلٰی آلِہٖ وَاصحابہٖ کلما ذکرک وذکرہ الذاکرون وکلما غفل عَن ذکرک وذکرہ الغافلون

حدیث ۴۳ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَشَکَا اِلَیْہِ الْفَقْرَ وَضِیْقَ الْعَیْشِ وَالْمَعَاشِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَکَ فَسَلِّمْ اِنْ کَانَ فِیْہِ اَحَدٌ اَوْلَمْ یَکُنْ فِیْہِ اَحَدٌ ثُمَّ سَلِّمْ عَلَیَّ وَاقْرَاْ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَاَدَارَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الرِّزْقَ حَتّٰی اَفَاضَ عَلٰی جِیْرَانِہٖ وَقَرَابَاتِہٖ۔

القول البدیع ص ۱۲۹، سعادۃ الدارین ص ۶۳

ایک شخص نے دربارِ نبوت میں حاضر ہو کر فقر وفاقہ اور تنگی معاش کی شکایت کی تو اس کو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو، تو السلام علیکم کہہ، چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام عرض کرو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور ایک مرتبہ

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھ۔ اُس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کو کھول دیا۔ حتّٰی کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے حصہ پہنچا۔ اَلصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

حدیث ۴۴ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَحَمِدَ رَبَّہٗ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَدِ الْتَمَسَ الْخَیْرَ مِنْ مَظَانِہٖ۔ (القول البدیع صفحہ ۱۳۰)

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم پڑھا اور اپنے ربِ کریم کی حمد کی اور مجھ پر درود پاک پڑھا تو اس نے خیر کو اس کی جگہوں سے ڈھونڈھ لیا۔

مولای صل وسلم دائما ابدًا
علیٰ حبیبك خیر الخلق کلھم

حدیث ۴۵ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً صَافَحْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (القول البدیع صفحہ ۱۳۶)

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر دن بھر میں پچاس بار درود پاک پڑھے، قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔

صلی اللہ علی النبی الامی الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

حدیث ۴۶ لِکُلِّ شَیْءٍ طَھَارَۃٌ وَغُسْلٌ وَطَھَارَۃُ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ الصَّدَاءِ الصَّلاۃُ عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (القول البدیع ص۱۲۵)

ہر چیز کے لیے طہارت اور غسل ہوتا ہے اور ایمان والوں کے دلوں کی زنگ سے طہارت مجھ پر درود پاک پڑھنا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حدیث ۴۷ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ قِیْرَاطًا وَالْقِیْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ۔ (القول البدیع ص۱۱۸)

حضرت مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اس کے لیے اللہ تعالیٰ ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ حَبِیْبِکَ الْمُجْتَبٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

حدیث ۴۸ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَکْثَرَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ فِیْ حَیَاتِہٖ اَمَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی جَمِیْعَ الْمَخْلُوْقَاتِ اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لَہٗ عِنْدَ مَمَاتِہٖ۔ (نزہۃ المجالس ص۱۱۱ ج۲)

فرمایا شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس شخص نے اپنی زندگی میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا، اس کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کو فرمائے گا کہ اس بندے کے لیے استغفار کرو، بخشش کی دعائیں کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَفِیِّکَ وَخَلِیْلِکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بعدد رمل الصحاری والقفار وبعدد اوراق الاشجار وبعدد قطر الامطار الی یوم القرار۔

حدیث ۴۹ اِنَّ جِبْرَائِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ اَعْطَاکَ قُبَّۃً فِی الْجَنَّۃِ عَرْضُھَا ثَلَاثُمِائَۃِ عَامٍ قَدْ حَفَّتْھَا رِیَاحُ الْکَرَامَۃِ لَا یَدْخُلُھَا اِلَّا مَنْ اَکْثَرَ الصَّلَاۃَ عَلَیْکَ۔ (نزہۃ المجالس ص۱۱۱)

حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت میں ایک قبہ عطا کیا ہے جس کی چوڑائی تین سو سال کی مسافت ہے اور اسے کرامت کی ہواؤں نے گھیر رکھا ہے۔ اس قبہ مبارکہ میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی پر کثرت سے درود پاک پڑھتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اجمعین کلما

ذکرک وذکرہ الذاکرون وکما غفل عن
ذکرک وذکرہ الغافلون

حدیث ۵۰ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ
وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ ثَلَاثَۃٌ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِ اللّٰہِ
یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ قِیْلَ مَنْ ھُمْ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَکْرُوْبٍ مِنْ
اُمَّتِیْ وَاَحْیَا سُنَّتِیْ وَاَکْثَرَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ

(القول البدیع صـ۱۲۳، سعادۃ الدارین صـ۹۳)

رسولِ اکرم شفیعِ اعظم رحمتِ دو عالم نُورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے
نے فرمایا "قیامت کے دن تین شخص عرشِ الٰہی کے سایہ میں ہوں گے جس دن کہ
اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا" صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا
یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم) وہ خوش نصیب کون ہیں؟ فرمایا ایک
وُہ جس نے میرے کسی مصیبت زدہ اُمتی کی پریشانی دُور کی، دوسرا وُہ جس نے میری
سُنّت کو زندہ کیا، تیسرا وُہ شخص کہ جس نے مجھ پہ درُود پاک کی کثرت کی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رَسُوْلِکَ الْمُصْطَفٰی
وَنَبِیِّکَ الْمُرْتَضٰی وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بعدد کل
ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ۔

وصلّی اللہ علیٰ نُور کزو شد نُورہا پیدا
زمیں در حُبِّ او ساکن فلک در عشق او شیدا

حدیث ۵۱ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَ أْ بِتَحْمِیْدِ رَبِّہٖ وَالثَّنَاءِ عَلَیْہِ وَیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَدْعُوْ بَعْدُ بِمَاشَآءَ ۔ (سعادۃ الدارین ص۵۰)

تم میں سے جو کوئی نماز ادا کرے اسے چاہیے کہ پہلے وُہ رب تعالیٰ جلّ جلالہٗ کی حمد وثنا بیان کرے اس کے بعد دُرود پاک پڑھے پھر جو چاہے دُعا مانگے۔

اس ارشادِ گرامی میں دُعا مانگنے کے آداب سکھائے گئے ہیں جیسے سائل کسی کریم کے دروازے پر مانگنے کے لیے جاتا ہے تو سوال سے پہلے اس کریم کی تعریف کرتا ہے پھر اس کے اہل وعیال کی خیر مانگتا ہے ازاں بعد سوال کرتا ہے بلا تشبیہ جب کوئی اللہ کریم سے دُعا کرنا چاہے اسے چاہیے کہ حمد وثنا کے بعد دُرود پاک کا وسیلہ پیش کرے تو اللہ تعالیٰ جو نہایت ہی جوّاد وکریم ہے سوالی کے سوال کو رد نہیں کرے گا۔

حدیث ۵۲ اِنَّ لِلّٰہِ سَیَّارَۃً مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ اِذَا مَرُّوْا بِحِلَقِ الذِّکْرِ قَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اُقْعُدُوْا فَاِذَا دَعَا الْقَوْمُ اٰمَنُوْا عَلٰی دُعَائِھِمْ فَاِذَا صَلَّوْا عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلُّوْا مَعَھُمْ حَتّٰی یَفْرُغُوْا ثُمَّ یَقُوْلُ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ طُوْبٰی لِھٰٓؤُلَآءِ یَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّھُمْ ۔ (القول البدیع ص۱۱۱)

رسولِ اکرم حبیبِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے سیاحت کے لیے مقرر ہیں، جب وُہ ذکر کے حلقے کے پاس

سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں بیٹھو بیٹھو اور جب وہ لوگ دعا مانگتے ہیں تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور جب لوگ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں تو فرشتے بھی ساتھ ساتھ پڑھتے ہیں اور جب لوگ فارغ ہو جاتے ہیں تو فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں ان لوگوں کے لیے خوشخبری ہے۔ اب یہ اپنے گھروں کو بخشے ہوئے جا رہے ہیں۔

مولای صل وسلم دائما ابدا ۔۔۔ علی حبیبک خیر الخلق کلهم

حدیث ۵۳ اِنَّ لِلّٰهِ سَیَّارَةً مِنَ الْمَلٰئِکَةِ یَطْلُبُوْنَ حِلَقَ الذِّکْرِ فَاِذَا اَتَوْا عَلَیْهَا حَفُّوْا بِهِمْ ثُمَّ بَعَثُوْا رَائِدَهُمْ اِلَی السَّمَاءِ اِلٰی رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتَیْنَا عَلٰی عِبَادٍ مِنْ عِبَادِکَ یُعَظِّمُوْنَ اٰلَائَکَ وَیَتْلُوْنَ کِتَابَکَ وَیُصَلُّوْنَ عَلٰی نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَیَسْئَلُوْنَکَ لِاٰخِرَتِهِمْ وَدُنْیَاهُمْ فَیَقُوْلُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی غَشُّوْهُمْ رَحْمَتِیْ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ اِنَّ فِیْهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءَ اِنَّمَا اعْتَنَقَهُمْ اِعْتِنَاقًا فَیَقُوْلُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی غَشُّوْهُمْ رَحْمَتِیْ فَهُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقٰی بِهِمْ جَلِیْسُهُمْ ۔ (سعادۃ الدارین)

فرمایا رحمت دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو کہ ذکر کے حلقے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ پس جب کہ

کسی حلقہ ذکر پر آتے ہیں تو ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں۔ پھر اپنے میں سے ایک گروہ فرشتوں کو قاصد بنا کر آسمان کی طرف رب العزۃ جل شانہٗ کے دربار بھیجتے ہیں وُہ فرشتے جا کر عرض کرتے ہیں یا **اللہ**! ہم تیرے بندوں میں سے کچھ ایسے بندوں کے پاس گئے تھے جو تیرے انعامات کی تعظیم کرتے ہیں، تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیرے نبی کریم **محمد مصطفےٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود پاک بھیجتے ہیں اور تجھ سے اپنی آخرت اور دُنیا کے لیے دُعا کرتے ہیں۔ اس پر **اللہ** تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو، فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے ربِ کریم ان میں فلاں شخص بڑا مجرم اور گناہگار ہے وُہ کسی کام کے لیے آیا تھا۔ **اللہ** تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کہ یہ آپس میں مل بیٹھنے والے ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کوئی بھی بدنصیب نہیں رہتا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُكَرَّمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن۔

حدیث ۵۴ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمَسَاجِدِ اَوْتَادًا جُلَسَائُهُمُ الْمَلٰئِكَةُ اِنْ غَابُوْا فَقَدُوْهُمْ وَاِنْ مَرِضُوْا عَادُوْهُمْ وَاِنْ رَاَوْهُمْ رَحَّبُوْا بِهِمْ وَاِنْ طَلَبُوْا حَاجَةً اَعَانُوْهُمْ فَاِذَا جَلَسُوْا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ لَّدُنْ اَقْدَامِهِمْ اِلٰى عَنَانِ السَّمَآءِ بِاَيْدِيْهِمْ قَرَاطِيْسُ الْفِضَّةِ وَ

اَقْلَامُ الذَّھَبِ یَکْتُبُوْنَ الصَّلَاۃَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَیَقُوْلُوْنَ اُذْکُرُوْا رَحِمَکُمُ اللّٰہُ زِیْدُوْا زَادَکُمُ اللّٰہُ فَاِذَا اسْتَفْتَحُوا الذِّکْرَ فُتِحَتْ لَھُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاسْتُجِیْبَ لَھُمُ الدُّعَاءُ وَتَطَّلِعُ عَلَیْھِمُ الْحُوْرُ الْعِیْنُ وَاَقْبَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْھِمْ بِوَجْھِہٖ مَالَمْ یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖ وَیَتَفَرَّقُوْا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا اَقَامَ الزُّوَّارُ یَلْتَمِسُوْنَ حِلَقَ الذِّکْرِ۔ (القول البدیع ص۱۲۶ سعادۃ الدارین ص۷۱)

رسولِ اکرم شفیعِ معظم نُورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا "کچھ لوگ مسجدوں کے اوتاد ہوتے ہیں، ان کے ہمنشیں فرشتے ہیں کہ اگر وُہ کہیں چلے جائیں تو فرشتے ان کو تلاش کرتے ہیں اور اگر وُہ بیمار ہوجائیں تو فرشتے ان کی بیمار پرسی کرتے ہیں اور جب فرشتے ان کو دیکھتے ہیں تو ان کو مرحبا کہتے ہیں اور اگر وُہ کوئی حاجت طلب کریں تو فرشتے ان کی امداد و اعانت کرتے ہیں اور جب وُہ بیٹھتے ہیں تو فرشتے ان کے قدموں سے لے کر آسمان تک انہیں گھیر لیتے ہیں ان فرشتوں کے ہاتھوں میں چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں جن سے وُہ رسولِ اکرم رُوحِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں اور وُہ فرشتے کہتے ہیں تم ذکر و درود پاک زیادہ کرو، تم پر اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرے۔ تم زیادہ پڑھو تمہیں اللہ تعالیٰ زیادہ انعام و اکرام سے نوازے اور جب وُہ ذکر کرتے ہیں تو ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور

ان کی دُعا قبول کی جاتی ہے اور ان پر خوبصورت آنکھوں والی حوریں جھانکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمتِ خاصہ ان کی طرف متوجہ ہوتی ہے جب تک کہ وہ دُنیا کی باتوں میں نہ مشغول ہو جائیں یا اُٹھ کر نہ چلے جائیں اور جب وُہ چلے جاتے ہیں تو ان کی زیارت کرنے والے وُہ فرشتے بھی اُٹھ جاتے ہیں اور وُہ ذکر کے حلقے تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔

صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الامّی الکَرِیْم الامین رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاولیاء امتہ وعلماء ملتہ بعدد خلق اللہ وَ زینۃ عرش اللہ وبعدد کلمات اللہ۔

حدیث ۵۵ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ بِہَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللہَ تَعَالٰی لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّہَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللہِ تَعَالٰی وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ هُوَ اَنَا فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔ (سعادۃ الدارین صہ۵۶)

جب تم اذان سُنو تو تم بھی ایسے ہی کہو جیسے مؤذّن کہتا ہے، پھر مجھ پر درُود پاک پڑھو، کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درُود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر اس درُود پاک کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی

دُعا کرو، کیونکہ وسیلہ جنّت میں ایک مکان ہے وُہ صرف اور صرف ایک ہی بندے کے لیے بنایا گیا ہے اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ وُہ اللّٰہ تعالیٰ کا بندہ میں ہی ہوں، لہٰذا جو شخص میرے لیے اللّٰہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دُعا کرے گا وُہ میری شفاعت سے نصیب یافتہ ہوگا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ شفیع المذنبین وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن۔

فائدہ: علامہ دینوری اور علامہ نمیری رحمہما اللّٰہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف بن اسباط نے فرمایا مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب اذان ہو اور بندہ یہ دُعا نہ پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھذہ الدعوۃ المستمعۃ المستجاب لھا صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ و زوجنا من الحور العین تو جنّت کی حوریں کہتی ہیں کہ یہ بندہ ہمارے بارے میں کتنا بے رغبت ہے۔

(سعادۃ الدارین ص۵۶)

حدیث ۵۶ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً اَکْثَرُکُمْ اَزْوَاجًا فِی الْجَنَّۃِ۔

(القول البدیع ص۱۲۹، سعادۃ الدارین ص۵۸، دلائل الخیرات ص۱۰، کانپوری کشف الغمہ ص۲۸۱)

نبی کریم رؤف و رحیم علیہ التحیۃ والثناء والتسلیم نے فرمایا اے میری اُمّت تم میں سے جو مجھ پر درُود پاک زیادہ پڑھے گا اس کو جنّت میں حوریں زیادہ دی جائیں گی۔ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

جمعہ کو درود پاک پڑھنے کی فضیلت

حدیث ۵۷ اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فِي اللَّيْلَةِ الْغَرَّاءِ وَالْيَوْمِ الْأَزْهَرِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ

(جامع صغیر ص۵۴ ج اول)

فرمایا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے جُمعہ کی چمکتی دمکتی رات میں اور جُمعہ کے چمکتے دمکتے دن میں مجھ پر درُود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ تمہارا درُود پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیہٖ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم

حدیث ۵۸ اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ يَوْمٌ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰئِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا۔

(جامع صغیر ص۵۴ ج اول)

فرمایا کہ مجھ پر جُمعہ کے دن درُود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ یہ دن مشہود ہے، اس دن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بیشک تم میں سے کوئی جب درُود پاک پڑھتا ہے تو اس کے درُود پاک سے فارغ ہونے سے پہلے اس کا درُود پاک میرے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى رَسُوْلِكَ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

حدیث ۵۹ اَکْثِرُوا مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمِ جُمُعَۃٍ فَاِنَّ صَلَاۃَ اُمَّتِیْ تُعْرَضُ عَلَیَّ کُلَّ یَوْمِ جُمُعَۃٍ فَمَنْ کَانَ اَکْثَرَھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً کَانَ اَقْرَبَھُمْ مِنِّیْ مَنْزِلَۃً۔ (جامع صغیر ص۵۴ ج۱)

اے میری اُمت! مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیوں کہ میری اُمت کا درود پاک مجھ پر ہر جمعہ کے روز پیش ہوتا ہے، لہٰذا جس نے مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا اس کی منزل مجھ سے زیادہ قریب ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رَسُوْلِکَ الْمُصْطَفٰے وَنَبِیِّکَ الْمُجْتَبٰی وَحَبِیْبِکَ الْمُرْتَضٰی وَعَلٰی آلِہٖ واصحابہٖ کلما ذکرک وذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرک وذکرہ الغافلون

حدیث ۶۰ اَکْثِرُوا مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ کُنْتُ لَہٗ شَھِیْدًا وَشَافِعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (جامع صغیر ص۵۴ ج۱)

میری اُمت مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور شفیع (شفاعت کرنیوالا) ہوں گا۔

بر محمد می رسانم صد سلام — آں شفیع مجرماں یوم القیام
ہر کہ باشد عامل صلوا مدام — آتشِ دوزخ شود بروے حرام

حدیث ۶۱ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْخَمِیْسِ بَعَثَ اللّٰہُ مَلٰئِکَتَہٗ مَعَھُمْ صُحُفٌ مِنْ فِضَّۃٍ وَاَقْلَامٌ مِنْ ذَھَبٍ یَکْتُبُوْنَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَلَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ اَکْثَرَ النَّاسِ صَلَاۃً عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔ (سعادۃ الدارین ص۵۵)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ کون جمعرات اور جمعہ کی رات کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وبارک علیٰ حَبِیْبِکَ المُصطفٰی وَرَسُوْلِکَ المرتضٰی وَعَلٰی آلِہٖ وَازواجہٖ الطاھرات المطھرات امھات المؤمنین بعدد کل ذرۃ مائۃ الف الف مرۃ۔

حدیث ۶۲ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃُ الْجُمُعَۃِ فَاَکْثِرُوْا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ۔ (سعادۃ الدارین ص۵۵)

جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات آئے تو تم مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حدیث ۶۳ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَعَهٗ نُوْرٌ لَوْ قُسِمَ ذٰلِكَ النُّوْرُ بَيْنَ الْخَلَائِقِ كُلِّهِمْ لَوَسِعَهُمْ ۔

(دلائل الخیرات کانپوری صفحہ ۱۲)

حضرت مولیٰ علی شیرِ خدا مشکل کشا (باذن اللہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو شخص جُمعہ کے دن سوبار محمد پر درُود شریف پڑھے، جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اُس کے ساتھ ایسا نُور ہو گا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو وُہ سب کو کافی ہو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَفِيعِ الْمُذْنِبِيْنَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۔

حدیث ۶۴ اِنَّ اَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ اَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً فِي الدُّنْيَا مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ قَضَى اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْاٰخِرَةِ وَثَلَاثِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا ثُمَّ يُوَكِّلُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ مَلَكًا يُدْخِلُهٗ فِيْ قَبْرِيْ كَمَا تَدْخُلُ عَلَيْكُمُ الْهَدَايَا يُخْبِرُنِيْ بِمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ بِاِسْمِهٖ وَنَسَبِهٖ اِلٰى عَشِيْرَتِهٖ فَاُثْبِتُهٗ عِنْدِيْ

فِی صَحِیْفَۃٍ بَیْضَآءَ (سعادۃ الدارین ص۲۶)

رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا روزِ قیامت تم میں سے ہر مقام اور ہر جگہ میرے زیادہ قریب وُہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کی ہوگی اور تم میں سے جو جمعہ کے دن اور جُمعہ کی رات مجھ پر دُرود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی سّو حاجتیں پُوری فرمائے گا۔ ستّر حاجتیں آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو کہ اس دُرود پاک کو لے کر میرے دربار میں حاضر ہوتا ہے جیسے تمہارے پاس ھدیے آتے ھیں اور وُہ فرشتہ عرض کرتا ہے حُضور یہ دُرود پاک کا ھدیہ فلاں اُمّتی نے جو فلاں کا بیٹا فلاں قبیلے کا ہے، اس نے بھیجا ہے، تو میں اس دُرود پاک کو نُور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْن۔

حدیث ۶۵ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً خُلِقُوْا مِنَ النُّوْرِ لَا یَھْبِطُوْنَ اِلَّا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ وَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بِاَیْدِیْھِمْ اَقْلَامٌ مِنْ ذَھَبٍ وَدُوِیٌّ مِنْ فِضَّۃٍ وَقَرَاطِیْسُ مِنْ نُوْرٍ لَا یَکْتُبُوْنَ اِلَّا الصَّلٰوۃَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ (سعادۃ الدارین ص۵)

حضرت مولیٰ علی شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا کچھ نُوری فرشتے وُہ ھیں جو صرف جمعہ کی رات اور جُمعہ کے دن زمین پر اُترتے ھیں اور ان کے

ہاتھوں میں سونے کے قلم، چاندی کی دواتیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں، وہ صرف نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم الامین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

حدیث ۶۶ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِكُمْ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِیْهِ قُبِضَ وَفِیْهِ النَّفْخَةُ وَفِیْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا فِیْهِ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَیْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَیْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ یَعْنِیْ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ۔ (سعادۃ الدارین ص۳۸)

تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا ہے۔ اسی دن میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن میں ان کا وصال ہوا۔ اسی دن قیامت ہوگی۔ اسی دن مخلوق پر بے ہوشی وارد ہوگی، للٰہذا تم اس دن میں مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ تمہارا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیسے حضور کے دربار میں درود پاک پیش ہوگا، حالانکہ انسان قبر میں جاکر بوسیدہ ہوجاتا ہے، تو سرورِ انبیاء محبوبِ کبریا صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ کا کھانا زمین پر حرام کردیا ہے (یعنی انبیاء کے جسم پاک

صحیح وسلامت رہتے ہیں) لہٰذا تمہارا درود پاک میرے وصال کے بعد بھی میرے دربار میں اسی طرح پیش کیا جائے گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم الامین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

حدیث ۶۷ مَنْ صَلّٰی صَلَاۃَ الْعَصْرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَقُوْمَ مِنْ مَکَانِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِیْنَ عَامًا وَ کُتِبَ لَہٗ عِبَادَۃُ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً۔ (سعادۃ الدارین، صـ۹۲)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے جمعہ کے دن نمازِ عصر پڑھ کر اسی جگہ بیٹھے ہوئے اسّی بار یہ درود پاک پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔ تو اس کے اسّی سال کے گناہ بخش دیے جائیں گے اور اس کے نامہ اعمال میں اسّی سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ وَرَسُوْلِکَ وَنَبِیِّکَ النُّوْرِ الْمَکْنُوْنِ وَالسِّرِّ الْمَخْزُوْنِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خود درود پاک سنتے ہیں

حدیث ۶۸ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی مَلَکًا اَعْطَاہُ سَمْعَ الْعِبَادِ فَلَیْسَ مِنْ اَحَدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا اَبْلَغَنِیْہَا وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیَّ عَبْدٌ صَلٰوۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ عَشَرَ اَمْثَالِھَا۔ (جامع صغیر صـ۹۳ ج ۱)

بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ لہٰذا جب کوئی بندہ مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ درود پاک میرے دربار میں پہنچا دیتا ہے اور میں نے اپنے رب کریم سے سوال کیا ہے کہ مولا کریم جو بندہ مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے تو اس پر دس رحمتیں نازل فرما۔ (القول البدیع صـ۱۱۳)

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

اس حدیث پاک سے فرشتوں کے دور دراز سے سن لینے کی صفت کا ثبوت ملتا ہے اور اس سے بعض کاملین نے سیدِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دور دراز مسافت سے سن لینے کا استنباط فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد والہ وسلم

شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری قدس سرہٗ العزیز نے فرمایا:

"اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو دُور دراز سے سُننے اور پہچاننے کی طاقت عطا فرما سکتا ہے تو کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے کان مُبارک دُور سے سُننے والے نہیں بنا سکتا؟" (انقلاب حقیقت ص۳)

دُور و نزدیک سے سُننے والے وُہ کان

کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

اور مندرجہ ذیل احادیثِ مُبارکہ بھی اس پر شاہدِ عدل ہیں۔

حدیث ۶۹ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُہُ الْمَلٰئِکَۃُ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ قُلْنَا وَبَعْدَ وَفَاتِکَ قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِیْ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ۔

(جلاء الافہام ابن قیم تلمیذ ابن تیمیہ ص۶۳)

حضرت ابو درداء صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسُول اکرم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا مُجھ پر ہر جُمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ یہ یوم مشہود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو بندہ مُجھ پر دُرود پاک پڑھے اس کی آواز مُجھ تک پہنچ جاتی ہے، وُہ بندہ جہاں

بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ کے وصال شریف کے بعد بھی آپ تک درود پاک پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی فرمایا ہاں بعد وصال بھی سنوں گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسامِ مبارکہ حرام کر دیے ہیں یعنی ہمیشہ صحیح وسالم رہتے ہیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم الامین وعلی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

سلامٌ علیک اے ز آبائے علوی | بصورت مؤخر معنیٰ مقدم
سلامٌ علیک اے ز اسمائے حسنیٰ | جمال تو آئینہ اسم اعظم

حدیث ۷۰ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ صَلَاةَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْكَ مِمَّنْ غَابَ عَنْكَ وَمَنْ يَّاتِيْ بَعْدَكَ مَاحَالُهُمَا عِنْدَكَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلَاةَ اَهْلِ مَحَبَّتِيْ وَاَعْرِفُهُمْ وَتُعْرَضُ عَلَيَّ صَلَاةُ غَيْرِهِمْ عَرْضًا۔ (دلائل الخیرات کانپوری ص۱۸)

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) یہ فرمایئے جو لوگ آپ پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں، اور وہ لوگ جو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے وصال شریف کے بعد آئیں گے ایسے لوگوں کے درود پاک کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا محبت والوں کا درود پاک میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۷۱ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَعَدَنِيْ اِذَا مِتُّ اَنْ يُسْمِعَنِيْ صَلَاةَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاَنَا فِي الْمَدِيْنَةِ وَاُمَّتِيْ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَقَالَ يَا اَبَا اُمَامَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ الدُّنْيَا كُلَّهَا فِيْ قَبْرِيْ وَجَمِيْعَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ اَسْمَعُهٗ وَاَنْظُرُ اِلَيْهِ فَكُلُّ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ بِهَا عَشْرًا وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِائَةً۔ (درۃ الناصحین ص ۲۲۵)

سیدنا ابوامامہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے جب میرا وصال ہوگا تو وہ مجھے ہر ایک درود پاک پڑھنے والے کا درود پاک سُنائے گا، حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا اور میری اُمت مشرق و مغرب میں ہوگی۔ اور فرمایا اے ابوامامہ اللہ تعالیٰ ساری دُنیا کو میرے روضۂ مقدسہ میں کر دے گا اور میں ساری مخلوق کو دیکھتا ہوں گا اور ان کی آوازیں سُن لوں گا اور جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس ایک درود پاک کے بدلے

میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھے گا **اللہ تعالیٰ** اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وبارک وَسَلِّمْ علی الحبیب المختار
وَالنَّبِیِّ الامی سَیِّد الابرار وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحابہ
اُولِی الایدی والابصار۔

اس مسئلہ کی تفصیل و وضاحت درکار ہو تو فقیر کا رسالہ "الیواقیت والجواھر" کا مطالعہ کریں۔

حدیث ۲۷ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّ فِیْ سَائِرِ الْاَیَّامِ تُبَلِّغُنِی الْمَلٰٓئِکَۃُ صَلَاتَکُمْ اِلَّا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ وَیَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنِّیْ اَسْمَعُ صَلَاتِیْ مِمَّنْ یُصَلِّیْ عَلَیَّ بِاُذُنِیْ۔ (نزہۃ المجالس ج ۲)

رسولِ اکرم شفیعِ اعظم سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ باقی دنوں میں فرشتے تمہارا درود پاک پہنچاتے رہتے ہیں، مگر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات جو مجھ پر درود پاک پڑھتے ہیں میں اس کو اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَی النَّبِیِّ الامی الکریم
الامین، وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحابہ کما تحب وترضی

فالحمد للہ رب العلمین ۔

تیری عطا عطائے حق　　　تیری رضا رضائے حق
وحیٔ خدا ہے تیرا کلام　　　تجھ پر درود اور سلام

درودِ پاک نہ پڑھنے کی وعید،

حدیث ۷۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ خَطِئَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ

(القول البدیع ص ۱۴۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کے راستہ سے ہٹ گیا۔ صلّی اللہ علی النبی الامی الکریم الامین وعلی آلہٖ واصحابہ اجمعین ۔

یُؤْمَرُ بِاَقْوَامٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ فَیُخْطِئُوْنَ الطَّرِیْقَ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلِمَ ذٰلِکَ قَالَ سَمِعُوْا بِاِسْمِیْ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلَیَّ ۔ (نزہۃ المجالس ص ۱۱۱)

کچھ لوگوں کو قیامت کے دن جنت جانے کا حکم ہوگا، لیکن وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) وہ کون لوگ

ہیں اور کیوں راستہ بھول جائینگے، فرمایا یہ وُہ لوگ ہوں گے جنہوں نے میرا نام پاک سُنا اور مجھ پر درُود پاک نہ پڑھا۔

حدیث ۷۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ الصَّلَاةَ عَلَیَّ نَسِیَ وَفِیْ رِوَایَةٍ خَطِیَٔ طَرِیْقَ الْجَنَّةِ۔ (القول البدیع صفحہ ۱۴۰)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر درُود پاک پڑھنا بھول گیا، وُہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

فائدہ: درُود پاک بھول جانے سے مُراد درُود پاک نہ پڑھنا ہے، خصوصًا جبکہ سیدِ عالم نُورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی سُنے اور جنت کا راستہ بھول جانے سے مُراد یہ ہے کہ اگر وُہ دیگر اعمالِ صالحہ کی بدولت جنت کا حقدار بھی ہوگیا تو وُہ جنت جاتے ہوئے بھٹکتا پھرے گا، اسے جنت کا راستہ نہ مل سکے گا۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) واللہ تعالیٰ اَعلم! اس کی وضاحت میں بعض احادیثِ مُبارکہ بھی ہیں جو کہ آئندہ اسی باب میں مذکور ہوں گی۔

حدیث ۷۵ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ

(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف ۸۶)

رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بخیل وُہ ہے کہ جس کے پاس میرا

ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِی الاُمّی الکَرِیْم وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۷۶ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ لَایَرٰی وَجْھِیْ ثَلَاثَۃٌ اَنْفُسٍ اَلْعَاقُ لِوَالِدَیْہِ وَتَارِکُ سُنَّتِیْ وَمَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِذَا ذُکِرْتُ بَیْنَ یَدَیْہِ

(القول البدیع ص ۱۵۱)

ام المومنین حبیبۃ حبیب رب العٰلمین الصدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین ایسے شخص ہیں جو میری زیارت سے محروم رہیں گے (العیاذ باللہ تعالیٰ) ۱۔ اپنے والدین کا نافرمان ۲۔ میری سُنّت کا تارک، ۳۔ جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی۔ وَرَسُوْلِکَ المرتضٰی وَنَبِیِّکَ المجتبٰی وعلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ کلما ذکرک وذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرک وذکرہ الغٰفلون

حدیث ۷۷ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

وَصَلَاةٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ
وَسَلَّمَ اِلَّا قَامُوْا عَنْ اَنْتَنِ جِيْفَةٍ۔ (القول البدیع ص۱۵۰)

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی قوم (لوگ) جمع ہوتے ہیں پھر اُٹھ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں تو وُہ یوں اُٹھے جیسے بدبودار مردار کھا کر اُٹھے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ
وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ دَائِمًا اَبَدًا۔

حدیث ۷۸ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَجْلِسُ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَا يُصَلُّوْنَ فِيْهِ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَ
عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِمَا يَرَوْنَ
مِنَ الثَّوَابِ۔ (القول البدیع ص۱۵۰)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک نہیں پڑھتے تو وُہ اگرچہ جنت میں داخل ہوگئے لیکن ان پر حسرت طاری ہوگی۔ وُہ حسرت کھائیں گے جب وُہ جزا کو دیکھیں گے۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الذی بالمؤمنین رؤف رحیم

وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

حدیث ۷۹ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے :

اِلَّا کَانَ عَلَیْھِمْ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَھُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَھُمْ

(القول البدیع ص ۱۴۹)

جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ھیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، نہ سیدِ عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود پاک پڑھتے ہیں ان کو قیامت کے دن نقصان ہوگا پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے چاہے بخش دے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا حَبِیْبِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۸۰ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَلَا

اُنَبِّئُکُمْ بِاَبْخَلِ الْبُخَلَاءِ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَعْجَزِ النَّاسِ

مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ۔ (القول البدیع ۱۴۷)

میں تمہیں بتاؤں کہ بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل کون ہے اور لوگوں میں عاجز ترین کون ہے؟ وہ، وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکرِ پاک ہو اور وہ مجھ پر درُود پاک نہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ کلما ذکرک وذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرک وذکرہ الغٰفلون۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم

حدیث ۸۱ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ جَرَادٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ دَخَلَ النَّارَ۔ (القول البدیع ص۱۴۶)

جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ دوزخ جائیگا۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم و علٰی آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم۔

حدیث ۸۲ مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ اُذْکَرَ عِنْدَ رَجُلٍ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ۔ (القول البدیع ص۱۴۷)

یہ جفا ہے کہ میرا کسی بندے کے پاس ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حدیث ۸۳ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَقَدْ شَقِیَ۔

(القول البدیع ص۱۴۵)

جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ بدبخت ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۸۴ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ رَقِیَ
الْمِنْبَرَ فَلَمَّا رَقِیَ الدَّرَجَۃَ الْاُوْلٰی قَالَ آمِیْن
ثُمَّ رَقِیَ الثَّانِیَۃَ فَقَالَ آمِیْن ثُمَّ رَقِیَ
الثَّالِثَۃَ فَقَالَ آمِیْن فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَمِعْنَاکَ
تَقُوْلُ آمِیْن ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ لَمَّا رَقِیْتُ
الدَّرَجَۃَ الْاُوْلٰی جَاءَنِیْ جِبْرِیْلُ (عَلَیْہِ السَّلَامُ)
فَقَالَ شَقِیَ عَبْدٌ اَدْرَکَ رَمَضَانَ فَانْسَلَخَ مِنْہُ
وَلَمْ یُغْفَرْلَہٗ فَقُلْتُ آمِیْن ثُمَّ قَالَ شَقِیَ عَبْدٌ
ذُکِرْتَ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ فَقُلْتُ آمِیْن ثُمَّ قَالَ شَقِیَ
عَبْدٌ اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ اَوْ اَحَدَھُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاہُ الْجَنَّۃَ فَقُلْتُ آمِیْن[1]

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پہلی سیڑھی پر رونق افروز ہوئے تو فرمایا آمین یوں ہی دُوسری اور تیسری سیڑھی پر آمین کہی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی حضور اس تین بار آمین کہنے کا کیا سبب ہوا تو فرمایا جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا بدبخت ہوا وُہ شخص کہ جس نے رمضان المبارک پایا پھر رمضان المبارک نکل گیا اور وُہ بخشا نہ گیا۔ میں نے کہا آمین! دُوسرا بدبخت وُہ شخص ہے جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا ایک کو پایا اور انہوں نے (خدمت کے سبب) اُسے جنت میں نہ پہنچایا (یعنی وُہ ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا) میں نے کہا آمین! تیسرا وُہ شخص بدبخت ہے جس کے

---

[1] رواہ البخاری، القول البدیع صہ ۱۳۲

پاس آپ کا ذکرِ پاک ہوا اور اس نے آپ پر درود پاک نہ پڑھا، تو میں نے کہا آمین!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ وَرَسُوْلِکَ وَنَبِیِّکَ وَ عَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ بعدد رمل الصحاری والقفار و بعدد اوراق النباتات والاشجار وبعدد قطر الامطار۔

حدیث ۸۵ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کَانَتْ تَخِیْطُ شَیْئًا فِیْ وَقْتِ السَّحْرِ فَضَلَّتِ الْاِبْرَۃُ وَطُفِیَ السِّرَاجُ فَدَخَلَ عَلَیْھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَضَاءَ الْبَیْتُ بِضَوْئِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَوُجِدَتِ الْاِبْرَۃُ فَقَالَتْ مَا اَضْوَءَ وَجْھَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَیْلٌ لِمَنْ لَا یَرَانِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَتْ وَمَنْ لَا یَرَاکَ قَالَ الْبَخِیْلُ قَالَتْ وَمَنِ الْبَخِیْلُ قَالَ الَّذِیْ لَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِذَا سَمِعَ بِاِسْمِیْ۔ (القول البدیع ص۱۲۷، نزہۃ الناظرین ص۲۰)

اُمّ المؤمنین محبوبہ محبوب رب العلمین العفیفۃ العلیمۃ الزاہدۃ الصدیقۃ العائشۃ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں تو سوئی گر گئی اور چراغ بجھ گیا۔ پس اچانک حضور نبی کریم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لے آئے تو آپ کے چہرۂ انور کی ضیا سے سارا گھر روشن ہو گیا حتیٰ کہ سوئی مل گئی۔ اس پر اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا حضور آپ کا چہرۂ انور کتنا روشن

ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ویل (ہلاکت) ہے اس بندے کے لیے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) وہ کون ہے جو حضور کو نہ دیکھ سکے گا، فرمایا وہ بخیل ہے۔ عرض کی بخیل کون ہے؟ فرمایا جس نے میرا نام مبارک سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

حدیث ۸۶ مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ ظَبْیَۃٌ قَدِ اصْطَادَھَا فَاَنْطَقَ اللّٰہُ سُبْحَانَہُ الَّذِیْ اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ الظَّبْیَۃَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ اَوْلَادًا وَاَنَا اُرْضِعُھُمْ وَاِنَّھُمُ الْاٰنَ جِیَاعٌ فَاْمُرْ ھٰذَا اَنْ یُّخَلِّیَنِیْ حَتّٰی اَذْھَبَ فَاُرْضِعَ اَوْلَادِیْ وَاَعُوْدَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَعُوْدِیْ قَالَتْ اِنْ لَّمْ اَعُدْ فَلَعَنَنِی اللّٰہُ کَمَنْ تُذْکَرُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیْکَ اَوْ کُنْتُ کَمَنْ صَلّٰی وَلَمْ یَدْعُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَطْلِقْھَا وَاَنَا ضَامِنُھَا فَذَھَبَتِ الظَّبْیَۃُ ثُمَّ عَادَتْ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَللّٰہُ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ اَنَا اَرْحَمُ بِاُمَّتِکَ مِنْ ھٰذِہٖ

الظَّبْيَةِ بِأَوْلَادِهَا وَأَنَا أَرُدُّهُمْ إِلَيْكَ كَمَا رَجَعَتِ الظَّبْيَةُ إِلَيْكَ ۔ (القول البدیع ص۱۴۸)

نزہۃ المجالس میں اتنا زیادہ ہے "فَاَطْلَقَهَا وَاَسْلَمَ" یعنی اس شکاری نے اس ہرنی کو چھوڑ دیا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

ایک شخص نے ایک ہرنی شکار کی اور وہ اسے پکڑ کر جا رہا تھا۔ جب نبیِ رحمت شفیقِ اُمت مرجعِ خلائق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرا تو اللہ تعالیٰ نے اسے قوت گویائی عطا فرما دی تو ہرنی نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میرے چھوٹے چھوٹے بچے دودھ پیتے ہیں اور اس وقت وہ بھوکے ہیں، لہٰذا آپ شکاری کو ارشاد فرمائیں کہ وہ مجھے چھوڑ دے میں بچوں کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔ شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو واپس نہ آئی تو پھر؟ ہرنی نے جواب دیا اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جیسے اس شخص پر لعنت ہوتی ہے جس کے سامنے آپ کا ذکرِ پاک ہو اور وہ آپ پر درود پاک نہ پڑھے یا جیسی لعنت اس شخص پر ہوتی ہے جو نماز پڑھے اور پھر دُعا نہ مانگے۔ پھر سرکارِ دو عالم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس شکاری کو حکم دیا کہ اسے چھوڑ دے اور میں اس کا ضامن ہوں۔ اس نے ہرنی کو چھوڑ دیا۔ ہرنی بچوں کو دودھ پلا کر واپس آگئی۔ پھر جبریل علیہ السلام بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی یا حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں آپ کی اُمت کے ساتھ اس سے بھی زیادہ مہربان ہوں جیسے کہ اس ہرنی کو اپنی اولاد کے

ساتھ شفقت ہے اور میں آپ کی اُمت کو آپ کی طرف لوٹاؤں گا جیسے کہ یہ ہرنی آپ کی طرف لوٹ کر آتی ہے۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الامی
الكريم الامين وعلى آله واصحابه اجمعين
كلما ذكرك وذكره الذاكرون
وكلما غفل عن ذكرك وذكره الغٰفلون۔

حدیث ۸۷ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيْهِ بِذِكْرِ اللّٰهِ ثُمَّ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَهُوَ اَقْطَعُ اَكْتَعُ۔ (مطالع المسرات صفحہ ۵)

رسولِ اکرم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہر بامقصد کام جو بغیر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور بغیر درود پاک کے شروع کیا جائے وہ بے برکت ہے اور خیر سے کٹا ہوا ہے۔

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حدیث ۸۸ كُلُّ كَلَامٍ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ فَيُبْدَأُ بِهٖ وَبِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَهُوَ اَقْطَعُ مَمْحُوْقٌ مِنْ كُلِّ بَرَكَةٍ۔ (مطالع المسرات صفحہ ۶)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ ہر وہ کلام جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو، بغیر ذکرِ الٰہی اور بغیر درود پاک پڑھے شروع کر دیا جائے وہ دُم کٹا ہے وہ ہر برکت سے خالی ہے۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ الطَّيِّبِيْن

اطہر الطاہرین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین فالحمد للہ رب العلمین۔

فائدہ: فقیر پُر تقصیر نے "تذکرۃ الواعظین" میں یہ ارشادِ گرامی پڑھا تھا اے ابُوہریرہ! جس بستی والے روزانہ مجھ پر سو بار بھی درود پاک نہ پڑھیں تو اس بستی سے بھاگ جا، کیونکہ اس بستی پر عذاب آنے والا ہے۔ اوکما قال، واللہ تعالیٰ الموفق لما یحب و یرضیٰ۔

حدیث ۸۹ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْحُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ ۔ رواہ الترمذی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ (مشکوٰۃ۔)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

حضرت خواجہ احمد بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید مکہ مکرمہ میں فوت ہُوا اور اس کو جنّت المعلیٰ میں دفن کر دیا گیا جب دفن کیا تو وہاں ایک بزرگ صاحبِ کشف بھی تھے انہوں نے کشف کی نظر سے دیکھا کہ حضرت ملک الموت علیہ السلام اس مرنے والے کی قبر میں جنت سے فرش لا رہے ہیں کبھی جنت سے قندیلیں لا رہے ہیں، اور حضرت ملک الموت علیہ السلام نے خود قبر میں فرش بچھایا قندیلیں نصب کیں اور قبر تا حدِ نظر کھل گئی اور جب صاحبِ کشف نے یہ منظر دیکھا تو دل میں رشک پیدا ہُوا کہ کاش مجھے بھی اللہ تعالیٰ ایسی ہی قبر نصیب کرے اتنا دل میں خیال آنا تھا کہ حضرت ملک الموت نے اس صاحبِ کشف کی طرف دیکھا اور فرمایا یہ کونسی مشکل بات

ہے جو مومن بھی وُہ درُود پاک پڑھے جو شیخ احمد بن ادریس کی طرف منسوب ہے اسے اللہ تعالیٰ ایسی ہی قبر عطا کرے گا اور وُہ درُود پاک یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنّی اَسْئَلُكَ بنور وجه الله العظيم الّذى ملاء اركان عرش الله العظيم وقامت به عوالم الله العظيم ان تصلى علىٰ مولانا مُحَمَّدٍ ذى القدر العظيم وعلىٰ آل نبى الله العظيم بقدرة عظمة ذات الله العظيم فى كل لمحة ونفس عدد ما فى علم الله العظيم صلاة دائمة بدوام الله العظيم تعظيما لحقك يامولانا (يا حبيب الله) يا ذالخلق العظيم وَسلّم عَليهِ وَعلىٰ آلهٖ مثل ذٰلك واجمع بينى وبينه كما جمعت بين الروح والنفس ظاهرا وباطنا يقظة ومناما واجعله يارب روحا لذاتى من جميع الوجوه فى الدنيا قبل الآخرة يا عظيم۔

(جامع کرامات الاولیاء صفحہ ۵۷۹ جلد ۱)

نوٹ: اگر کسی کو مندرجہ بالا درُود پاک یاد نہ ہو تو وُہ جو بھی درُود پاک محبت سے پڑھیگا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضل وکرم سے مندرجہ بالا انعام عطا کرے گا کیوں کہ جتنے بھی درُود پاک بزرگانِ دین سے مروی ہیں وُہ برکت وعظمت سے خالی نہیں بلکہ ہر درُود پاک پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اَن گنت اور بےشمار انعامات ہیں اور اللہ تعالےٰ ہر اس مومن کو جو اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو جائے اسے محرُوم نہیں کرتا۔ اِنَّ اللهَ عَلىٰ كُلِّ شئٍ قدير۔ وهو حَسْبنا ونعم الوكيل ولَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ العلى العظيم۔ وَصَلّى الله تعالىٰ علىٰ حبيبه سيّد العٰلمين وَعلىٰ آلهٖ واصحابهٖ اجمعين۔

متفرّق

حدیث ۹۰ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ عَسُرَتْ عَلَیْہِ حَاجَۃٌ فَلْیُکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَاِنَّہَا تَکْشِفُ الْہُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْکُرُوْبَ وَتُکْثِرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِی الْحَوَائِجَ۔

(دلائل الخیرات کانپوری صـ۱۴، نزہۃ الناظرین صـ۳۱)

جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو وُہ مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرے، کیونکہ دُرود پاک پریشانیوں، دُکھوں اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے، رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں بر لاتا ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۹۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف صـ۸۷)

سیدنا عُمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دُعا زمین و آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے جب تک تو حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم پر

درود پاک نہ پڑھنے اُوپر نہیں جا سکتی۔

وصلی اللہ علیٰ نورٍ کزو شد نورہا پیدا　　زمیں در حبِ او ساکن عرش در عشق اوشیدا

حدیث ۹۲ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَجْمَعِیْنَ اَنَّہٗ قَالَ مَا مِنْ مَجْلِسٍ یُصَلّٰی فِیْہِ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَّا قَامَتْ مِنْہُ رَائِحَۃٌ طَیِّبَۃٌ حَتّٰی تَبْلُغَ عَنَانَ السَّمَآءِ فَتَقُوْلُ الْمَلٰئِکَۃُ ھٰذَا مَجْلِسٌ صُلِّیَ فِیْہِ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

(دلائل الخیرات ص۱۳، سعادۃ الدارین ص۱۴۳)

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا جس مجلس میں سید العلمین رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا جاتا ہے اس مجلس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو مہکتی ہے جو کہ آسمانوں کی بلندیوں تک جاتی ہے۔ اس پاکیزہ خوشبو کو جب فرشتے محسوس کرتے ہیں تو کہتے ہیں زمین پر کسی مجلس میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا جا رہا ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

اس حدیث پاک کی شرح میں بعض عشاق نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اطیب الطیبین اور اطہر الطاہرین ہیں، لہٰذا جب کسی مجلس میں حضور کا ذکر شریف ہوتا ہے اور درود پاک پڑھا جاتا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم

کی خوشبوئے مبارک کی وجہ سے وہ مجلس معطر ہو جاتی ہے اور اس کی خوشبو آسمانوں تک پہنچتی ہے اور اولیائے کرام جنہوں نے ملکوت کا مشاہدہ کیا ہے وہ بھی اس پاکیزہ خوشبو کا ادراک کر لیتے ہیں جیسے کہ فرشتے کر لیتے ہیں اور بعض اولیاء کاملین جب اللہ تعالیٰ کا اور اس کے پیارے حبیبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ذکر پاک کرتے ہیں تو ان کے سینہ سے ایسی خوشبو مہکتی ہے جو کہ کستوری اور عنبر سے بھی بہترین ہوتی ہے لیکن ہمارے ذوق و وجدان دُنیا کی حرص و ہوا کی وجہ سے بدل چکے ہیں، اس لیے ہم اس نعمت سے محروم ہیں جیسے کہ وہ مریض جس کو صفرا کے غلبے کی وجہ سے ہر میٹھی چیز کڑوی معلوم ہوتی ہے، تو وہ کڑواہٹ اس میٹھی چیز میں نہیں بلکہ مریض میں موجود ہے۔ یوں ہی یہ حجاب بھی ہماری طرف سے ہماری غفلت کی وجہ سے ہے۔ (سعادت الدارین ص ۱۴۳)

بلغ العلیٰ بکمالہٖ | کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ | صلوا علیہ وآلہٖ

حدیث ۹۳ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ تَکُنْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃٌ فَلْیَقُلْ فِیْ دُعَائِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ فَاِنَّھَا زَکٰوۃٌ وَقَالَ لَا یَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَیْرًا حَتّٰی

تَكُونَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ ۔ (القول البدیع ص۱۲۷، الترغیب والترہیب ص۵۰۲ ج۲)

رسولِ اکرم روحِ عالم شفیعِ معظم نورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے پاس کوئی چیز ایسی نہ ہو کہ وہ صدقہ کر سکے، تو وہ یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ ۔

تو یہ اس کا صدقہ (زکوٰۃ) ہوگا اور فرمایا مومن نیکی سے سیر نہیں ہوتا حتّٰی کہ جنت پہنچ جائے۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حدیث ۹۴ رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَا عَائِشَةُ لَا تَنَامِیْ حَتّٰى تَعْمَلِیْ اَرْبَعَةَ اَشْيَاءَ حَتّٰى تَخْتِمِی الْقُرْاٰنَ وَحَتّٰى تَجْعَلِی الْاَنْبِيَاءَ لَكِ شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَتّٰى تَجْعَلِی الْمُسْلِمِيْنَ رَاضِيْنَ عَنْكِ وَحَتّٰى تَجْعَلِیْ حَجَّةً وَّعُمْرَةً فَدَخَلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِی الصَّلَاةِ فَبَقِيْتُ عَلٰى فِرَاشِیْ حَتّٰى اَتَمَّ الصَّلَاةَ فَلَمَّا اَتَمَّهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ اَمَرْتَنِیْ بِاَرْبَعَةِ اَشْيَاءَ لَا اَقْدِرُ فِیْ هٰذِهٖ

السَّاعَةِ اَنْ اَفْعَلَهَا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِذَا قَرَأْتِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثَلَاثًا فَكَاَنَّكِ خَتَمْتِ الْقُرْاٰنَ وَاِذَا صَلَّيْتِ عَلَيَّ وَعَلَى الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِيْ فَقَدْ صِرْنَا لَكِ شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِذَا اسْتَغْفَرْتِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَرْضَوْنَ عَنْكِ وَاِذَا قُلْتِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَدْ حَجَجْتِ وَاعْتَمَرْتِ ۔ (درۃ الناصحین مصری عربی ص۸۹)

سیدنا سرورِ دوعالم فخرِ آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سونے سے پہلے چار کام کرلیا کرو۔ سونے سے پہلے قرآن کریم ختم کیا کرو اور انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے قیامت کے دن کے لیے شفیع بنالو اور مسلمانوں کو اپنے سے راضی کرلو اور ایک حج وعمرہ کرلو۔ یہ فرما کر حضرت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے نماز کی نیت باندھ لی۔ سیدتنا اُم المومنین صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ھیں جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ نے مجھے اس وقت چار کام کرنے کا حکم دیا ہے جو کہ میں اس قلیل وقت میں نہیں کرسکتی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا اے عائشہ! جب تُو قُل ھو اللہ تین مرتبہ پڑھ لے گی تو تُو نے گویا قرآن کریم ختم کرلیا، جب تُو مجھ پر اور مجھ سے پہلے

نبیوں پر درُود پاک پڑھے گی تو ہم سب تیرے لیے قیامت کے دن شفیع ہونگے
اور جب تو مومنوں کے لیے استغفار کرے گی تو وُہ سب تجھ سے راضی ہوجائیں گے
اور جب تو کہے گی سُبحان اللّٰہ والحمدُ للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر، تو تُو نے حج وعمرہ کرلیا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِكَ الْمُکَرَّمِ وَرَسُوْلِكَ الْمُحْتَرَمِ
وَنَبِیِّكَ الْمُعَظَّمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

حدیث ۹۵ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا
قَائِدُهُمْ اِذَا اجْتَمَعُوْا وَاَنَا خَطِیْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا
وَاَنَا شَفِیْعُهُمْ اِذَا حُوْسِبُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا
اَیِسُوْا وَاللِّوَاءُ الْکَرِیْمُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَمَفَاتِیْحُ
الْجِنَانِ بِیَدِیْ وَاَنَا اَکْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ
وَلَا فَخْرَ یَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ کَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ
مَکْنُوْنٌ وَمَا مِنْ دُعَاءٍ اِلَّا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ السَّمَاءِ
حِجَابٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیَّ فَاِذَا صُلِّیَ عَلَیَّ انْخَرَقَ
الْحِجَابُ وَصَعِدَ الدُّعَاءُ۔ (سعادۃ الدارین ص۹۳)

رسُول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا جب لوگ قبروں سے نکلیں گے، تو میں سب سے پہلے نکلوں گا اور جب لوگ جمع ہوں گے، تو میں ان کا قائد ہوں گا اور جب سب خاموش ہوجائیں گے، تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور جب لوگ حساب کے لیے پیش ہوں گے، تو میں ان کا شفیع ہوں گا اور جب سب نااُمید ہوں گے، تو میں ان کو خوشخبری سناؤں گا اور کرامت کا جھنڈا اُس دن میرے ہاتھ

میں ہوگا اور جنت کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور میری عزت دربارِ الٰہی میں سب بنی آدم سے زیادہ ہوگی اور میں فخر سے نہیں کہتا، میرے گرداگرد ہزار خادم پھریں گے جیسے کہ وہ موتی ہیں چھپائے ہوئے اور کوئی دعا نہیں مگر اس کے اور آسمان کے درمیان ایک حجاب (پردہ - رکاوٹ) ہے، تاوقتیکہ مجھ پر درود پاک پڑھ لیا جائے اور جب مجھ پر درود پاک پڑھ لیا جائے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور دعا اوپر کی طرف قبولیت کے لیے چڑھ جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ۔

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا　　عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حدیث ۹۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْنِيْ كَقَدَحِ الرَّاكِبِ قِيْلَ وَمَا قَدَحُ الرَّاكِبِ قَالَ اِنَّ الْمُسَافِرَ اِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَةٍ صَبَّ فِيْ قَدَحِهٖ مَآءً فَاِنْ كَانَ اِلَيْهِ حَاجَةٌ تَوَضَّأَ مِنْهُ اَوْ شَرِبَهٗ وَاِلَّا اَهْرَقَهٗ اِجْعَلُوْنِيْ فِيْ اَوَّلِ الدُّعَاءِ وَاَوْسَطِهٖ وَاٰخِرِهٖ۔

(سعادۃ الدارین ص۴۲)

رسولِ اکرم شفیعِ اعظم رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم مجھے مسافر کے پیالے کی طرح نہ بنالو۔ دربارِ نبوت میں عرض کیا گیا حضور مسافر کا

پیالہ کیسے ہوتا ہے تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا مسافر جب ضروریات سے فارغ ہوتا ہے تو وہ اس پیالہ میں پانی ڈال دیتا ہے، زاں بعد اگر اسے ضرورت محسوس ہوئی تو اس سے پانی پی لیا، ورنہ پانی کو گرا دیتا ہے۔ تم ایسا نہ کرو، بلکہ جب دعا مانگو تو اس کے شروع میں بھی مجھے رکھو اور درمیان میں اور آخر میں بھی۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

فائدہ: جب ربّ العٰلمین سے دعا مانگو تو بغیر وسیلہ کے نہ مانگو، بلکہ بار بار اس کے دربار میں اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پیش کرو اور درود پاک پڑھو۔

ہر کہ سازد وردِ جاں صلِّ علیٰ   حاجتِ دارین او گردد روا

حدیث ۹۷ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
اِذَا سَئَلْتُمُ اللّٰہَ حَاجَۃً فَابْدَءُوْا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ
اللّٰہَ تَعَالٰی اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یُّسْئَالَ حَاجَتَیْنِ
فَیَقْضِیَ اَحَدَ ھُمَا وَیَرُدَّ الْاُخْرٰی۔ (نزہۃ المجالس ج ۲)

رسولِ خدا سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو، تو پہلے درود پاک پڑھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کریم ہے۔ اس کے کرم سے یہ بات بعید تر ہے کہ اس سے دو دعائیں مانگی جائیں تو وہ ایک کو قبول کرلے اور دوسری کو رد کر دے۔

فائدہ: درود پاک بھی دعا ہے اور بزرگانِ دین کا یہ فیصلہ ہے کہ ہر عبادت مقبول بھی ہو سکتی ہے اور مردود بھی سوا درود پاک کے کہ درود پاک کبھی

رد نہیں ہوتا، تو جب درود پاک دعا کے ساتھ مل جائے گا تو اللہ کریم و رحیم کے کرم و فضل سے یہ امید نہ رکھو کہ وہ درود پاک کو دعا سے الگ کر کے اسے تو قبول کر لے اور دوسری دعا کو رد کر دے، بلکہ درود پاک کی برکت سے وہ دعا بھی قبول ہو جاتی ہے، اگرچہ اس کا اثر و انجام کسی بھی رنگ میں ظاہر ہو۔

اَللّٰھُمَّ ربنا لك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی رَسُولك المصطفٰی و نبيك المجتبٰی وحبيبك المرتضٰی وَ عَلٰی آلِهٖ واصحابه الٰی یوم الجزاء والحمد لله رب العٰلمين۔

حدیث ۹۸ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔ (سعادة الدارین صـ۴۳)

نورِ مجسم سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہر دعا روک دی جاتی ہے، تا وقتیکہ نبی اکرم روحِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بعدد کل ذرة مائة الف الف مرة۔

حدیث ۹۹ اِنَّکُمْ تُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ بِاَسْمَآئِکُمْ وَسِیْمَاکُمْ فَاَحْسِنُوْا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ۔ (سعادة الدارین صـ۴۲)

تم مجھ پر اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے چہروں کے ساتھ پیش کیے جاتے ہو، لہٰذا تم مجھ پر اچھے طریقے سے درود پاک پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔

حدیث ۱۰۰ مَنْ سَلَّمَ عَلَیَّ عَشْرًا فَکَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَۃً۔ (سعادۃ الدارین ص۹۰)

رسولِ اکرم نبیِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر دس بار درود و سلام پڑھا، گویا اس نے غلام آزاد کیا۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا۔

حدیث ۱۰۱ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِائَۃً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَلْفًا وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ اَلْفًا زَاحَمَتْ کَتِفُہٗ کَتِفِیْ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ

(سعادۃ الدارین ص۵۰ القول البدیع ص۱۰۱)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر ہزار بار

درود پاک پڑھے، جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے کے ساتھ چھو جائے گا۔

ہر کہ باشد عامل صلوا مدام　　آتش دوزخ شود بروے حرام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَی النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی
وَالْحَبِیْبِ الْمُجْتَبٰی وَالرَّسُوْلِ الْمُرْتَضٰی وَعَلٰی آلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ۔

حدیث ۱۰۲ اِنَّ اللّٰہَ لَیَنْظُرُ اِلٰی مَنْ یُصَلِّیْ عَلَیَّ
وَمَنْ نَظَرَ اللّٰہُ اِلَیْہِ لَا یُعَذِّبُہٗ اَبَدًا۔ (کشف الغمہ ۲۶۹)

بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے پر نظر رحمت فرماتا ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھے اور جس پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کرے، اسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَبَدًا۔

حدیث ۱۰۳ زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَبِذِکْرِ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (کشف الغمہ ۲۶۹)

تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھنے اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر خیر سے مزین کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی
وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔

حدیث ۱۰۴ مَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ رَاٰنِیْ فِیْ مَنَامِهٖ وَمَنْ رَاٰنِیْ فِیْ مَنَامِهٖ رَاٰنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَمَنْ رَاٰنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفَعْتُ لَهٗ وَمَنْ شَفَعْتُ لَهٗ شَرِبَ مِنْ حَوْضِیْ وَحَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهٗ عَلَی النَّارِ۔ (کشف الغمہ ص ۳۲۹، القول البدیع ص ۴۳)

جو شخص یہ درود پاک پڑھے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ۔

اس کو خواب میں میری زیارت ہو گی اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے دن دیکھے گا میں اس کی شفاعت کروں گا اور میں جس کی شفاعت کروں گا وہ حوض کوثر سے پانی پیے گا اور اس کے جسم کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کر دے گا۔

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۱۰۵ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی جَعَلَ لِاُمَّتِیْ فِی الصَّلٰوةِ عَلَیَّ اَفْضَلَ الدَّرَجَاتِ۔

رسولِ اکرم شفیعِ معظم رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے

بالتحقیق **اللہ** تعالیٰ نے میری اُمت کے لیے مجھ پر درُود پاک پڑھنے میں بہترین درجے مخصوص کر رکھے ہیں۔

مولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

حدیث ۱۰۶ اَقْرَبُ مَا یَكُوْنُ اَحَدُكُمْ مِنِّیْ اِذَا ذَكَرَنِیْ وَصَلّٰی عَلَیَّ۔ (کشف الغمہ، جلد ا)

تم میں سے کوئی میرے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وُہ میرا ذکر کرتا ہے اور مجھ پر درُود پاک پڑھتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِكَ النَّبِیِّ الامی الكریم الامین وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَازواجه الطاهرات امهات المومنین وذریة اجمعین۔

حدیث ۱۰۷ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ طَهُرَ قَلْبُهٗ مِنَ النِّفَاقِ كَمَا یُطَهِّرُ الثَّوْبَ الْمَاءُ۔ (کشف الغمہ، جلد ۲)

جو مجھ پر درُود پاک پڑھے تو درُود پاک اس کا دل نفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔

صَلَّی اللهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حدیث ۱۰۸ مَنْ قَالَ صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ فَقَدْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِهٖ سَبْعِیْنَ بَابًا مِنَ الرَّحْمَةِ وَاَلْقَی اللهُ مَحَبَّتَهٗ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ فَلَا یُبْغِضُهٗ اِلَّا مَنْ فِیْ قَلْبِهٖ نِفَاقٌ

(کشف الغمہ، ج ۲)

جس نے مجھ پر درود پاک پڑھا، بیشک اس نے اپنی ذات پر رحمت کے ستر دروازے کھول لیے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے لہٰذا اس کے ساتھ وہی شخص بغض رکھے گا جس کے دل میں نفاق ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِ السَّادَاتِ
وَمَنْبَعِ الْبَرَکَاتِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

حدیث ۱۰۹ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَلَا دِیْنَ لَہٗ (کشف الغمہ ص۲۷۲)

جس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا، اس کا کوئی دین نہیں ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۱۱۰ کَانَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ (کشف الغمہ ص۲۷۲)

جس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا، اس کا وضو نہیں ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رَسُوْلِکَ الْمُصْطَفٰی وَنَبِیِّکَ
الْمُجْتَبٰی اَطْیَبِ الطَّیِّبِیْنَ اَطْہَرِ الطَّاہِرِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حدیث ۱۱۱ اَلدُّعَاءُ بَیْنَ الصَّلَاتَیْنِ لَا یُرَدُّ ۔ (جواہر البحار ص۲۱۳)

وہ دعا جو کہ دو درودوں کے درمیان ہو وہ رد نہ کی جائے گی۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ
الطَّاہِرَاتِ الْمُطَہَّرَاتِ اُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ ذُرِّیَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَبَدًا۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

دوسرا باب

درود پاک کی فضیلت اقوال مبارکہ سے

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

سَاطِی شَجَرٍ
نُطُقُ الْحَجَرِ
شَقُّ الْقَمَرِ
بِاِشَارَتِہٖ

آپ ﷺ کے ایک اشارے پر
درختوں نے حرکت کی
سنگریزوں نے کلام کیا
اور چاند کے دو ٹکڑے ہوئے

الله
رسول
محمد
محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿٢٤﴾

اور یہ نبی غیب بتانے پر بخیل نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ
اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ
شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا
الاحزاب ۴۵
اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی ﷺ)، بیشک ہم
نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ

سُورۃ الحشر : ۷

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

باب دوم

اقوالِ مُبارکہ

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ کا فرمان

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

۱۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی فرمایا اے میرے پیارے کلیم! اگر دُنیا میں میری حمد کرنے والے نہ ہوتے تو میں بارش کا ایک قطرہ بھی آسمان سے نازل نہ کرتا اور نہ ہی زمین سے ایک دانہ تک پیدا ہوتا اور بھی بہت سی چیزیں ذکر فرمائیں۔ یہاں تک کہ فرمایا اے میرے پیارے نبی! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میرا قُرب آپ کو نصیب ہو جیسے کہ آپ کے کلام کو آپ کی زبان کے ساتھ قُرب ہے اور جیسے کہ آپ کے دل کے خطرات کو آپ کے دل کے ساتھ قُرب ہے اور جیسے کہ آپ کی جان کو آپ کے جسم کے ساتھ قُرب ہے اور جیسے کہ آپ کی نظر کو آپ کی آنکھ کے ساتھ قُرب ہے، موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی "ہاں! یا اللہ میں ایسا قُرب چاہتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تو یہ چاہتا ہے تو میرے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود پاک کی کثرت کرو۔ (القول البدیع صـ۱۳۲، سعادت الدارین صـ۵)

(مدارج النبوۃ صـ۳۰۹، مقاصد السالکین صـ۵۴)

۲۔۔۔ مسالک الحنفاء میں ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی، اے موسیٰ کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو قیامت کے دن کی

پیاس نہ لگے۔ عرض کی، ہاں یا اللہ، تو ارشادِ باری ہوا اے پیارے کلیم میرے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درُود پاک کی کثرت کر۔

(القول البدیع ص۱۲۴ ، سعادۃ الدارین ص۵۰)

۳۔۔۔جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو آپ نے آنکھ کھولی اور عرش پر **محمد مصطفےٰ** صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی لکھا دیکھا۔ عرض کی یا اللہ تیرے نزدیک کوئی مجھ سے بھی زیادہ عزت والا ہے فرمایا اس نام والا پیارا حبیب جو کہ تیری اولاد میں سے ہوگا وُہ میرے نزدیک تجھ سے بھی مکرم ہے۔ اے پیارے آدم اگر میرا حبیب جس کا یہ نام مُبارک ہے نہ ہوتا تو نہ میں آسمان پیدا کرتا نہ زمین نہ جنت نہ دوزخ۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت حوّا کو آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا فرمایا اور آدم علیہ السلام نے دیکھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے جسمِ اطہر میں شہوت بھی پیدا فرمادی تھی آدم علیہ السلام نے عرض کی، یا اللہ یہ کون ہے' فرمایا یہ حوّا ہے۔ عرض کی، یا اللہ اس کے ساتھ میرا نکاح کردے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پہلے اس کا مہر دو عرض کی یا اللہ اس کا مہر کیا ہے، فرمایا جو عرش پر نامِ نامی لکھا ہے اس نام والے میرے حبیب پر دس مرتبہ درُود پاک پڑھ۔ عرض کی یا اللہ اگر درُود پاک پڑھوں تو حوّا کے ساتھ میرا نکاح کردے گا۔ فرمایا ہاں تو حضرت آدم علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے درُود پاک پڑھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا حضرت حوّا کے ساتھ نکاح کردیا لہٰذا حضرت حوّا کا مہر حبیب پاک پر درُود پاک ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم۔ (سعادۃ الدارین ص۵۰)

افضل الخلق بعد الانبیاء۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا قولِ مبارک

۴۔۔۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کرنا اللہ کی راہ میں تلوار چلانے اور جانیں قربان کرنے سے افضل ہے۔

(القول البدیع صہ ۱۲، سعادۃ الدارین صہ ۳۹)

ام المومنین حبیبۂ حبیب رب العلمین

صدیقہ بنتِ صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا قولِ مبارک

۵۔۔۔ مجلسوں کی زینت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک ہے لہٰذا مجالس کو درود پاک سے مزین کرو۔ (سعادۃ الدارین صہ ۳۹)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی

۶۔۔۔ آپ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا یہ جنت کا راستہ ہے۔

(سعادۃ الدارین صہ ۳۹)

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشادِ گرامی

۷۔۔۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن وھب سے فرمایا کہ جب جُمعہ کا دن آئے تو رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر ہزار مرتبہ درُود پاک پڑھنا ترک نہ کرو۔ (القول البدیع صفحہ ۱۹۱، سعادۃ الدارین صفحہ ۸۳)

حضرت سیّدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

۸۔۔۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ درُود پاک پڑھنا درُود پاک پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ۹۹)

حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

۹۔۔۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمان جاری کیا کہ جُمعہ کے دن علم کی اشاعت کرو اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درُود پاک کی کثرت کرو۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۸۹، القول البدیع صفحہ ۱۹۷)

حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ کا ارشادِ مُبارک

۱۰۔۔۔ فرمایا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درُود پاک پڑھنا اللہ تعالےٰ کی عبادت ہے۔

(سعادۃ الدارین صفحہ ۸۹)

سیدنا امام زین العابدین جگر گوشہ شہیدِ کربلا رضی اللہ عنہ کا ارشادِ گرامی

۱۱۔۔۔ امام عالی مقام امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اہلسنت وجماعت کی علامت اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کرنا ہے۔ (سعادت الدارین ص۸۹)

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانِ عالی

۱۲۔۔۔ آپ نے فرمایا کہ جب جمعرات کا دن آتا ہے تو عصر کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے زمین پر اتارتا ہے ان کے پاس چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ جمعرات کی عصر سے لے کر جمعہ کے دن غروب آفتاب تک زمین پر رہتے ہیں اور وہ نبی اکرم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں۔ (سعادت الدارین ص۸۹، القول البدیع ص۱۹۵)

سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ مبارک

۱۳۔۔۔ فرمایا میں اس چیز کو محبوب رکھتا ہوں کہ انسان ہر حال میں درود پاک کثرت سے پڑھے۔ (سعادت الدارین ص۸۹)

حضرت ابنِ نعمان رحمۃ اللہ علیہ کا قولِ مبارک

۱۴۔۔۔ فرمایا کہ اہلِ علم کا اس پر اجماع (اتفاق) ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

پر درُود پاک پڑھنا سب عملوں سے افضل ہے، اور اس سے انسان دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیابیاں حاصل کرلیتا ہے۔ (سعادۃ الدارین صہ ۸۹)

حضرت علامہ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان افروز ارشاد

۱۵۔ فرمایا کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرنا یہ ایمان کا راستہ ہے اور یہ بھی مسلّم کہ تعظیم کا درجہ محبت سے بھی بالاتر ہے۔ لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ جیسے غُلام اپنے آقا کی یا بیٹا اپنے باپ کی تعظیم و توقیر کرتا ہے اس سے بھی بدرجہا زیادہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر کریں۔ پھر اس کے بعد آپ نے آیات و احادیثِ مُبارکہ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریقے ذکر فرمائے جو کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کمال تعظیم و توقیر پر دلالت کرتے ہیں اور فرمایا یہ ان حضرات کا حصّہ تھا جو سر کی آنکھوں سے حضُور کا مشاہدہ کرتے تھے اور آج تعظیم و توقیر کے طریق میں یہ بھی ہے کہ جب حضُور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکرِ پاک جاری ہو تو ہم صلوٰۃ و سلام پڑھیں پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بھی حضُور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درُود پاک بھیجتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی حالانکہ فرشتے شریعتِ مطہرہ کے پابند نہیں ہیں تو وُہ درُود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرتے ہیں۔ لہٰذا ہم ان فرشتوں سے زیادہ اولیٰ، احق، احریٰ اخلق ہیں کہ درُود پاک پڑھیں اور قُرب حاصل کریں۔

(سعادۃ الدارین صہ ۸۹)

غوثوں کے غوث محبوبِ سبحانی قطبِ ربّانی غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

۱۶۔۔۔ آپ نے فرمایا علیکم بلزوم المساجد وکثرۃ الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یعنی اے ایمان والو تم مسجدوں اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک کو لازم کرلو۔ (فتح ربانی صفحہ ۱۲)

حضرت عمار صباوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانِ مبارک

۱۷۔۔۔ فرمایا کہ درود پاک انسان کو بغیر شیخ (مرشد) کے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے کیونکہ باقی اذکار (اوراد و وظائف) میں شیطان دخل اندازی کرلیتا ہے اس لیے مرشد کے بغیر چارہ نہیں لیکن درود پاک میں مرشد خود سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں لہٰذا شیطان دخل اندازی نہیں کرسکتا۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۹)

علامہ حافظ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کا قولِ مبارک

۱۸۔۔۔ امام سخاوی نے بعض بزرگوں سے نقل فرمایا، ایمان کے راستوں میں سے سب سے بڑا راستہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھنا ہے۔ محبت کے ساتھ، ادائے حق کی خاطر، تعظیم و توقیر کے لیے اور درود پاک پر مواظبت (ہمیشگی) کرنا یہ ادائے شکر ہے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا شکر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہم پر بڑے بڑے انعام ہیں۔ رسولِ مکرم شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہماری دوزخ سے

نجات کا سبب ہیں، وہ ہمارے جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں، وہ ہمارے معمولی معمولی عملوں سے فوزِ عظیم حاصل کر لینے کا ذریعہ ہیں، وہ ہمارے شاندار اور بلند ترین مراتب حاصل کر لینے کا ذریعہ ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ (سعادۃ الدارین ص۹)

علامہ قلیشی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قولِ مبارک

۱۹ ـــ فرمایا کہ وہ کونسا وسیلہ شفاعت ہے اور کونسا عمل ہے جو زیادہ نفع دینے والا ہو اس ذاتِ والاصفات پر درود پاک پڑھنے سے جس ذاتِ بابرکات پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود پاک بھیجتے ہیں، بس اس ذاتِ والاصفات پر درود پاک پڑھنا نورِ اعظم ہے اور یہ وہ تجارت ہے جس میں خسارہ نہیں اور درود پاک پڑھنا اولیائے کرام کے لیے صبح و شام کی عادت بن چکی ہے۔

اے میرے عزیز تو درود پاک کو مضبوط پکڑ لے، اس کی برکت سے تیرا غیب پاک ہوگا اور تیرے اعمال پاکیزہ ہوں گے اور تو انتہائی امیدوں کو حاصل کرے گا اور تو قیامت کے دشوار ترین دن کے ہولوں سے امن میں رہے گا۔

(سعادۃ الدارین ص۹، القول البدیع ص۱۳۶)

حضرت علامہ عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قولِ مبارک

۲۰ ـــ فرمایا اے میرے عزیز تو اس ذات پر درود پاک کی کثرت کر جو سید السادات (سارے سرداروں کے سردار) ہیں جو سعادتوں کی کان ہیں کیونکہ اس ذاتِ والاصفات پر درود پاک پڑھنا خوشیوں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے

اور نفیس ترین رحمتوں کے حاصل کرنے اور ہر نقصان پہنچانے والی چیز سے بچنے کا ذریعہ ہے اور تیرے لیے ہر درود پاک کے بدلے زمین و آسمان کے مالک کی طرف سے دس رحمتوں کا نزول اور دس گناہوں کا مٹانا اور دس درجوں کے بلند کرنے کا انعام ہے اور ساتھ ہی فرشتوں کی تیرے لیے رحمت و بخشش کی دعائیں شامل ہیں۔

(سعادۃ الدارین ص۹۱)

عارف باللہ سیدنا امام شعرانی رضی اللہ عنہ کا ارشادِ مبارک

۲۱۔۔۔۔ فرمایا کہ ہم سے رسولِ اکرم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے عہد لیا گیا ہے کہ ہم صبح و شام حضور کی ذاتِ بابرکات پر درود پاک کی کثرت کریں اور یہ کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو درود پاک پڑھنے کا اجر و ثواب بتائیں اور ہم ان کو سیدِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت و عظمت کے اظہار کے لیے درود پاک پڑھنے کی پوری رغبت دلائیں اور اگر مسلمان بھائی روزانہ صبح و شام ہزار سے دس ہزار بار تک درود پاک پڑھنے کا ورد بنالیں تو یہ سارے عملوں سے افضل ہوگا اور درود پاک پڑھنے والے کو چاہیے کہ وہ باوضو ہو، اور حضورِ قلب کے ساتھ پڑھے، کیونکہ یہ بھی مناجات ہے نماز کی طرح۔ اگرچہ اس میں وضو شرط نہیں ہے نیز فرمایا کہ درود پاک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جیسا کائنات میں کوئی اور نہیں ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں صاحبِ حل و عقد اور صاحبِ بست و کشاد (مختار) بنایا ہو۔ صلی اللہ علیہ وسلم

لہٰذا جو شخص اس آقا کی صدق و محبت کے ساتھ خدمت کرے (درود پاک پڑھے) اس کے لیے بڑے بڑوں کی گردنیں جُھک جاتی ہیں اور سب مسلمان اس کی عزت کرتے ہیں جیسے کہ بادشاہوں کے مقربوں کے بارے میں مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ پھر فرمایا کہ شیخ نورالدین شوفی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ دس ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے اور شیخ احمد زواوی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ چالیس ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ (سعادۃ الدارین صہ۹۱)

سیدنا ابوالعباس تیجانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشادِ گرامی

۲۲ــــ فرمایا جب کہ نبی اکرم حبیبِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھنا ہر خیر کی چابی ہے، غیوب و معارف کی چابی ہے، انوار و اسرار حاصل کرنے کی چابی ہے۔ تو جو شخص اس سے الگ ہو گیا وہ کٹ گیا اور دھتکارا گیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے قرب سے کچھ حصہ نہیں ہے۔ (سعادۃ الدارین صہ۹۲)

نیز آپ نے کسی مرید کی طرف بطور نصیحت خط لکھا تو اس میں فرمایا اللہ تعالیٰ کے ذکر میں سے وہ ذکر جس کا فائدہ بہت بڑا ہے اور جس کا پھل بڑا میٹھا ہے جس کا انجام شاندار ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھنا حضورِ قلب کے ساتھ کیونکہ درود پاک دُنیا و آخرت کی ہر خیر کا جالب (کھینچنے والا) ہے اور ہر شر کا دافع ہے اور جس نے یہ نسخہ استعمال کر لیا وہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے دوستوں میں سے ہو گا۔

(سعادۃ الدارین صہ۹۲)

حضرت خواجہ عطاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

۲۳۔ فرمایا کہ جو شخص نفلی نماز روزہ نہیں کر سکتا تو چاہیے کہ وُہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور نبیِّ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر کثرت سے درُود پاک پڑھے کیونکہ نبیِّ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ہے جو کوئی مجھ پر ایک بار درُود پاک پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ دسؔ درُود بھیجتا ہے۔ تو اگر انسان عمُر بھر کی ساری نیکیاں بجا لائے اور ادھر ایک بار حبیبِ خدا نبی مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درُود پاک پڑھے تو یہ ایک بار کا درُود پاک عمر بھر کی نیکیوں سے وزنی ہوگا۔ کیونکہ اے عزیز تو ان پر درُود پاک پڑھے گا اپنی وسعت کے مطابق اور اللہ تعالیٰ جل شانہٗ تجھ پر رحمت بھیجے گا اپنی شانِ ربوبیّت کے مطابق اور یہ اِس وقت ہے کہ وُہ ایک کے بدلے ایک بھیجے اور اگر وہ ایک کے بدلے دسؔ بھیجے تو کون اندازہ کر سکتا ہے۔ (سعادۃ الدارین صہ۹۳)

والحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وازواجہ الطاہرات المطہرات امہات المؤمنین وذریّتہٖ الی یوم الدین۔

امام محدّث علاّمہ قسطلانی شارح صحیح بُخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قولِ مُبارک

۲۴۔ فرمایا کہ اس محبُوبِ کریم اور رسُولِ عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلّم کا سب سے اولیٰ واعلیٰ، افضل، اکمل، اشہٰی، اَزہر و انور ذکرِ پاک آپ کی ذاتِ پاک پر درُود پاک پڑھنا ہے۔ (سعادۃ الدارین صہ۹۳)

اللّٰھم ارزقنا ھذا فی کل وقت وحین یا رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علےٰ حبیبہ ورسولہ ونورِ عرشہ وزینۃ فرشہ وقاسم رزقہ وسید خلقہ ومھبط وحیہ وعلےٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

حضرت شاہ عبدالرحیم الدماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قولِ مبارک

۲۵۔۔۔ آپ نے فرمایا" بھا وجدنا ما وجدنا " (القول الجمیل عربی صـ۱۰۲)

یعنی ہم نے جو کچھ بھی پایا ہے (خواہ وہ دُنیاوی انعامات ہوں خواہ اخروی) سب کا سب درُود پاک کی برکت سے پایا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمانِ مبارک

۲۶۔۔۔ ازاں جملہ آنست کہ خواندہ درود از رسوائی دُنیا محفوظ مے ماند وخللے درآبرو

یعنی درُود پاک کے فضائل میں سے یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا دُنیا کی رسوائی سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی آبرو میں کوئی کمی نہیں آتی۔

سیدی المکرم حضرت علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی

۲۷۔۔۔ فرمایا جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ ہزار مرتبہ پوری توجہ کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درُود پاک پڑھ کر اللہ تعالےٰ سے دُعا مانگے۔ انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

(حجۃ اللہ علی العٰلمین صـ۶۹۲)

پیکرِ عشق و مُحبّت علّامہ یُوسُف بن اسماعیل نبہانی علیہ الفضل الرّبانی کا قولِ مُبارک

۲۸۔۔۔آپ نے نقل فرمایا کہ درُود پاک اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ روزانہ تین سو بار دن رات میں پڑھے اور مصیبتوں اور پریشانیوں کے وقت ایک ہزار بار پڑھے یہ حل مشکلات کیلئے تریاقِ مجرب ہے۔ (حجۃ اللہ علی العلمین صـ ۷۴۲)

حضرت شیخ عبدالعزیز تقی الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

۲۹۔۔۔آپ نے تسہیل المقاصد سے نقل فرمایا کہ ساری نفل عبادتوں سے درُود پاک افضل ہے۔ (نزہۃ الناظرین صـ ۳۲)

شیخ المحدّثین شاہ عبدالحق محدّث دہلوی قدس سرہٗ کا قولِ مُبارک

۳۰۔۔۔آپ اخبارالاخیار کے اختتام پر دربارِ الٰہی میں دُعا کرتے ہیں یااللہ میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو کہ تیری درگاہ بے کس پناہ کے لائق ہو میرے سارے عمل کوتاہیوں اور فسادِ نیّت سے ملوّث ہیں سوا ایک عمل کے ۔۔۔ وُہ عمل کون سا ہے، وُہ ہے تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں نہایت انکساری، عاجزی اور محتاجی کے ساتھ درُود وسلام کا تحفہ حاضر کرنا۔ اے میرے ربِ کریم وُہ کون سا مقام ہے جہاں اس درُود وسلام کی مجلس کی نسبت زیادہ خیر و برکت اور رحمت کا نزول ہوگا۔ اے میرے پروردگار مجھے

سچا یقین ہے کہ یہ (درُود و سلام) والا عمل تیرے دربارِ عالی میں قبول ہوگا اس عمل کے ردّ ہو جانے یا رائیگان جانے کا ہرگز ہرگز کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ جو اس درُود و سلام کے دروازے سے آئے اسے اس کے ردّ ہو جانے کا خوف نہیں ہے۔ (اخبار الاخیار صـ۳۲۶)

فقیہ ابو لیث سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قولِ مبارک

۳۱۔۔۔ فرمایا اگر درُود پاک کا کوئی اور فائدہ نہ ہوتا سوائے اس کے کہ اس میں شفاعت کی نوید ہے تو بھی عقلمند پر واجب تھا کہ وُہ اس سے غافل نہ ہوتا چہ جائیکہ اس میں بخشش ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر صلوات ہیں۔

(تنبیہ الغافلین صـ۱۶۱)

حضرت توکل شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشادِ گرامی

۳۲۔۔۔ فرمایا کہ بندہ جب عبادت اور یادِ خدا میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور آزمائشیں بکثرت وارد ہوتی ہیں اور درُود شریف کا بڑا عمدہ خاصہ یہ ہے کہ اس کا ورد رکھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلا۔ نہیں آتا اور حفاظتِ الٰہی شاملِ حال ہو جاتی ہے۔ (ذکرِ خیر صـ۱۹۳)

۳۳۔۔۔ نیز فرمایا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ بلیات جب اُترتی ہیں تو گھروں کا رُخ کرتی ہیں مگر جب درُود پاک پڑھنے والے کے گھر پر آتی ہیں تو وُہ فرشتے جو درُود پاک کے خادم ہیں وُہ اس گھر میں بلاؤں کو نہیں آنے دیتے بلکہ ان کو

پڑوس کے گھروں سے بھی دُور پھینک دیتے ہیں۔ (ذکرِ خیر صہ ۱۹۴)

شیخ الاولیاء خواجہ حسن بصری قدس سرہٗ کا ارشادِ مبارک

۳۴۔۔۔ فرمایا جو شخص چاہتا ہو کہ اسے حوضِ کوثر سے بھر بھر کر جام پلائے جائیں، وُہ یوں درُود پاک پڑھے :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔ (نزہۃ المجالس صہ ۱۰۵ ج ۲)

سیّدی عبدالعزیز دبّاغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قولِ مُبارک

۳۵۔۔۔ سوال۔ جنّت صرف درُود پاک ہی سے کیوں وسیع ہوتی ہے ؟

جواب۔ اس لیے کہ جنّت نُورِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے پیدا شدہ ہے۔ (الابریز صہ ۵۵۴)

حضرت سیّد محمد اسماعیل شاہ کرمانوالے رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

۳۶۔۔۔ آپ درُود پاک کو اسمِ اعظم قرار دیتے تھے۔ (خزینہ کرم صہ ۶۹)

جیسے اسمِ اعظم سے سارے کام ہو جاتے ہیں، یوں ہی درُود پاک سے بھی سارے کے سارے کام خواہ وُہ دُنیاوی ہوں یا اخروی پُورے ہو جاتے ہیں۔

تُو ان کا بن کر تو دیکھ اور اگر تو ان سے بیگانہ رہے اور کہتا پھرے کہ میرا فلاں کام نہیں ہوا اور فلاں نہیں ہوا تو قصور تیرا اپنا ہے۔ (خفیر ابوسعید غفرلہٗ)

شیخ المشائخ سید محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

۳۷۔ دربارِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں: یا اللہ درُود بھیج اس ذات پر کہ جس پر درُود پاک پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں یا اللہ درُود بھیج اس ذاتِ گرامی پر کہ جس ذاتِ والاصفات پر درُود پاک پڑھنے سے اولیاء کرام کے درجے حاصل ہوتے ہیں، یا اللہ درُود بھیج اس حبیب پر کہ جس پر درُود پاک پڑھنے سے چھوٹوں پر بھی تیری رحمت نچھاور ہوتی ہے اور بڑوں پر بھی، یا اللہ درُود بھیج اس پیارے رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر کہ جس پر درُود پاک پڑھنے سے ہم اس جہان میں بھی ناز و نعمت میں رہیں اور اس جہاں میں بھی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

حضرت علامہ فاسی صاحب مطالع المسرات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی

۳۸۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے درُود پاک کو اپنی رضا اور اپنے قُرب حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے لہٰذا جو شخص جتنا درُود پاک زیادہ پڑھے گا اتنا ہی وہ رضا اور قُرب کا حقدار ہوگا اور زیادہ اس بات کا لائق ہوگا کہ اس کے سارے کام انجام پذیر ہوں اور اس کے گناہ بخش دیئے جائیں اور اس کی سیرت پاکیزہ ہو اور اس کا دل روشن ہو۔ (مطالع المسرات صـ۳)

خواجہ شیخ مظہر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

۳۹۔۔۔فرمایا بادشاہوں اور بڑے لوگوں کی عادت ہے کہ جو اُن کے دوستوں کی عزت و توقیر کرے اس کی عزت افزائی کرتے ہیں اس سے اظہارِ محبت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سارے بادشاہوں کا بادشاہ ہے وُہ اس وصفِ کمال کے زیادہ لائق ہے لہٰذا جو شخص اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم و عزت کرے ان سے محبت کرے ان پر دُرود پاک پڑھے تو وُہ اللہ تعالیٰ سے اس کے صلہ میں رحمت حاصل کرے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کے درجے اللہ تعالیٰ بلند کرے گا۔ (درۃ الناصحین ص۱۹۷)

مفسرِ قرآن حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

۴۰۔۔۔فرمایا بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ توبہ کرنے والے کو چاہیے کہ وُہ توبہ کے وقت عاجزی کرے اور حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود پاک پڑھے کیونکہ نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تو ہر نبی اور ہر ولی کے شفیع ہیں، اسی لیے سیدنا ابوالبشر آدم علیہ السلام نے بوقتِ توبہ اللہ تعالیٰ کے دربار اس کے حبیب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا وسیلہ پیش کیا تھا۔

(تفسیر روح البیان ص۲۹۵)

حضرت مولانا ملا معین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ کا قولِ مبارک

۴۱۔۔۔فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غنی اور غیر محتاج ہونے کے باوجود اپنے محبوب

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج رہا ہے لہٰذا مومنین کے لیے تو زیادہ درود پاک پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وہ محتاج بھی ہیں اور بے نیاز بھی نہیں ہیں صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔ (معارج النبوۃ ص ۳۱۲)

۴۲ ـــــ نیز ریاض الانس سے نقل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اُمت کے لیے شفیع بنایا ہے۔ حضور قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے اور آج اس دُنیا میں اُمت اپنے آقا پر درود پاک پڑھ کر آخرت میں حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شفاعت کی مستحق ہو رہی ہے لہٰذا درود پاک قبولیت شفاعت کا بیعانہ ہے جو کہ رب العٰلمین جل جلالہٗ کی بارگاہ میں جمع رہے گا۔ (معارج النبوۃ ص ۳۱۸)

مفسرِ قرآن امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی

۴۳ ـــــ فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے تاکہ رُوحِ انسانی جو کہ جبلی طور پر ضعیف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انوار کی تجلیات قبول کرنے کی استعداد حاصل کر لے۔ جس طرح آفتاب کی کرنیں مکان کے روشن دان سے اندر جھانکتی ہیں تو اس سے مکان کے در و دیوار روشن نہیں ہوتے لیکن اگر اس مکان کے اندر پانی کا طشت یا آئینہ رکھ دیا جائے اور آفتاب کی کرنیں اس پر پڑیں تو اس کے عکس سے مکان کی چھت اور در و دیوار چمک اُٹھتے ہیں یوں ہی اُمت کی روحیں اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ظلمت کدہ میں پڑی ہوئی ہیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے

رُوح انور سے جو کہ سُورج سے بھی روشن تر ہے اس کی نُورانی کرنوں سے روشنی حاصل کر کے اپنے باطن کو چمکا لیتی ہیں اور یہ استفادہ صرف درُود پاک سے ہوتا ہے اسی لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ اَولی النَّاس بی یَوم القیامۃ اکثرھُم علی صلوٰۃ۔ (معارج النبوۃ ص۲۱۸)

حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی مجددی قدس سرہٗ کا قول مبارک

۴۴۔۔۔ فرمایا کہ جاننا چاہیے کہ سب سے بڑھ کر سعادت اور بہترین عبادت سید دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود پاک پڑھنا ہے اس لیے کہ درُود پاک کی کثرت سے حبیبِ خُدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت غالب آ جاتی ہے جو کہ تمام سعادتوں کی سردار ہے اور اس کے ذریعہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی پاک درگاہ میں قبولیت حاصل کر لیتا ہے اور درُود پاک کی برکت سے سب سیئات حسنات سے تبدیل ہو جاتی ہیں۔ (مقاصد السالکین ص۵۳)

سیدنا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قولِ مُبارک

۴۵۔۔۔ فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں آتا کہ جس دن میں ستر ہزار فرشتے روضہ منورہ پر حاضری نہ دیتے ہوں۔ روزانہ ستر ہزار فرشتے دربارِ رسالت میں حاضری دیتے ہیں۔ اور روضۂ انور کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے نُورانی پروں کے ساتھ روضہ مطہرہ کو چھوتے ہیں اور درُود پاک پڑھتے رہتے ہیں جب شام ہوتی ہے تو وہ آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور ستر ہزار اور آجاتے ہیں۔ صبح ہوتی ہے تو وہ

پرواز کر جاتے ہیں اور دُوسرے ستر ہزار حاضر ہو جاتے ہیں اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں تشریف لائیں گے اور انہیں فرشتوں کے ساتھ میدانِ حشر کی طرف روانہ ہوں گے۔

مولای صل وسلم دائما ابداً　　　علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السّلام کا ارشادِ گرامی

۴۶ ــــ دونوں حضرات علیہما السلام فرماتے ہیں کہ ہم نے رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو فرماتے سُنا کہ جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو یوں پاک کر دیتا ہے جیسے کہ پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ (القول البدیع ص۱۳۳)

سیدنا امام شعرانی قدس سرّہٗ کا ارشادِ گرامی

۴۷ ــــ درُود پاک کی کثرت کی کم از کم مقدار کے متعلق فرمایا بعض علما کا قول ہے کہ کثرت کی کم از کم تعداد سات سو بار دن کو اور سات سو بار رات کو روزانہ اور بعض علماء نے فرمایا کثرت کی کم از کم مقدار تین سو پچاس بار دن کو اور تین سو پچاس بار رات کو روزانہ ہے۔ (افضل الصلوات ص۳۱)

۴۸ ــــ نیز فرمایا ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم درُود پاک کی اتنی کثرت کریں کہ ہم حالتِ بیداری میں سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حضور حاضر ہوں جیسے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حاضر ہوتے تھے اور ہم سرکار سے دینی امور

کے بارے میں اور ان احادیثِ مبارکہ کے بارے میں سوال کریں جن کو حفاظ نے ضعیف کہا ہے اور اگر ہمیں یہ حاضری نصیب نہ ہو تو ہم دُرُود پاک کی کثرت کرنے والوں سے شمار نہ ہوں گے۔ (افضل الصلوات صہ۱۳۱)

جیسے کہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہٗ بیداری کی حالت میں جاگتے ہوئے ۷۵ بار سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ باسعادت سے مشرف ہوئے، خود فرماتے ہیں کہ "میں اب تک بیداری کی حالت میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے ۷۵ بار نوازا گیا ہوں اور جن احادیثِ مُبارکہ کو محدّثین نے ضعیف کہا ہے میں اُن کے بارے میں رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لیا کرتا ہوں"۔ (میزان کبریٰ صہ۴۴)

۴۹ — نیز امام شعرانی نے فرمایا اے بھائی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستوں میں سے قریب تر راستہ ہے رسُولِ اکرم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دُرُود پاک پڑھنا لہٰذا جو شخص سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دُرُود پاک والی خاص خدمت نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ارادہ کرے تو وُہ محال کا طالب ہے یعنی یہ ناممکن ہے ایسے شخص کو حجابِ حضرت اندر داخل ہی نہیں ہونے دے گا اور ایسا شخص جاہل ہے، اسے دربارِ الٰہی کے آداب کا پتہ ہی نہیں، ایسے کی مثال اس کسان کی ہے جو بادشاہ کے ساتھ بلا واسطہ ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ (افضل الصلوات صہ۱۳۱)

۵۰ — نیز فرمایا اے میرے عزیز تجھ پر لازم ہے کہ تُو دُرُود پاک کی کثرت کرے، کیونکہ جو رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خدام ہوں گے

سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اکرام کی وجہ سے قیامت کے دن ان کے ساتھ دوزخ کے زبانیہ (فرشتے) کسی قسم کا تعرض نہیں کریں گے۔ (افضل الصلوات)

حشر میں ڈھونڈا ہی کریں ان کو قیامت کے سپاہی
پر وُہ کس کو ملے جو تیرے دامن میں چھپا ہو

۵۱۔۔۔ نیز فرمایا اے میرے عزیز اگر اعمال میں کوتاہی ہو مگر سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت حاصل ہو تو یہ زیادہ نافع ہے اس سے کہ اعمالِ صالحہ بہت ہوں لیکن سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت حاصل نہ ہو۔ (افضل الصلوات ص۳)

۵۲۔۔۔ شیخِ اکبر شیخ محی الدین ابنِ عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اہلِ محبت کو چاہیے کہ وُہ درُود پاک پڑھنے پر صبر و استقلال کے ساتھ ہمیشگی کریں، یہانتک کہ بجنت جاگیں اور وُہ جانِ جہاں خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرفِ زیارت سے نوازیں۔ ("نُورِ بصیرت" از میاں عبدالرشید، روزنامہ نوائے وقت)

۵۳۔۔۔ ڈاکٹر عبدالمجید ملک نے علامہ محمد اقبال سے دریافت کیا کہ آپ حکیم الاُمت کیسے بن گئے؟ تو علامہ اقبال نے بلاتوقف فرمایا یہ تو کوئی مشکل نہیں، آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الاُمت بن سکتے ہیں۔ ملک صاحب نے استعجاب سے پوچھا "وہ کیسے" تو علامہ اقبال نے فرمایا میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درُود شریف پڑھا ہے اگر آپ بھی اس نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی حکیم الاُمت بن سکتے ہیں۔

(روزنامہ نوائے وقت ۲۱ اپریل ۱۹۸۰ء)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

تیسرا باب

درود پاک کے متعلق واقعات

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم

وہ دانائے سُبل ختم الرُّسل مولائے کُل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیِ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وُہی اوّل وُہی آخر
وُہی قرآں وُہی فرقاں وُہی یٰسیں وُہی طٰہٰ

لا إله إلا الله
محمد رسول الله

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ
اِلَّا
رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ
اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ
کلام شیخ سعدی

واقعات

دُنیوی مصیبتوں اور پریشانیوں کا دفیعہ دُرود پاک سے

ا۔۔۔ کسی شخص نے کسی دوست سے تین ہزار دینار قرض لیا اور واپسی کی تاریخ مقرر ہوگئی۔ مگر ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔ اُس شخص کا کاروبار معطل ہوگیا اور وُہ بالکل کنگال ہو کر رہ گیا۔

قرض خواہ نے تاریخِ مقررہ پر پہنچ کر قرضہ کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اُس مقروض نے معذرت چاہی کہ بھائی میں مجبُور ہوں میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ قرض خواہ نے قاضی کے ہاں دعویٰ دائر کر دیا۔ قاضی صاحب نے اُس مقروض کو طلب کیا اور سماعت کے بعد اُس مقروض کو ایک ماہ کی مہلت دی اور فرمایا کہ اِس قرضہ کی واپسی کا انتظام کرو۔ مقروض عدالت سے باہر آیا اور سوچنے لگا کہ کیا کروں (ممکن ہے کہ اُس نے کہیں سے یہ پڑھا ہو یا علمائے کرام سے یہ سُنا ہو کہ رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشادِ گرامی ہے، جس بندے پر کوئی مصیبت کوئی پریشانی آجائے تو وُہ مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرے کیونکہ درُود پاک مصیبتوں پریشانیوں کو لے جاتا ہے اور رزق بڑھاتا ہے) الحاصل اُس نے عاجزی اور زاری کے ساتھ مسجد کے گوشے میں بیٹھ کر درُود پاک پڑھنا شروع کر دیا جب ستائیس دن گزر گئے تو اُسے رات کو ایک خواب دکھائی دیا، کوئی کہنے والا کہتا ہے

اے بندے! تو پریشان نہ ہو، **اللّٰہ** تعالیٰ کارساز ہے تیرا قرض ادا ہو جائے گا۔ تو علی بن عیسیٰ وزیرِ سلطنت کے پاس جا اور جا کر اُسے کہہ دے کہ قرضہ ادا کرنے کے لیے مجھے تین ہزار دینار دیدے۔

فرمایا جب میں بیدار ہوا تو بڑا خوشحال تھا۔ پریشانی ختم ہو چکی تھی لیکن یہ خیال آیا کہ اگر وزیر صاحب کوئی دلیل یا نشانی طلب کریں تو میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ دُوسری رات ہوئی جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اٹھی۔ مجھے آقائے دوجہاں، رحمتِ دوعالم شفیعِ اعظم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا دیدار نصیب ہوا حضُور صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے بھی علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جانے کا ارشاد فرمایا، جب آنکھ کھُلی تو خوشی کی انتہا نہ تھی۔ تیسری رات پھر اُمّت کے والی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لاتے ہیں اور پھر حکم فرماتے ہیں کہ وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اُسے یہ فرمان سُنادو۔ عرض کیا یا رسُول اللّٰہ (صلی اللّٰہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم)! (فداک ابی وامی) میں کوئی دلیل یا علامت چاہتا ہوں جو کہ اس ارشاد کی صداقت کی دلیل ہو۔ یہ سُن کر حضُور صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے میری عرض کی تحسین فرمائی اور فرمایا کہ اگر وزیر تجھ سے کوئی علامت دریافت کرے تو کہہ دینا اس کی سچائی کی علامت یہ ہے کہ آپ نمازِ فجر کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار بار درُود پاک کا تحفہ دربارِ رسالت میں پیش کرتے ہو جسے **اللّٰہ** تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

یہ فرما کر سیّدِ دوعالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لے گئے۔ میں بیدار ہوا، نمازِ فجر کے بعد مسجد سے باہر قدم رکھا اور آج مہینہ پورا ہو چکا تھا میں وزیر صاحب

کی رہائش گاہ پر پہنچا اور وزیر صاحب سے سارا قصّہ کہہ سُنایا جب وزیر صاحب نے کوئی دلیل طلب کی اور میں نے حضور محبوبِ کبریا صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشاد سنایا تو وزیر صاحب خوشی اور مسرّت سے چمک اُٹھے اور فرمایا، "مرحبا! برسُولِ اللّٰہ حقًا" اور پھر وزیر صاحب اندر گئے اور نو ہزار دینار لے کر آ گئے۔ اُن میں سے تین ہزار گن کر میری جھولی میں ڈال دیے اور فرمایا یہ تین ہزار قرضہ کی ادائیگی کے لیے اور پھر تین ہزار اور دیے کہ یہ تیرے بال بچّے کا خرچ اور پھر تین ہزار اور دیے اور فرمایا یہ تیرے کاروبار کے لیے، اور ساتھ ہی وداع کرتے وقت قسم دے کر کہا اے بھائی! تو میرا دینی اور ایمانی بھائی ہے خُدارا یہ تعلق محبت نہ توڑنا اور جب بھی آپ کو کوئی کام، کوئی حاجت درپیش ہو، بلا روک ٹوک آجانا میں آپ کے کام دل وجان سے کیا کروں گا۔ فرمایا کہ میں وُہ رقم لے کر سیدھا قاضی صاحب کی عدالت میں پہنچ گیا اور جب فریقین کو بلاوا ہوا تو میں قاضی صاحب کے ہاں پہنچا اور دیکھا کہ قرض خواہ مبہوت کھڑا ہے۔

میں نے تین ہزار دینار گن کر قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیے، اب قاضی صاحب نے سوال کر دیا کہ بتا تُو یہ اتنی دولت کہاں سے لے آیا ہے؟ حالانکہ تُو مفلس اور کنگال تھا۔ میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ قاضی صاحب یہ سُن کر خاموشی سے اُٹھ کر گھر گئے اور گھر سے تین ہزار دینار لے کر آ گئے اور فرمایا ساری برکتیں وزیر صاحب ہی کیوں لوٹ لیں، میں بھی اُسی سرکار کا غلام ہوں، تیرا یہ قرضہ میں ادا کرتا ہوں جب صاحبِ دَین (قرضے والے) نے یہ ماجرا دیکھا تو وُہ بولا کہ ساری رحمتیں تم لوگ ہی کیوں سمیٹ لو، میں بھی انکی رحمت

کا حقدار ہوں، یہ کہہ کر اُس نے تحریر کر دیا کہ میں نے اِس کا قرض اللہ جل جلالہٗ و رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے معاف کر دیا۔ اور پھر مقروض نے قاضی صاحب سے کہا آپ کا شکریہ! لیجیے اپنی رقم سنبھال لیجیے! تو قاضی صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسُول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کی محبت میں جو دینار لایا ہوں وُہ واپس لینے کو ہرگز تیار نہیں ہوں، یہ آپ کے ہیں آپ لے جائیں۔

تو میں بارہ ہزار دینار لے کر گھر آ گیا اور قرضہ بھی معاف ہو گیا۔ یہ برکت ساری کی ساری درُود پاک کی ہے۔ (جذب القلوب ص۲۶۳ بہ تصرّف)

مشکل جو سر پہ آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام، تجھ پر درُود اور سلام

۲۔۔۔ ایک شخص کے ذمّہ پانچ صد درہم قرضہ تھا، مگر حالات ایسے تھے کہ وُہ قرضہ ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اس کو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا عالمِ رویا میں دیدار نصیب ہوا۔ اس نے اپنی پریشانی کی شکایت کی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے اُمتی کی پریشانی کی کہانی سُن کر فرمایا، تم ابوالحسن کیسائی کے پاس جاؤ اور میری طرف سے اُسے کہو کہ وُہ تمہیں پانچ سو درہم دے وُہ نیشاپور میں ایک سخی مرد ہے۔ ہر سال دس ہزار غریبوں کو کپڑے دیتا ہے اور اگر وُہ کوئی نشانی طلب کرے تو کہہ دینا کہ تم ہر روز دربارِ رسالت میں سو بار درُود پاک کا تحفہ حاضر کرتے ہو، مگر کل تم نے درُود پاک نہیں پڑھا۔

وُہ شخص بیدار ہوا اور ابوالحسن کیسائی کے پاس پہنچ گیا اور اپنا حالِ زار بیان

کیا مگر اُس نے کچھ توجہ نہ دی پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا پیغام دیا تو اس نے نشانی طلب کی اور جب نشانی بیان کی تو ابوالحسن سُنتے ہی تخت سے زمین پر کود پڑا ، اور دربارِ الٰہی میں سجدہ شکر ادا کیا اور پھر کہا اے بھائی یہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک راز تھا۔ کوئی دُوسرا اِس راز سے واقف نہ تھا۔ واقعی کل میں دُرود پاک پڑھنے سے محروم رہا تھا۔

پھر ابوالحسن کیسائی نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ اسے پانچ سو کے بجائے دوہزار پانچ سو درہم دے دو۔ اور ابوالحسن کیسائی نے عرض کیا اے بھائی یہ ہزار درہم آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی طرف سے پیغام اور بشارت لانے کا شکرانہ ہے اور یہ ہزار درہم آپ کے یہاں قدم رنجہ فرمانے کا شکرانہ ہے اور پانچ سو درہم سرکار کے حکم کی تعمیل ہے۔ اور مزید کہا کہ آپ کو آئندہ کوئی ضرورت درپیش ہو تو میرے پاس تشریف لایا کریں۔ (معارج النبوۃ ص ۲۲۹ جلد اوّل)

۳۔۔۔ ایک مولوی صاحب نے ایک شخص کو بطور وظیفہ روزانہ پڑھنے کے لیے دُرود پاک بتا دیا اور ساتھ ہی کچھ فوائد دُرود پاک کے سُنا دیے۔

وُہ شخص بڑے شوق و ذوق سے دن رات دُرود پاک پڑھتا رہا، اور ایسا اس میں محو ہوا کہ دُنیا کے کام چھوٹ گئے اُس کی بیوی فاجرہ تھی جب کبھی خاوند کو دیکھتی تو اُسکے مُنہ سے دُرود پاک کا وِرد جاری رہتا اُسے بے حد ناگوار معلوم ہوتا۔ ایک دن وُہ عورت بولی اے بدبخت! کیا تم ہر وقت صلِّ علیٰ محمد کہتے رہتے ہو اس کو چھوڑ دو اور مرد بنو! کچھ کما کر لاؤ، مگر اس کا خاوند باوجود ایسی طعن و تشنیع کے دُرود پاک کا وِرد نہ چھوڑتا تھا۔ اتفاق سے وُہ شخص کسی مہاجن

کا مقروض تھا۔ اُس نے مطالبہ کیا یہ نہ دے سکا۔ مہاجن نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔

اب اس کی عورت کو اور بھی موقع مل گیا خوب زبان درازی کی اور خاوند کو بُرا بھلا کہا، وُہ مردِ صالح تنگ آکر آدھی رات کو اُٹھا اور دربارِ الٰہی میں نہایت ہی زاری کی اور عاجزی سے عرض کی یا اللہ! تو سب کچھ جانتا ہے میں بیوی اور مہاجن سے لاچار ہو گیا ہوں، تُو بے سہاروں کا سہارا ہے تُو حاجت مندوں کا حاجت روا ہے۔ دریائے رحمت جوش میں آیا اور اس مردِ صالح پر اللہ تعالےٰ نے نیند مسلط کر دی اور اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین وجمیل پاکیزہ صُورت سامنے آئے اور نہایت شیریں زبان سے گویا ہوئے، اے پیارے! کیوں اتنے بے قرار ہو؟ گھبراؤ نہیں! تمہارا کام بن جائے گا۔ میں خود تمہارا مددگار ہوں۔ اس مردِ صالح نے عرض کی کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا میں وہی ہوں جن پر تُو دُرود پاک پڑھتا رہتا ہے۔"

یہ سُن کر بہت خوش ہوا اور دِل کی ساری کی ساری بیقراری دُور ہو گئی، اور پھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا گھبرانے کی ضرورت نہیں، تم صبح وزیرِ اعظم کے پاس جانا اور اُس کو وظیفہ کی مقبولیت کی خوشخبری سُنانا۔ جب وُہ مردِ درویش بیدار ہوا اور صبح کو اپنے ٹوٹے پھوٹے لباس کے ساتھ وزیرِ اعظم کی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوا۔ دروازہ پر جاکر دربانوں سے کہا میں وزیر صاحب سے ملنا چاہتا ہوں، دربان اُس کی حیثیت اور لباس دیکھ کر مُسکرا دیے اور کہا کیا آپ وزیرِ اعظم کے ساتھ ملاقات کرنے کے قابل ہیں؟ چلو یہاں سے بھاگو!

لیکن اِن دربانوں میں ایک رحم دل بھی تھا، اس کو رحم آگیا اور کہا بھائی! ٹھہر جا، میں وزیر صاحب سے عرض کرتا ہوں اگر اجازت ہوگئی تو ملاقات کرلینا جب وزیر صاحب سے ماجرا بیان کیا گیا تو انہوں نے کہا اس آدمی کو بلالو جب وُہ وزیر کے ہاں پہنچا تو وزیر کے استفسار پر سارا واقعہ بیان کر دیا۔ وزیرِ اعظم وظیفہ کی خوشخبری سُن کر بہت خوش ہوا اور اسے بجائے ایک سو کے تین سو روپے دے کر رخصت کیا۔

جب وُہ مردِ صالح روپے لے کر گھر پہنچا اور بیوی کو دیا تو وُہ بھی خوش ہوگئی۔ بیوی کو روپے دینے کے بعد وُہ اپنے کام (دُرود پاک پڑھنے) میں مشغول ہوگیا۔ جب مقدمہ کی تاریخ آئی تو وُہ سَو روپیہ لے کر عدالت میں جا پہنچا اور حاکم کے سامنے رکھ دیا۔ قرضخواہ مہاجن وُہ روپیہ دیکھ کر حاکم سے کہنے لگا جناب! یہ روپیہ کہیں سے چوری کر کے لایا ہے کیونکہ اس کے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ سُن کر حاکم نے پُوچھا بتاؤ! یہ روپیہ کہاں سے لیا ہے؟ ورنہ قید کر لیے جاؤ گے۔ اس نے کہا یہ بات وزیرِ اعظم سے معلوم کرو کہ میرے پاس روپیہ کہاں سے آیا ہے۔

حاکم نے وزیرِ اعظم کی خدمت میں خط لکھا، وزیر صاحب نے خط پڑھ کر جواب لکھا "جج صاحب خبردار! خبردار! اگر اس بندے کے ساتھ ذرا بھی بے ادبی کرو گے تو معزول کر دیے جاؤ گے۔ جج یہ جواب پڑھ کر خوفزدہ ہوگیا اور اس مردِ صالح کو اپنی کُرسی پر بٹھایا اور بڑی خاطر داری کی اور جو سَو روپیہ اس مردِ صالح نے دیا تھا وُہ واپس کر کے مہاجن کو اپنی طرف سے سَو روپیہ دے دیا۔

مہاجن نے جب یہ منظر دیکھا تو خیال کیا کہ جب وزیرِ اعظم اور حاکم بھی اس

کے ھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا بھی اس کے ساتھ ہے ۔ اُس نے وُہ سو روپیہ واپس دے دیا ۔ معلوم ہوا کہ درُود پاک دونوں جہان کی مُرادیں پوری کرتا ہے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ۔ ؎

ہر کہ سازد وِردِ جاں صلِّ علیٰ !

حاجتِ دارین او گردد روا !

جس نے صلِّ علیٰ کو ورِدِ جاں بنالیا اس کی دونوں جہان کی حاجتیں پوری ہوں گی ۔ (وعظ بے نظیر ص۲۵)

سبق : اِن تینوں واقعات سے اور آئندہ کے واقعات سے یہ روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی عطا سے ہر اُمتی کو جانتے ھیں اور اُن کی پریشانیوں سے بھی واقف ہیں اور یہی عقیدہ اکابرِ اہلِ سُنّت وجماعت کا ہے ۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ "تفسیر عزیزی" میں آیتِ مُبارکہ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمہارے رسُول تم پر قیامت کے دن بدیں وجہ گواہی دیں گے کہ وُہ نُورِ نبوت سے ہر مومن کے رتبے کو جانتے ھیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے ؟ اور یہ بھی جانتے ھیں کہ میرے فلاں اُمتی کی ترقی میں کیا چیز رکاوٹ بنی ہوتی ہے ؟

الحاصل رسُول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں اور وُہ تمہارے اچھے بُرے عملوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے اخلاص ونفاق کو بھی جانتے ہیں ۔

(تفسیر عزیزی ص۶۱۸ سورۃ بقرہ)

بلکہ سرورِ دو عالم نورِ مجسم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے ساری دُنیا میرے سامنے کردی ہے اور میں دُنیا کی طرف اور جو کچھ قیامت کے دن تک اِس میں ہونے والا ہے سب کچھ دیکھ رہا ہوں جیسے کہ میں اپنے ہاتھ کی اِس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ (اس حدیثِ مُبارکہ کو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کیا ہے)۔ (مواہب لدنیہ و شرحہ للزرقانی صفحہ ۲۱۴ جلد ۷)

نیز صاحبِ تفسیر "رُوح المعانی" رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں آیتِ مُبارکہ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے، اے پیارے نبی! ہم نے آپ کی اُمت پر آپ کو شاہد بنایا ہے کہ آپ اُن کے احوال کی نگرانی فرماتے ہیں اور اُن کے عملوں کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور آپ کی اُمت سے تصدیق و تکذیب یا ہدایت و گمراہی جو کچھ صادر ہوتا ہے آپ اس کے بھی گواہ ہیں۔ (تفسیر رُوح المعانی صفحہ ۴۵، جز ۲۲)

(مزید اس مسئلہ کی تفصیل درکار ہو تو فقیر کا رسالہ "الیواقیت والجواہر" کا مطالعہ کریں)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقائدِ اہلسنت وجماعت پر قائم رکھے اور اسی پر خاتمہ بالخیر ہو!۔

۴ ـــ حضرت ابو عبداللہ رصاع اپنی کتاب تحفہ میں لکھتے ہیں کہ بغداد میں ایک شخص فقیر حاجتمند عیال دار، صابر و عابد رہتا تھا ایک دن وُہ رات کو نماز کے لیے اُٹھا تو اُس کے بچے بھوک کی وجہ سے رو رہے تھے، جب وُہ نماز سے فارغ ہوا تو اُس نے بچوں اور بیوی کو بُلایا اور کہا بیٹھو اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھو اور دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کیسے درود پاک

کی برکت سے ہمیں غنی کرتا ہے اپنے فضل وجود اور احسان سے۔
لہٰذا وُہ سب بیٹھ گئے اور دُرود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ دُرود پاک پڑھتے پڑھتے بچے تو سو گئے، اور اللّٰہ تعالیٰ نے اُس مردِ صالح پر بھی نیند طاری کر دی جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اُٹھی۔ اور وُہ شاہِ کونین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دیدار کی دولت سے مشرّف ہوا۔ اور آقائے دوجہاں صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے تسلّی دی اور فرمایا جب اللّٰہ تعالیٰ کے حکم سے صبح ہو گی تو اے پیارے اُمتی! تجھے فلاں مجوسی کے گھر جانا ہو گا اور اسے میرا سلام کہنا، نیز یہ کہنا کہ تیرے حق میں جو دُعا ہے وُہ قبول ہو چکی ہے اور تجھے اللّٰہ تعالیٰ کے رسُول فرماتے ہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ کے دیئے میں سے مجھے (یعنی قاصد کو) دے۔
یہ فرما کر رسُولِ اکرم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لے گئے اور وُہ مردِ صالح بیدار ہوا تو مسرّت وشادمانی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی، لیکن اُس نے دل میں سوچا کہ جس نے خواب میں حضُور صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو دیکھا اُس نے الحق حضُور (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کو ہی دیکھا۔ کیونکہ شیطان (العیاذ باللّٰہ) حضُور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی شکل میں نہیں آسکتا۔ اور پھر یہ بھی محال ہے کہ حضور علیہ السّلام مجھے ایک آگ کے پُجاری مجوسی کی طرف بھیجیں، اور پھر اُس کو سلام بھی فرمائیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر سو گیا تو پھر قسمت کا ستارہ چمکا، پھر نبی اکرم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے وہی حُکم دیا۔
جب صبح ہوئی تو مجوسی کے گھر پوچھتا ہوا پہنچ گیا۔ مجوسی کا گھر تلاش کرنے میں کوئی دشواری نہ ہوئی کیونکہ وُہ بہت مالدار تھا اُس کا کاروبار وسیع تھا

جب مجوسی کے سامنے ہوا تو چونکہ مجوسی کے کارندے کافی تھے، اُس نے اسے اجنبی دیکھ کر پوچھا، کیا آپ کو کوئی کام ہے؟ اُس مردِ صالح نے فرمایا" وُہ میرے تیرے درمیان علیحدگی کی بات ہے۔

اُس نے نوکروں، غلاموں کو حکم دیا کہ وُہ باہر چلے جائیں۔ جب تخلیہ ہو گیا تو مردِ صالح نے کہا تجھے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سلام فرمایا ہے۔ یہ سُن کر مجوسی نے سوال کیا، کون تمہارا نبی ہے؟ فرمایا **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ سُن کر مجوسی نے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میں مجوسی ہوں اور میں اُن کے لائے ہوئے دین کو نہیں مانتا۔ اِس پر اُس مردِ صالح نے فرمایا میں جانتا ہوں، لیکن میں نے دو بار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے اور مجھے اسی بات کی تاکید فرمائی ہے۔ یہ سُن کر مجوسی نے **اللہ** تعالیٰ کی قسم دلائی کہ کیا واقعی تجھے تمہارے نبی نے بھیجا ہے۔ اس نے کہا **اللہ** تعالیٰ شاھد ہے۔ اور مجھے یہی فرمایا ہے۔

پھر مجوسی نے پوچھا، "اور کیا کہا ہے؟ اس نیک مرد نے کہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مزید یہ فرمایا ہے کہ تُو **اللہ** تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں سے مجھے کچھ دے اور یہ کہ تیرے حق میں دُعا قبول ہے۔ اِس مجوسی نے پوچھا تجھے معلوم ہے کہ وُہ کونسی دُعا ہے؟ اس نے جواباً فرمایا مجھے علم نہیں، پھر مجوسی نے کہا میرے ساتھ اندر آ، میں تجھے بتاؤں وُہ کونسی دُعا ہے۔ جب میں اندر گیا اور بیٹھے تو مجوسی نے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں اور اُس نے ہاتھ پکڑ کر کہا۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
صلی اللہ علیہ وسلم۔

اِسلام قبول کر لینے کے بعد اس نے اپنے ہم نشینوں کو کارندوں کو بُلایا اور فرمایا "سُن لو! میں گمراہی میں تھا اللّٰہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہے میں نے ہدایت قبول کر لی اور میں نے تصدیق کی اور میں ایمان لایا ہوں اللّٰہ تعالیٰ سُبحانہٗ پر اور اُس کے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر۔

لہٰذا تم میں سے جو ایمان لے آئے تو اُس کے پاس جو میرا مال ہے وہ اس پر حلال ہے۔ اور جو ایمان نہ لائے وُہ میرا مال ابھی واپس کر دے اور آئندہ نہ وُہ مجھے دیکھے نہ میں اسے دیکھوں۔ تو چونکہ اُس کے مال سے کافی مخلوق تجارت کرتی تھی، اِس کے اعلان سے اکثر اُن میں سے ایمان لے آئے اور جو ایمان نہ لائے، وُہ اُس کا مال واپس کر کے چلے گئے پھر اُس نے اپنے بیٹے کو بُلایا اور فرمایا بیٹا! "میں نے اِسلام قبول کر لیا ہے، لہٰذا اگر تُو بھی اسلام قبول کر لے تو تُو میرا بیٹا اور میں تیرا باپ ہوں ورنہ آج سے نہ تُو میرا بیٹا اور نہ میں تیرا باپ"!

یہ سُن کر بیٹے نے کہا ابّا جان! جو آپ نے راستہ اختیار کیا ہے میں اس کی مخالفت ہرگز نہیں کروں گا۔ لیجیے سُن لیجیے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

پھر اُس نے اپنی بیٹی کو بُلایا جو کہ اپنے ہی بھائی کے ساتھ شادی شدہ تھی اور یہ مجوسیوں کے مذہب کے مطابق تھا۔ اُس نے اپنی بیٹی سے بھی وہی کچھ کہا جو اپنے بیٹے سے کہا تھا۔ یہ سُن کر بیٹی نے کہا مجھے قسم ہے خُدا کی! میری شادی کے دن سے آج تک اپنے بھائی کے ساتھ ملاپ نہیں ہوا بلکہ مجھے سخت نفرت

صلی اللہ علی حبیبنا محمد وآلہ وسلم

رہی ہے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

یہ سُن کر باپ بہت خوش ہوا۔ پھر اُس نے مردِ صالح سے کہا، کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو وُہ دُعا بتاؤں جس کی قبولیت کی خوشخبری آپ لائے ہیں اور وُہ کیا چیز ہے جس نے رسُول اکرم، نبیِ محترم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو مُجھ سے راضی کیا ہے؟ مردِ صالح نے فرمایا ہاں! ضرور بتائیں!

اُس نے کہا جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے عام دعوت کی تھی۔ سب لوگوں کو کھانا کھلاتا رہا حتّٰی کہ کیا شہری کیا دیہاتی سب کھا گئے۔ جب سب کھا کر فارغ ہو کر چلے گئے تو چونکہ میں تھک کر چُور ہو چکا تھا، میں نے مکان کی چھت پر بستر لگوایا تاکہ آرام کروں، اور میرے پڑوس میں ایک سیدزادی جو کہ سیدنا امام حسن رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہے۔ اور اس کی چھوٹی چھوٹی بچیاں رہتی تھیں۔ جب میں اُوپر لیٹا تو میں نے ایک صاحبزادی سے سُنا وُہ اپنی والدہ محترمہ سے کہہ رہی تھیں: امّی جان! آپ نے دیکھا کہ ہمارے پڑوسی مجوسی نے کیا کیا ہے؟ ہمارا اُس نے دل دُکھایا ہے۔ سب کو کھلایا مگر ہمیں اُس نے پُوچھا تک نہیں ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ اسے ہماری طرف اچھی جزا دے۔

جب میں نے اُس شہزادی سے یہ بات سُنی تو میرا دل پھٹ گیا، اور سخت کوفت ہوئی، ہائے! میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں جلدی سے نیچے اُترا اور پُوچھا کہ یہ کتنی شاہزادیاں ہیں، تو مجھے بتایا گیا کہ تین شہزادیاں ہیں اور ایک ان کی والدہ محترمہ ہے۔

میں نے کھانا چُنا اور چار بہترین جوڑے کپڑوں کے لیے اور کچھ نقدی رکھ کر نوکرانی کے ہاتھ اُن کے گھر بھیجا اور خود میں دوبارہ مکان کی چھت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ جب وُہ چیزیں جو میں نے حاضر کی تھیں ان کے ہاں پہنچیں تو وُہ بہت خوش ہوئیں اور شہزادیوں نے کہا "امّی جان! ہم کیسے یہ کھانا کھالیں حالانکہ بھیجنے والا مجوسی ہے"۔ یہ سُن کر اُن شہزادیوں کی والدہ محترمہ نے فرمایا بیٹی! یہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے اُس نے بھیجا ہے۔ تو شہزادیوں نے کہا ہمارا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ ہمارا مطلب ہے کہ ہم اس کھانے کو ہرگز نہیں کھاسکتیں جب تک وُہ مجوسی ہے۔ پہلے اُس کے لیے اپنے نانا جان کی شفاعت سے اس کے مُسلمان ہونے اور اس کے جنّتی ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں۔

اُن شہزادیوں نے دُعا کرنا شروع کی اور اُن کی والدہ محترمہ آمین کہتی رہیں لہٰذا یہ وُہ دُعا ہے جس کی قبولیت کی بشارت حبیبِ خُدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے تیرے ہاتھ بھیجی ہے۔ اور اب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حکم کی تعمیل یوں کرتا ہوں کہ جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے ساری جائیداد میں سے نصف ان لڑکے لڑکی کو دی تھی، اور نصف میں نے رکھا تھا اور اب چونکہ ہم سب مُسلمان ہوگئے ہیں اور اس مُبارک اسلام نے دونوں (بہن بھائی) کے درمیان جُدائی کردی ہے، اب وُہ مال جو ان کو دیا تھا وُہ آپ کا ہے آپ لے جائیں۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۵)

سبق: اس واقعہ سے یہ سبق ملا کہ سادات کرام کی خدمت کرنے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم راضی ہوتے ہیں

اور اس کے عوض جنت اور شفاعت نصیب ہوتی ہے۔ اور یہ کہ نبی اکرم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی اُمت کے ہر فرد سے باذن اللہ واقف ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم۔

تنبیہ : سوال : حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعتِ مطہرہ کا قانون ہے کہ غیر مسلم کو سلام مت کہو تو خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس مجوسی کو کیوں سلام فرمایا تھا؟

جواب : ہم اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم باذنِ اللہ دلوں کے احوال جانتے ہیں لہٰذا ہمارے عقیدہ پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے نبی تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی عطا سے اُس مجوسی کے دل میں ایمان دیکھ لیا تھا۔ اور اُس کے ایمان کی بنا پر اُسے سلام بھیجدیا۔

مگر جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دلوں کے حالات کا علم نہیں ہے۔ ان پر یہ وزنی اعتراض ہے کہ ان کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم حکمِ شرع کی خلاف ورزی کرنے پر (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ احفظنا من تفوہ مثل ھٰذا القول الخبیث و وفقنا لتمسك مسلك اھل السُنّة والجماعة واحشرنا معھم۔

۵ ــــ مستری بابا نور محمد سوڈیوال والے بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ

گیا وہاں ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میرے پاس سے خرچہ ختم ہو گیا، کوئی روپیہ پیسہ نہ تھا میں مزدوری کے لیے نکلا تو مجھے کوئی کام نہ ملا، یوں ہی تین دن گزر گئے ایک دن میں نے حرم شریف میں بیٹھ کر صبح صبح درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اچانک مجھے اونگھ آگئی۔

جب طبیعت سنبھلی تو دیکھا میرے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا اور مجھے کہہ رہا تھا میرے سر میں درد ہے مجھے دَم کر دو۔ میں نے اسے دَم کیا اور وُہ مجھے بیس ریال دے کر چلا گیا۔ اس کے بعد وُہ ہر سوموار کو آتا، دَم کراتا اور مجھے دس ریال دے کر چلا جاتا۔ اُس وقت مجھے حضرت صاحب کا ارشاد مُبارک یاد آیا کہ درُود پاک پڑھنے سے تمام مشکلات ختم ہو جاتی ہیں۔ (خزینہ کرم ص۲۵۴)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی حَبِیْبِكَ الْمُصْطَفٰی وَنَبِیِّكَ الْمُجْتَبٰی وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ کُلَّمَا ذَکَرَكَ وَذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِكَ وَذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ

۶ــــ حضرت قاضی شرف الدین بازری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "توثیق عری الایمان" میں حضرت شیخ محمد بن موسیٰ ابن نعمان کا واقعہ نقل فرمایا ہے، شیخ ابن نعمان نے فرمایا ۶۳۷ھ میں ہم حج سے واپس آ رہے تھے قافلہ رواں دواں تھا کہ مجھے راستہ میں حاجت پیش آئی اور میں اپنی سواری سے اُترا، پھر مجھ پر نیند غالب ہو گئی اور میں سو گیا۔ اور بیدار اس وقت ہوا جب سُورج غروب ہونے کو تھا۔ میں نے بیدار ہو کر دیکھا کہ میں غیر آباد جنگل میں ہوں۔ میں بڑا خوف زدہ ہوا، اور ایک طرف کو چل دیا، لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ

کس طرف جانا ہے؟ اور اُدھر رات کی تاریکی چھا گئی۔ مجھ پر اور زیادہ خوف اور وحشت طاری ہوئی۔ پھر مصیبت پر مصیبت یہ کہ پیاس کی شدت تھی اور پانی کا نام و نشان تک نہ تھا، گویا میں ہلاکت کے کنارے پہنچ چکا تھا اور موت کا منہ دیکھ رہا تھا۔

زندگی سے نا اُمید ہو کر رات کی تاریکی میں یُوں ندا دی:

"یَا مُحَمَّدَاہُ! یَا مُحَمَّدَاہُ! اَنَا مُسْتَغِیْثٌ بِكَ

یارسُول اللہ! یا حبیب اللہ! میں آپ سے فریاد کرتا ہوں میری فریاد رسی کیجیے!

میں نے ابھی یہ کلام پُورا بھی نہ کیا تھا کہ میں نے آواز سُنی "اِدھر آؤ"! میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں، انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ بس اُن کا میرے ہاتھ کو تھامنا تھا کہ نہ تو کوئی تھکاوٹ رہی نہ پریشانی اور نہ پیاس، مجھے اُن سے اُنس سا ہو گیا، پھر وُہ مجھے لے کر چلے، چند قدم چلے تھے کہ سامنے وہی حاجیوں کا قافلہ جا رہا تھا اور امیرِ قافلہ نے آگ روشن کی ہوئی تھی، اور وُہ قافلہ والوں کو آواز دے رہا تھا۔

اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری سواری میرے سامنے کھڑی ہے۔ میں مارے خوشی کے پکار اُٹھا اور اُن بزرگ نے فرمایا "یہ تیری سواری ہے" اور مجھے اُٹھا کر سواری پر بٹھا کر چھوڑ دیا۔ اور وُہ واپس ہونے پر فرمانے لگے "جو ہمیں طلب کرے اور ہم سے فریاد کرے ہم اُسے نامُراد نہیں چھوڑتے۔" اُس وقت مجھے پتہ چلا کہ یہی تو حبیبِ خدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں۔ یہی تو اُمت کے

والی اور اُمت کے غمخوار ھیں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) اور جب سرکار واپس تشریف لے جارہے تھے تو اُس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ رات کی تاریکی میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے انوار چمک رہے تھے' پھر مجھے سخت کوفت ہوئی کہ ہائے قسمت! میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی دست بوسی کیوں نہ کی؟ ہائے میں کیوں آپ کے قدموں سے لپٹ گیا! (نزہۃ الناظرین ص)

۷۔۔۔ کتاب مصباح الظلام میں ہے کہ حضرت ابو حفص حداد رضی اللہ عنہ، فرماتے ھیں میں مدینہ منورہ حاضر ہوا، ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا بھوک انتہا کو پہنچ چکی تھی، یوں ہی پندرہ دن گزر گئے۔

جب میں زیادہ ہی نڈھال ہوگیا تو میں نے اپنا پیٹ روضۂ اقدس کے ساتھ لگا دیا اور کثرت سے درود پاک پڑھا اور عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) اپنے مہمان کو کچھ کھلائیے، بھوک نے نڈھال کر دیا ہے۔ وھیں پر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نیند غالب کر دی اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ سیدنا صدیقِ اکبر حضور علیہ السلام کے دائیں جانب اور فاروقِ اعظم بائیں جانب ہیں اور حیدر کرار سامنے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

مجھے مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلایا اور فرمایا "اُٹھ! سرکار تشریف لائے ہیں"۔ میں اٹھا اور دست بوسی کی۔ آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے روٹی عنایت فرمائی، میں نے آدھی کھائی تو آنکھ کھل گئی، میں بیدار ہوا تو آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔ (سعادۃ الدارین ص، نزہۃ الناظرین ص)

صلی اللہ تعالیٰ حبیبہ المصطفیٰ ورسولہ المجتبیٰ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم۔

(ان دونوں واقعات کو فقیر نے یکجا کر کے بیان کر دیا ہے)

۸۔۔۔ حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ شورِ دریا میں بحری جہاز پر سوار ہوا۔ اچانک طوفان آگیا اقلابیہ کی آندھی چل گئی اور یہ ایسا طوفان تھا کہ اس کی زد میں آنے والا شاید ہی بچا ہو۔

پریشانی حد سے بڑھ گئی۔ جہاز والے زندگی سے نا اُمید ہو گئے۔ میری آنکھ لگ گئی، آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اُٹھی، میں زیارتِ جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے سرفراز ہوا۔ اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرما رہے ہیں "اے میرے اُمتی! پریشان نہ ہو، جہاز پر سوار لوگوں کو کہدے کہ وُہ ہزار مرتبہ درُودِ نجاتی پڑھیں۔ یہ فرمان سُنتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔

میں نے جہاز والوں سے کہا گھبراؤ نہیں! کوئی فکر کی بات نہیں، اُٹھو! درُود پاک پڑھو! ہم نے ابھی تین سو بار ہی پڑھا تھا کہ ہوا تھم گئی، طوفان ختم ہو گیا، اور ہم درُود پاک کی برکت سے صحیح سلامت منزلِ مقصود پر پہنچ گئے۔ یہ بیان کر کے علامہ شمس الدین سخاوی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ حضرت حسن بن علی اسوانی کا ارشاد ہے جو شخص کسی مہم یا پریشانی اور مصیبت میں ہو وُہ اس درُود پاک کو ہزار مرتبہ محبت و شوق سے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت ٹال دیگا اور وُہ اپنی مُراد میں کامیاب ہوگا۔ (القول البدیع ص ۲۱۹، نزہۃ الناظرین ص ۳۱)

۹۔۔۔ ایک مرتبہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے تھے ایک سائل آیا اور اُس نے اُن سے کچھ سوال کیا، انہوں نے تمسخر کے طور پر کہہ دیا کہ تم علی (رضی اللہ عنہ)

کے پاس جاؤ! وُہ تمہیں کچھ دیں گے۔

سائل جب حضرت مولیٰ علی شیرِ خُدا کرم اللہ وجہہٗ الکریم کے پاس آیا اور اُس نے کہا "اللہ! مجھے کچھ دیجیے، تنگدست ہوں"۔

آپ کے پاس اُس وقت بظاہر کوئی چیز نہ تھی لیکن فراست سے جان گئے کہ کافروں نے تمسخر کے لیے بھیجا ہے۔ آپ نے دس بار درُود پاک پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک مار کر فرمایا ہتھیلی کو بند کر لو اور وہاں جا کر کھولنا جب سائل کافروں کے پاس آیا تو اُنہوں نے پُوچھا تجھے کیا ملا ہے؟ اس نے مُٹھی کھولی تو سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر کئی کافر مُسلمان ہو گئے۔

(راحۃ القلوب ملفوظاتِ شیخ الاسلام فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ صہ۹۱)

۱۰۔۔۔ ایک بادشاہ بیمار ہوا، بیماری کی حالت میں چھ مہینے گزر گئے، کہیں سے آرام نہ آیا۔ بادشاہ کو پتہ چلا کہ حضرت شیخ شبلی رضی اللہ عنہ یہاں آئے ہوئے ہیں، اُس نے عرض کر بھیجا کہ تشریف لائیں جب آپ تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا فکر نہ کرو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج ہی آرام ہو جائے گا۔ آپ نے درُود پاک پڑھ کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اُسی وقت وُہ تندرست ہو گیا یہ ساری برکت درُود پاک کی ہے۔ (راحۃ القلوب صہ۹۱)

۱۱۔۔۔ جب شیخ الاسلام حضرت فریدالدین گنج شکر قدس سرہ نے مندرجہ بالا درُود پاک کے فضائل بیان فرمائے تو اچانک پانچ درویش حاضر ہوئے، سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ! وُہ بیٹھ گئے اور عرض کی ہم مسافر ہیں، خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے جا رہے ہیں لیکن خرچہ پاس نہیں ہے۔ مہربانی

فرمایئے! یہ سُن کر حضرت خواجہ نے مراقبہ کیا اور سر اُٹھا کر کھجور کی چند گٹھلیاں لیں اور کچھ پڑھ کر اُن پر پھُونکا اور اُن درویشوں کو دے دیں۔ وُہ حیران ہو گئے کہ ہم ان گٹھلیوں کو کیا کریں گے؟

شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے فرمایا حیران کیوں ہوتے ہو؟ ان کو دیکھو تو سہی' جب دیکھا تو وُہ سونے کے دینار تھے۔ آخر شیخ بدر الدین اسحاق سے معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ نے دُرُود پاک پڑھ کر پھُونکا تھا اور وُہ گٹھلیاں دُرُود پاک کی برکت سے دینار بن گئے تھے۔ (راحۃ القلوب صہ ۹۱)

۱۲ــــ مُحمّد بن خاتک نے بیان کیا کہ ہم شیخ القراء ابُو بکر بن مجاہد رضی اللہ عنہ سے پڑھتے تھے کہ ایک دن ایک شخص آیا جس نے پھٹی پُرانی پگڑی باندھ رکھی تھی اور لباس بھی اس کا پھٹا پُرانا تھا۔

ہمارے استاد اُٹھے اور اُسے اپنی جگہ بٹھا کر خیریت پُوچھی، اُس آنے والے نے عرض کی "آج میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اور گھر والے مجھ سے گھی وغیرہ کا مطالبہ کرتے ہیں جبکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔" شیخ ابُو بکر بن مجاہد فرماتے ہیں کہ میں پریشانی کے عالم میں رات کو سویا، تو غریبوں کے والی، بے سہاروں کے سہارے حبیبِ خُدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم جلوہ گر ہوئے اور فرمایا "یہ کیا پریشانی ہے؟ جاؤ! علی بن عیسٰی وزیر کے ہاں! اور اُسے میرا سلام کہو اور اُسے مزید کہو کہ وُہ ۱۰۰ سو دینار تمہیں دے دے۔ اسکی سچائی کی علامت یہ بیان کرنا کہ تم ہر جُمعہ کی رات ہزار بار مجھ پر دُرُود پاک پڑھتے ہو اور گذشتہ شب جُمعہ تم نے سات سو بار دُرُود پاک پڑھا تھا کہ بادشاہ کی طرف سے آپ کو بُلاوا آ گیا تھا۔

آپ وہاں گئے اور باقی درود پاک آپ نے واپس آکر پڑھا تھا۔

حضرت شیخ ابوبکر اُٹھے اور اُس شخص کو ساتھ لیا اور وزیر صاحب کے گھر پہنچ گئے، اور وزیر سے فرمایا "یہ آپ کی طرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے قاصد ہے" اور واقعہ کہہ سنایا، یہ سنتے ہی وزیر صاحب فوراً کھڑے ہوگئے اور بڑی تعظیم و توقیر کی اور اُن کو اپنی مسند پر بٹھایا اور غلام کو حکم دیا کہ وہ دیناروں والی تھیلی لائے۔

وزیر صاحب نے ہزار دینار لاکر سامنے رکھ دیے اور عرض کیا "اے شیخ آپ نے سچ فرمایا ہے یہ بھید میرے اور میرے رب کے درمیان تھا۔" پھر وزیر صاحب نے عرض کیا حضرت! یہ سو دینار قبول کریں یہ اس بچے کے باپ کے لیے ہیں، اور سو دینار گن کر اور حاضر کیے اور کہا یہ اس لیے کہ آپ سچی بشارت لے کر تشریف لائے ہیں اور سو دینار مزید پیش کیے کہ آپ کو یہاں آنے میں تکلیف اُٹھانا پڑی۔ یوں کرتے کرتے انہوں نے ہزار دینار حاضر کیے، مگر حضرت شیخ ابوبکر نے فرمایا ہم اتنے ہی لیں گے جتنے ہمیں آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے لینے کو فرمایا ہے۔

(سعادۃ الدارین ص۱۲۳، رونق المجالس ص۱۱)

۱۴۔۔۔ حضرت ابو محمد جزری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میرے گھر کے دروازے پر "شاہی باز" آیا تھا، لیکن ہائے میری قسمت! کہ میں اسے شکار نہ کرسکا اور چالیس سال گزرنے کو ہیں، بہتیرے جال پھینکتا ہوں مگر ایسا "باز" پھر ہاتھ نہیں آیا۔ کسی نے پوچھا وہ کونسا "باز" تھا تو فرمایا ایک دن جب میں رباط (سرائے)

میں تھا۔ نمازِ عصر کے بعد ایک درویش سرائے میں داخل ہوا وُہ نوجوان تھا رنگ زرد، بال بکھرے ہوئے، ننگے پاؤں۔

اُس نے آکر تازہ وضو کیا اور دو رکعت پڑھ کر سر گریبان میں ڈال کر بیٹھ گیا اور درُود پاک پڑھنا شروع کر دیا، مغرب تک یونہی مشغول رہا۔ نمازِ مغرب کے بعد پھر درُود پاک پڑھنے لگا۔ اچانک شاھی پیغام آیا کہ آج سرائے والوں کی بادشاہ کے ہاں دعوت ہے۔

میں اُس درویش کے پاس گیا اور پُوچھا تُو بھی ہمارے ساتھ بادشاہ کے ہاں ضیافت پر چلے گا؟ اُس نے کہا مجھے بادشاہوں کے ہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، لیکن آپ میرے لیے گرم گرم حلوا لیتے آئیں۔

میں نے اُس کی بات کو پھینک دیا کہ یہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں جاتا (ہم اس کے باپ کے نوکر نہیں ھیں) اور میں نے سوچا کہ یہ بیچارہ ابھی نیا نیا اِس راہ چلا ہے اسے کیا معلوم؟

الحاصل ہم اُسے چھوڑ کر چلے گئے اور شاھی مہمان بن گئے۔ وہاں ہم نے کھانا کھایا، نعت خوانی ہوئی۔ رات کے آخری حصے میں ہم فارغ ہو کر واپس لوٹ آئے۔ جب میں سرائے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وُہ درویش اسی طرح بیٹھا ہوا درُود پاک پڑھنے میں محو ہے۔ میں بھی مصلّٰے بچھا کر بیٹھ گیا لیکن مجھے نیند نے دبا لیا، آنکھ لگ گئی تو دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ اجتماع ہے اور کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ حبیبِ خُدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں، اور یہ ارد گرد انبیاء کرام علیٰ نبیّنا وعلیہم الصّلوٰۃ والسّلام ہیں۔ میں آگے بڑھا اور حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے چہرۂ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے رُخِ انور دوسری طرف کر لیا۔ کئی بار ایسا ہوا تو میں ڈر گیا اور عرض کی "یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ سے کونسی غلطی ہو گئی کہ آپ توجہ نہیں فرما رہے ہیں"۔

فرمایا میری اُمت کے ایک درویش نے تجھ سے ذراسی خواہش ظاہر کی (حلوا طلب کیا) مگر تُو نے اُس کی پروا نہیں کی۔ یہ سُن کر میں گھبرا کر بیدار ہوا اور ارادہ کیا کہ میں اُس درویش کو جسے معمولی جان کر نظر انداز کر دیا تھا حالانکہ یہ تو سچا موتی ہے یہ تو یگانۂ روزگار ہے، یہ وُہ ہے جس پر حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ عنایت ہے ضرور کھانا لا کر دوں گا۔ لیکن میں جب اُس جگہ پر پہنچا جہاں وُہ بیٹھ کر دُرود پاک پڑھ رہا تھا وہاں کچھ بھی نہیں تھا، وُہ وہاں سے جا چکا تھا۔

ہائے قسمت! کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ اچانک میں نے سرائے کے گیٹ کے بند ہونے کی آہٹ سُنی، خیال کیا شاید وہی ہو۔ میں نے جلدی سے باہر نکل کر جھانکا، دیکھا تو وہی جا رہا ہے۔ میں آوازیں دیتا رہا لیکن کون سُنے۔ آخر میں نے آواز دی "اے اللہ کے بندے! آ میں تجھے کھانا لا کر دُوں"

یہ سُن کر اُس نے فرمایا ہاں! میری ایک روٹی کے لیے ایک لاکھ ۲۴ ہزار نبی رسول (علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ) سفارش کریں تو پھر تُو مجھے روٹی لا کر دیگا مجھے تیری روٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ اور وُہ مجھے اسی حیرانی میں چھوڑ کر

چلا گیا۔ (سعادۃ الدارین صـ۱۳۲)

اللہ تعالیٰ لاکھوں کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے ایسے لوگوں پر جن کے دل میں عشقِ رسول بستا ہے جنہوں نے درود پاک کے ذریعہ نبیوں کے نبی، رسولوں کے رسول حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قرب حاصل کر لیا اور وہ اس میدان میں بازی جیت کر لے گئے۔ رحمہم اللہ تعالیٰ ورفع درجاتہم۔

۱۴ــــ ۱۹۶۵ء کی پاک و بھارت جنگ میں سیالکوٹ کے محاذ پر جب بھارت نے شرمن ٹینکوں، ٹینک شکن توپوں، بکتر بند گاڑیوں اور خود کار ہتھیاروں کے ساتھ حملہ کر دیا۔ تو ایس۔اے زبیری کا بیان ہے، مجھے حکم ملا کہ اللہ تعالیٰ کے سہارے دشمن پر حملہ کر دو۔ چنانچہ میں اور میرے ساتھی صرف چار ٹینکوں کے ساتھ درود پاک پڑھتے ہوئے دشمن پر چڑھ دوڑے۔ بس ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کے شرمن ٹینک آگ میں لپٹ چکے تھے اور جس غرور کے ساتھ دشمن نے ہم پر حملہ کیا تھا وہ خاک میں مل چکا تھا۔

(روزنامہ کوہستان ۲۵ر اکتوبر ۱۹۶۵ء)

۱۵ــــ انور قدوائی لکھتے ہیں کہ میرے والد صاحب امیر الدین قدوائی کے علامہ راغب احسن کے ساتھ برادرانہ تعلقات تھے۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے پر علامہ صاحب کلکتہ والے مکان کی چوتھی منزل میں مقیم تھے۔ بھارتی حکومت نے اُن کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس چند دیگر افسرانِ علاقہ کے ساتھ آپ کی گرفتاری کے لیے آیا اور مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ علامہ صاحب کو بھی خبر لگی، آپ نے اپنے ضروری کاغذات

بغل میں لیے اور کمرہ سے باہر آگئے، درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ آپ سیڑھیاں اُتر رہے تھے، اور عملہ پولیس سیڑھیاں چڑھ رہا تھا، مگر کوئی بھی آپ کو نہ دیکھ سکا۔ حالانکہ سپرنٹنڈنٹ پولیس آپ کو جانتا پہچانتا تھا۔ علامہ صاحب ہوائی اڈہ پر پہنچے، اپنے نام پر ڈھاکہ کے لیے ٹکٹ خریدا اور بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔

یہ واقعہ علامہ راغب حسن نے ایک خط میں اپنے دوست امیرالدین قدوائی کو تحریر کیا اور درود شریف کی برکت بیان کی کہ یہی اسم اعظم ہے۔ (خزینۂ کرم [۹۱])

۱۶ــــ ایک شخص دربارِ رسالت میں حاضر ہوا اور دُوسرے شخص کے خلاف دعویٰ کر دیا کہ اس نے میرا اُونٹ چوری کر لیا ہے، اور دو گواہ بھی لے آیا۔ اُن دونوں نے گواہی بھی دے دی۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ [ا] فرمایا تو مدعیٰ علیہ نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اُونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیجیے، پھر اُونٹ سے پوچھ لیجیے کہ اصل حقیقت کیا ہے؟ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید کرتا ہوں کہ وُہ اُونٹ کو بولنے کی قوت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُونٹ کو پیش کرنے کا حکم دیا، اُونٹ آیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "اے اُونٹ! میں کون ہوں؟ اور یہ ماجرا کیا ہے؟"

[ا] رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مختار ہیں خواہ وُہ ظاہری شہادت پر حکم لگائیں یا باطنی ثبوت جو نبوت سے ثابت ہو اس پر حکم لگائیں۔ (کما فی المدارک)

اُونٹ فصیح زبان سے بولا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسُول ہیں حقاً حقاً یا رسُول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اِس میرے مالک کا ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ مدعی منافق ہے اور دونوں گواہ بھی منافق ہیں۔ انھوں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی عداوت اور دُشمنی کی بنا پر میرے مالک کا ہاتھ کاٹنے کا منصوبہ بنایا ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُونٹ کے مالک سے پُوچھا وُہ کونسا عمل ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اِس مصیبت سے بچا لیا ہے؟ عرض کیا حضور میرے پاس کوئی بڑا عمل نہیں ہے لیکن ایک عمل ہے وُہ یہ کہ اُٹھتا بیٹھتا آپ کی ذاتِ گرامی پر درُود پاک پڑھتا رہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس عمل پر قائم رہ۔

اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے یوں ہی بری کردے گا جیسے تجھے ہاتھ کٹ جانے سے بری کیا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۴)

اور "نزہتہ المجالس" میں اتنا زیادہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے فرمایا اے میرے پیارے صحابی جب تو پُل صراط پر گزرنے لگے گا تو تیرا چہرہ یوں چمکے گا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔ (نزہتہ المجالس جلد۲ ص۱۰۶)

یہ ساری برکتیں درُود پاک کی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہِ الطَّاھِرَاتِ
الطَّیِّبَاتِ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

۱۷ــــ ایک شخص پر ظالم بادشاہ کا عتاب نازل ہوا۔ اُس کا بیان ہے کہ میں جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ ایک جگہ ایک خط کھینچ کر یہ تصور کیا کہ یہ آقائے دوجہاں کا روضہ مقدسہ ہے، اور میں نے ایک ہزار بار درُود پاک پڑھ کر دربارِ الٰہی میں عرض کی یا **اللہ**! میں اس روضہ اطہر والے کو تیرے دربار میں شفیع بناتا ہوں مجھے اِس ظالم بادشاہ کے خوف سے امن عطا فرما۔ ہاتف سے ندا آئی "میرا حبیب بہت اچھا شفیع ہے، وُہ اگرچہ مسافت میں بہت دُور ہے لیکن مرتبے اور بزرگی میں قریب ہے، جا! ہم نے تیرے دُشمن کو ہلاک کر دیا ہے۔"

جب میں واپس آیا تو پتہ چلا کہ وُہ ظالم بادشاہ مر گیا ہے۔ (نزہۃ المجالس ص۱۰۹)

۱۸ــــ ایک شخص کو بول (پیشاب کی بندش) کا عارضہ لاحق ہوا جب وُہ علاج معالجہ سے عاجز آگیا تو اُس نے عالم زاہد عارف باللہ شیخ شہاب الدین ابنِ ارسلان کو خواب میں دیکھا اور اُن کی خدمت میں اُس عارضہ کی شکایت کی، آپ نے فرمایا "اے بندہ خدا! تُو تریاق مجرّب کو چھوڑ کر کہاں کہاں بھاگا پھرتا ہے، لے پڑھ! اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ۔ (نزہۃ المجالس ص۱۱۱)

جب میں بیدار ہوا تو میں نے یہ درُود پاک پڑھنا شروع کر دیا تو **اللہ** تعالیٰ نے مجھے شفا دیدی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

۱۹۔۔۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، سلام کیا تو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا مرحبا! اے بھائی! میں نے رات عالمِ رویا میں رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت کی ہے۔ مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے پانی کا ڈول دیا میں نے اُس سے سیر ہو کر پیا ہے جس کی ٹھنڈک میں ابھی تک محسوس کر رہا ہوں

میں نے پُوچھا حضرت آپ پر یہ عنایت کس وجہ سے ہے؟

فرمایا کثرتِ درُود پاک کی وجہ سے۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۱۴۴)

مولای صلّ وسلّم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلّھم

۲۰۔۔۔ علی بن عیسٰی وزیر نے فرمایا کہ میں کثرت سے درُود پاک پڑھا کرتا تھا اتفاقاً مجھے بادشاہ نے وزارت سے معزول کر دیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دراز گوش پر سوار ہوں اور پھر دیکھا کہ آقائے دوجہاں رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف فرما ہیں۔ میں براہِ ادب جلدی سے نیچے اُتر کر پیدل ہو لیا۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اے علی! اپنی جگہ واپس چلا جا۔ آنکھ کھل گئی، صبح ہوئی تو بادشاہ نے مجھے بلا کر وزارت سونپ دی۔ یہ برکت درُود پاک کی ہے۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۱۴۴)

اِس واقعہ میں رسُول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا وزیر صاحب کو فرمانا کہ اپنی جگہ واپس جاؤ! اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے تمہیں کُرسیٔ وزارت پر بحال کر دیا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

؎ کشتیِ نوح میں، نارِ نمرود میں　　بطنِ ماہی میں یونس کی فریاد پر
آپ کا نام نامی اے صلِّ علیٰ　　ہر جگہ، ہر مصیبت میں کام آ گیا

۲۱ــــ حضرت ابو سعید شعبان قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مکۃ مکرمہ میں ۷۱۱ھ میں بیمار ہو گیا، یہاں تک کہ موت کے قریب پہنچ گیا تو میں نے وہ قصیدہ جس میں میں نے دو جہاں کے سردار، رفیع الشان، شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح لکھی تھی، پڑھ کر جنابِ الٰہی میں فریاد کی اور شفا طلب کی اور میری زبان درود پاک کے ورد سے تر تھی۔

جب صبح ہوئی تو مکۃ مکرمہ کا ایک باشندہ شہاب الدین احمد آیا اور کہا آج رات میں نے بڑا اچھا خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے گھر سویا ہوا تھا اور اذان کا وقت تھا میں نے دیکھا کہ میں حرم شریف میں بابِ عمرہ کے پاس کھڑا ہوں اور کعبہ مکرمہ کی زیارت کر رہا ہوں۔ اچانک رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چل رہے ہیں اور خلقِ خدا محوِ نظارہ ہے۔

میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بابِ مدرسہ منصوریہ سے گزر کر بابِ ابراہیم کی طرف تشریف لا کر رباط حوری کے دروازے کے پاس ضیاموی کے چبوترے پر تشریف لائے۔ اور تُو اس چبوترے پر بیٹھا تھا، تیرے نیچے سبز رنگ کا جائے نماز تھا، اور تُو رُکن یمانی کی طرف منہ کر کے بیت اللہ کی زیارت کر رہا تھا۔

جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تیرے سامنے تشریف لائے تو

اپنے داہنے دستِ مُبارک کی شہادت کی انگشتِ مُبارکہ سے اشارہ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا " وعلیك السلام یاشعبان "! یہ میں اپنے کانوں سے سُن رہا تھا، اور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے پُوچھا کہ میں اس وقت کس حال میں تھا؟ تو فرمایا تو اپنے قدموں پر کھڑا عرض کر رہا تھا " یاسیدی! یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ "! پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم باب صفا سے اُوپر چڑھ گئے۔ اور تو اپنے مکان کی طرف لوٹ گیا۔ یہ سُن کر میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور آپ پر احسان کرے۔ اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیتا۔ (سعادۃ الدارین ص۱۴۱)

۲۲ ــــ شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے گھر شیخ ابوعمران بروعی تشریف لائے، اتفاق سے وہاں حضرت شیخ ابوعلی خراز بھی موجود تھے۔ میں نے دونوں کے لیے کھانا تیار کیا۔ میرے والد ماجد کو زکام کا ایسا عارضہ تھا کہ ان کا ناک بند رہتا تھا۔ یہ معلوم کرکے شیخ ابوعمران نے شیخ ابوعلی سے کہا " آپ ابوالقاسم کے والد صاحب کی ہتھیلی میں دَم کریں۔ انہوں نے میرے والد کی ہتھیلی میں پھونک لگائی تو اتنی زیادہ نہ تھی پھر شیخ ابوعمران نے والد صاحب کی ہتھیلی میں پھونک لگائی۔

تو اللہ تعالیٰ کی قسم! نہایت تیز خوشبُو کستوری جیسی مہکی اور اس خوشبُو سے میرے والد ماجد کے نتھنے پھٹ گئے اور خُون رسنے لگا۔ خوشبُو سارے گھر میں پھیل گئی، یہانتک کہ ہمارے ہمسایوں تک پہنچ گئی۔ دُرُود پاک کی برکت سے

شیخ ابوالقاسم کے باپ کو شفا نصیب ہوگئی۔ (سعادۃ الدارین ص۱۴۲)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رَحْمَۃ للعٰلمین شفیع المذنبین وَعَلٰی آلِہٖ وَاصحابہٖ وذریتہ وَازواجہ الطاھرات امھات المومنین بعدد رمل الصحاری والقفار و بعدد اوراق النباتات والاشجار و بعدد قطر الامطار و بعدد کل ذرۃ و ورقۃ و قطرۃ مائۃ الف الف مرۃ والحمدللہ رب العٰلمین۔

۲۳ ــــ بغداد میں ایک تاجر رہتا تھا جو کہ بہت مالدار، صاحبِ ثروت تھا، اس کا کاروبار اتنا وسیع تھا کہ سمندروں اور خشکی میں اُس کے قافلے رواں دواں رہتے تھے لیکن اتفاق سے گردش کے دن آگئے۔

کاروبار ختم ہوگیا، قرضے سر پر چڑھ گئے، ہاتھ خالی ہوگئے۔ قرض خواہوں نے پریشان کر دیا' ایک صاحبِ دَین آیا اُس نے اپنے قرضہ کا مطالبہ کیا، مقروض نے معذرت کی لیکن صاحبِ دَین نے کہا ہم نے تیرے ساتھ وفا کا معاملہ کیا تھا مگر تجھ میں وفا نہیں پائی۔ مقروض نے کہا خُدا کے لیے مجھے رسوا نہ کر، میرے ذمے اور لوگوں کے بھی قرضے ہیں، آپ کی سختی کے باعث وُہ بھی بھڑک اٹھیں گے۔ حالانکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ صاحبِ دَین نے کہا میں تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا' اور وُہ اُسے عدالت میں قاضی کے ہاں لے گیا۔

قاضی صاحب نے پُوچھا تُو نے اس سے قرض لیا ہوا ہے؟ مقروض نے

کہا ہاں لیا تھا، لیکن اِس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں ادا کر سکوں قاضی صاحب نے ضامن مانگا۔ اور کہا ضامن دو، ورنہ جیل جاؤ! میں ضامن لینے گیا مگر کوئی شخص ضمانت اٹھانے کے لیے تیار نہ ہوا۔

صاحبِ دَین نے اُسے جیل بھیجنے کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے منت سماجت کی لیکن کسی کو رحم نہ آیا۔ آخر کار صاحبِ دَین سے عرض کیا کہ **اللہ** تعالیٰ کے نام پہ مجھے آج رات بچوں میں گزارنے کی مہلت دی جائے، کل میں خود حاضر ہو جاؤں گا اور پھر مجھے بیشک جیل بھجوا دینا۔ پھر میری قبر بھی وہیں ہوگی مگر یہ کہ **اللہ** تعالیٰ کوئی سبیل بنا دے۔

یہ سُن کر صاحبِ دَین نے ایک رات کے لیے بھی ضامن مانگا۔ مقروض نے کہا اس رات کے لیے میرے ضامن مدینے کے تاجدار ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔ صاحبِ دَین نے منظور کر لیا اور وُہ مقروض گھر آ گیا لیکن حد درجہ غمزدہ اور پریشان دیکھ کر بیوی نے سبب پُوچھا تو سارا ماجرا کہہ سُنایا اور بتایا کہ آج کی رات کے لیے آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو ضامن دے کر آیا ہوں۔

بیوی جو کہ نہایت ہی بیدار بخت عورت تھی، اُس نے تسلی دی کہ غم نہ کرو، فکر کی کوئی بات نہیں۔ جس کے ضامن رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہوں وُہ کیوں مغمُوم و پریشان ہو؟ یہ سُن کر غم کافور ہوئے، ڈھارس بندھ گئی۔ رات کو دُرود پاک پڑھنا شروع کر دیا، اور دُرود پاک پڑھتے پڑھتے سو گیا تو اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے اور تسلی دی اور بشارت

سُنائی (میرے پیارے اُمتی کیوں پریشان ہے؟ فکر مت کر!) تم صبح صبح بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اور اُسے کہنا تمہیں اللہ تعالیٰ کے رسُول نے سلام فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ میری طرف سے پانچ صد دینار قرضہ ادا کر دو، کیونکہ قاضی نے اس کے بدلے مجھے جیل بھیجنے کا حکم صادر کیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی ضمانت پر آج باہر ہُوں اور اس امر کی صداقت کہ مجھے رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمایا ہے۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ آپ محبُوبِ کبریا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر ہر رات ہزار مرتبہ دُرود پاک پڑھتے ہیں، لیکن گذشتہ رات آپ کو غلطی لگ گئی اور آپ شک میں پڑ گئے کہ پُورا ہزار مرتبہ پڑھا گیا ہے یا نہیں حالانکہ وُہ تعداد پُوری تھی۔

یہ فرما کر اُمت کے والی تشریف لے گئے اور وُہ مقروض بیدار ہوا تو بڑا ہی خوش تھا۔ صبح نماز پڑھ کر وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا تو وُہ دروازے پر کھڑے تھے، اور سواری تیار تھی پہنچ کر فرمایا" السلام علیکم"! وزیر صاحب نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پُوچھا کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ فرمایا آیا نہیں ہوں بھیجا گیا ہوں۔ وزیر نے استفسار کیا، کس نے بھیجا ہے؟ فرمایا مجھے اللہ کے رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہے۔ پُوچھا کس لیے بھیجا ہے؟ فرمایا اِس لیے کہ آپ میرا قرضہ جو کہ پانچ صد دینار ہے ادا کر دیں۔ جب وزیر نے نشانی طلب کی تو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان سُنا دیا۔

وزیر صاحب سنتے ہی اُسے مکان کے اندر لے گئے اور بہترین جگہ پر بٹھا

کر عرض کیا ایک مرتبہ پھر مجھے میرے آقا کا پیغام سُنا دیجیے۔ وزیر سُن کر باغ باغ ہوگیا اور اُس آنے والے کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا کہ یہ رحمتِ دوعالم اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرکے آیا ہے نیز وزیر صاحب نے کہا مرحبا برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

پھر وزیر صاحب نے اُسے پانچ صد دینار دیے کہ یہ آپ کے گھر والوں کے لیے، پھر پانچ سو دیا کہ یہ آپ کے بچوں کے لیے، پھر پانچ سو دیا، یہ اس لیے کہ آپ خوشخبری لائے ہیں، اور پھر پانچ سو دینار پیش کیے کہ آپ نے سچا خواب سُنایا ہے۔

وہ مقروض یہ رقم لے کر خوشی خوشی گھر آیا اور اُن میں سے پانچ صد دینار گن کر لے لیے اور صاحبِ دَین کے گھر آیا اور اُسے کہا چلو میرے ساتھ قاضی کی عدالت میں چلو اور اپنا قرضہ وصول کرلو!۔

جب قاضی کی عدالت میں پہنچے تو قاضی صاحب اُٹھ کر کھڑے ہوگئے اور اُنھوں نے اِس مقروض کو مؤدبانہ سلام پیش کیا اور کہا کہ رات مدینے کے تاجدار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عالمِ رویا میں تشریف لائے تھے اور مجھے حکم دیا کہ اِس مقروض کا قرضہ ادا کردے، اور اُتنا اپنے پاس سے دے دے۔ یہ سُن کر صاحبِ دَین نے کہا میں نے قرضہ معاف کیا اور پانچ سو میں اس کو بطورِ نذرانہ پیش کرتا ہوں، کیونکہ مجھے بھی سرکارِ دوعالم حبیبِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یوں ہی حکم دیا ہے وہ شخص خوشی خوشی گھر واپس آگیا تو اُس کے پاس چار ہزار دینار تھے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۴۷)

مشکل جو سر پہ آپڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کُشا ہے تیرا نام، تجھ پر درُود اور سلام

دامنِ مصطفےٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حضُور ہو گئے اُس کا زمانہ ہو گیا

۲۴۔۔۔حضرتِ شیخ ابوالحسن بن حارث لیثی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ پابند شرع اور متبع سُنّت اور درُود پاک کی کثرت کرنے والے تھے فرماتے ھیں کہ مجھ پر گردش کے دن آگئے۔ فقر و فاقہ کی نوبت آگئی اور عرصہ گزر گیا۔ یہاں تک کہ عید آگئی اور میرے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ جس سے میں بچّوں کو عید کرا سکوں، نہ کوئی کپڑا نہ کھانے کو کوئی چیز۔

چاند رات جب ہر طرف خوشیاں تھیں، میرے لیے نہایت ہی کرب و پریشانی کی رات تھی۔ رات کی کچھ گھڑیاں گزری ہوں گی کہ کسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ میرے دروازے پر کچھ لوگ ھیں۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ کافی لوگ ھیں۔ اُنھوں نے شمعیں (قندیلیں) اُٹھائی ہوئی ہیں اور اُن میں سے ایک سفید پوش جو کہ اپنے علاقے کا رئیس تھا۔ وُہ آگے آیا، ہم حیران رہ گئے کہ یہ اِس وقت کیوں آئے ہیں؟ اُس رئیس نے کہا کہ میں آپ کو بتاؤں کہ ہم یہاں کیوں آئے ہیں، آج رات میں سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ شاہِ کونین اُمّت کے والی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لائے ہیں اور مجھے فرمایا کہ ابوالحسن اور اُس کے بچے بڑی تنگدستی اور فقر و فاقہ کے دن گزار رہے ہیں۔ تجھے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا

ہے۔ جا! جا کر اُن کی خدمت کر، اُس کے بچوں کے کپڑے لے جاؤ، اور دیگر ضروریات خرچ وغیرہ تاکہ وُہ اچھے طریقے سے عید کرسکیں اور خوش ہوجائیں۔ لہٰذا یہ کچھ سامان عید کے لیے قبول کیجیے! اور میں درزی بھی ساتھ لایا ہوں جو یہ کھڑے ہیں، لہٰذا آپ بچوں کو بُلائیں تاکہ اُن کے لباس کی پیمائش کرلیں اور کپڑے سل جائیں۔ پھر اس نے درزیوں کو حُکم دیا کہ پہلے بچوں کے کپڑے تیار کرو بعد میں بڑوں کے۔
یہ سب کُچھ صبح ہونے سے پہلے تیار ہوگیا اور گھر والوں کے ساتھ خوشی سے عید منائی۔ (سعادۃ الدارین صـ۱۴۸)

یہ برکتیں ساری کی ساری درُود پاک کی ہیں۔

عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم۔ **اللہ** تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی اُمت پر ایسی شفقت ہے کہ اتنی والدین کو اپنی اولاد پر شفقت نہیں ہوسکتی۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

درُود پاک کی برکت سے دُنیاوی انعامات اور بشارتیں

۲۵۔۔۔ ایک نیک صالح بزرگ محمد بن سعید بن مطرف فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اُوپر لازم کیا ہوا تھا کہ اتنی مقدار درُود پاک پڑھ کر سویا کروں گا اور روزانہ پڑھتا رہا۔ ایک دن میں اپنے بالاخانے میں درُود پاک پڑھ کر بیٹھا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی۔ اتفاق سے میری بیوی اُسی بالاخانے میں سوئی ہوئی

تھی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وُہ ذاتِ گرامی جس پر میں دُرود پاک پڑھا کرتا تھا، یعنی آقائے دوجہاں رسُولِ مکرم شفیعِ معظم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم بالاخانے کے دروازے سے اندر تشریف لے آئے۔ حضور صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نُور سے بالاخانہ جگمگا اٹھا۔

پھر سرکار محبُوبِ کبریا، صاحبِ لولاک صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم میرے قریب تشریف لائے اور فرمایا اے میرے پیارے اُمتی جس منہ سے تُو مجھ پر دُرود پاک پڑھا کرتا ہے آ! میں اُس کو بوسہ دوں۔

مجھے یہ خیال کر کے (چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک) شرم آئی تو میں نے اپنا منہ پھیر لیا، رحمتِ دوعالم نُورِ مجسّم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے میرے رُخسار پر بوسہ دیا تو ایسی خوشبُو مہکی جس کے آگے دُنیاوی تمام خوشبوئیں ہیچ تھیں اور اس خوشبُو کی مہک کی وجہ سے میری بیوی بیدار ہو گئی، اور ہم کیا دیکھتے ہیں کہ سارا گھر خوشبُو سے مہک رہا ہے بلکہ میرے رُخسار سے آٹھ روز تک خوشبُو کی لپٹیں نکلتی رہیں

(القول البدیع ص۱۳۵، سعادۃ الدارین ص۱۲۳، جذب القلوب ص۲۶۵)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی حَبِیْبِكَ اطیب الطیبین
اطھر الطاھرین اکرم الاولین والاخرین
وَعَلٰی آلِهٖ واَصْحَابِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ وازواجه الطاھرات
الطیبات امھات المؤمنین الٰی یوم الدین
فی کل یوم مائۃ الف الف مرۃ۔

۲۶ —— ایک شخص خواب میں رسُولِ اکرم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت

سے مشرف ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) فلاں نے آپ کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اُس کے اسی ۸۰ سال کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

یہ سن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اُس نے سچ کہا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(نزہۃ المجالس ص۱۱۳)

۲۷۔۔۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں میں حج کرنے گیا تو وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو ہر جگہ کثرت سے درود پاک پڑھتا ہے، حرم شریف میں دیکھا، طواف کرتے دیکھا، منیٰ میں دیکھا، عرفات میں دیکھا۔ قدم اٹھاتا ہے تو درود پاک قدم رکھتا ہے تو درود پاک۔

آخر میں نے سوال کیا اے اللہ کے بندے! یہاں ہر مقام کی علیحدہ علیحدہ دعائیں ہیں، نوافل ہیں مگر تُو ہر جگہ پر درود پاک ہی پڑھتا ہے۔

یہ سن کر اُس نے بتایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کے ارادہ سے خراسان سے چلا، جب ہم کوفہ پہنچے تو میرا باپ بیمار ہو گیا اور پھر بیماری دن بدن بڑھتی گئی حتیٰ کہ میرا باپ فوت ہو گیا، تو میں نے اُس کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب میں نے باپ کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو دیکھا کہ میرے باپ کا چہرہ گدھے کا سا ہو گیا ہے میں بہت گھبرایا اور پریشان ہوا اور مجھے تشویش لاحق ہوئی کہ میں کسی کو کیسے کہہ سکتا ہوں کہ تجہیز و تکفین میں میری اعانت کرو۔

میں باپ کی میت کے پاس مغموم و پریشان ہو کر اپنا سر زانو میں ڈال کر

بیٹھ گیا۔ اُونگھ آگئی اور دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین وجمیل پاکیزہ صُورت تشریف لائے اور قریب آکر میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا اُٹھایا، ایک نظر دیکھا اور دوبارہ ڈھانپ دیا، پھر مجُھے فرمایا تُو پریشان کیوں ہے؟

مَیں نے عرض کی مَیں پریشان اور غمگین کیوں نہ ہوں کہ میرے باپ کا یہ حال ہے۔ فرمایا تجُھے بشارت ہو کہ اللّٰہ تعالیٰ نے تیرے باپ پر فضل وکرم کر دیا ہے۔ اور کپڑا ہٹا کر مجُھے دکھایا۔ میں نے دیکھا تو میرے باپ کا چہرہ بالکل ٹھیک ہوگیا ہے اور چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہے۔ جب وُہ بزرگ جانے لگے تو میں نے اُن کا دامن تھام لیا اور عرض کیا کہ آپ یہ تو بتاتے جائیں کہ آپ کون ہیں؟ آپ کا تشریف لانا ہمارے لیے باعثِ برکت ورحمت ہوا، آپ نے میری بیکسی میں مجھ پر رحم فرمایا۔

یہ سُن کر فرمایا میں ہی شفیع مجرماں ہوں، میں ہی گناہگاروں کا سہارا ہوُں ــــ میرا نام محمّد مصطفٰے ہے (صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہٖ وآلہٖ وسلّم)۔ یہ سُنتے ہی میرا دل باغ باغ ہوگیا۔ پھر میں نے عرض کیا یارسُول اللّٰہ! صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہٖ وآلہٖ وسلّم خُدا کے لیے یہ تو فرمایئے کہ میرے باپ کا چہرہ کیوں تبدیل ہوگیا تھا؟

فرمایا کہ تیرا باپ سُود خور تھا۔ اور قانُونِ قُدرت ہے کہ سُود خور کا چہرہ یا دُنیا میں تبدیل ہوگا یا آخرت میں۔ اور تیرے باپ کا چہرہ دُنیا میں ہی تبدیل ہوگیا تھا۔ لیکن تیرے باپ کی یہ عادت تھی کہ رات بستر پر لیٹنے سے پہلے سَوبار (اور بعض کتابوں میں تین سوبار اور بعض میں کثرت سے) مجُھ پر درُود پاک پڑھا کرتا تھا۔ پھر اُس پر جب یہ مصیبت آئی تو اُس نے مجھ سے

فریاد کی تھی اور میں ہر اُس شخص کا فریاد رس ہوں جو مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرے

وانا غیاث، لمن یکثر الصلوٰۃ علیّ -

(سعادۃ الدارین صـ۱۳۵، نزہۃ الناظرین صـ۳۲، رونق المجالس صـ۱، تنبیہ الغافلین صـ۱۹)

"وعظِ بے نظیر" میں اتنا زیادہ ہے کہ جب صبح ہوئی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ چاروں طرف سے جوق در جوق آرہے ہیں۔ میں حیران تھا کہ اُن کو کس نے خبر کر دی ہے۔ میں نے اُن آنے والوں سے پوچھا کہ تمھیں کیسے پتہ چلا' انھوں نے بتایا ہم نے ایک ندا سُنی ہے کہ جو چاہے اُس کے گناہ بخش دیے جائیں وُہ فلاں جگہ فلاں شخص کی نمازِ جنازہ میں شریک ہو جائے۔ پھر نہایت ہی احتیاط سے تجہیز و تکفین کی گئی اور بڑی عزت و شان کے ساتھ نمازِ جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا گیا۔ (وعظِ بے نظیر صـ۲۴)

۲۸—— حضرت شیخ عبدالواحد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں حج کے لیے روانہ ہوا تو میرے ساتھ ایک اور آدمی ہو لیا، میں نے اُس کو دیکھا کہ وُہ کھڑا ہو تو دُرود پاک، بیٹھا ہو تو دُرود پاک، جائے تو دُرود پاک، آئے تو دُرود پاک پڑھتا ہے۔

میں نے اُس سے اِس کا سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا کچھ سال ہوئے میں اپنے باپ کے ساتھ مکہ مکرمہ روانہ ہوا جب ہم حاضری دے کر واپس ہوئے تو ایک منزل پر ہم اُترے اور آرام کیا۔ میں سو گیا تو خواب میں کسی نے آکر کہا اے اللہ کے بندے! اُٹھ تیرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اُس کا حال دیکھ! اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے۔ میں گھبرا کر اُٹھا، باپ کے منہ سے کپڑا

اُٹھایا تو دیکھا وُہ فوت ہو چکا تھا اور اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا۔

میں غمزدہ اور پریشانی کی حالت میں بیٹھا تھا کہ مجھے پھر نیند آ گئی، میں نے عالم رویا میں دیکھا کہ میرے باپ کے پاس چار سوڈانی کھڑے ہیں، اُن کے ہاتھوں میں لوہے کی گُرزیں ہیں، ایک سر کے پاس تھا، ایک پاؤں کے پاس، ایک دائیں جانب اور چوتھا بائیں جانب تھا۔ ابھی وُہ مارنے نہ پائے تھے کہ اچانک ایک بزُرگ حسین وجمیل چہرہ، سبز پیراہن زیبِ تن سے تشریف لائے۔

آتے ہی فرمایا پیچھے ہٹ جاؤ! یہ سُن کر وُہ چاروں پیچھے ہٹ گئے اور اُس مردِ بزُرگ نے میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا اور منّہ پر ہاتھ مبارک پھیر دیا۔ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اُٹھ! اللّٰہ تعالیٰ نے تیرے باپ کا چہرہ منوّر اور روشن کر دیا ہے۔ میں نے عرض کی آپ کون ہیں؟ تو فرمایا میں محمّد رسُول اللّٰہ ہوں (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم)۔

میں نے آگے بڑھ کر کپڑا اٹھایا تو میرے باپ کا چہرہ روشن اور جگمگا رہا تھا۔ پھر میں نے اچھے طریقے سے کفن دفن کر دیا اور بتایا کہ میرا باپ کثرت سے درُود پاک پڑھا کرتا تھا۔ (سعادۃ الدارین صـ۱۲۹)

ہر کہ باشد عاملِ صلوٰۃ مدام　　　آتشِ دوزخ شود بروے حرام

بر محمّد می رسانم صد سلام　　　آں شفیعِ مجرماں یوم القیام

۲۹ — زُہرۃ الریاض میں ہے کہ ایک دن جبریل علیہ السّلام دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسُول اللّٰہ! (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) میں نے

آج ایک عجیب و غریب واقعہ دیکھا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا وہ واقعہ کیا ہے؟۔

جبریل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) مجھے کوہ قاف جانے کا اتفاق ہوا، وہاں میں نے آہ و فغاں، رونے چلانے کی آوازیں سُنیں۔ جدھر سے آوازیں آرہی تھیں میں اُدھر کو گیا تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا جس کو میں نے قبل اس کے آسمان پر دیکھا تھا، جو اُس وقت بڑے اعزاز و اکرام میں رہتا تھا۔ وہ ایک نُورانی تخت پر بیٹھا رہتا، ستر ہزار فرشتے اُس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ وہ جب سانس لیتا تھا تو اللہ تعالیٰ اُس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا۔

لیکن آج میں نے اُسی فرشتہ کو کوہ قاف کی وادی میں سرگرداں و پریشاں آہ و زاری کنندہ دیکھا ہے۔ میں نے اُس سے پوچھا کیا حال ہے؟ کیا ہوا؟

اس نے بتایا معراج کی رات جب میں اپنے نُورانی تخت پر بیٹھا تھا میرے قریب سے اللہ تعالیٰ کے حبیب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم گزرے تو میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم و تکریم کی پرواہ نہ کی۔ اللہ تعالےٰ کو میری یہ ادا، یہ بڑائی پسند نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ذلیل کر کے نکال دیا۔ اور اُس بلندی سے اس پستی میں پھینک دیا۔ پھر اُس نے کہا اے جبریل! اللہ کے دربار میں میری سفارش کر دو کہ اللہ تعالیٰ میری اِس غلطی کو معاف فرمائے اور مجھے دوبارہ بحال کر دے۔

یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) میں نے اللہ تعالیٰ کے دربارِ نیاز

میں نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربارِ الٰہی سے ارشاد ہوا اے جبریل! اُس فرشتہ کو بتادو اگر وُہ معافی چاہتا ہے، تو میرے نبی (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درُود پاک پڑھے۔

یارسُول اللّٰہ! (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) جب میں نے اُس فرشتہ کو فرمانِ الٰہی سُنایا تو وُہ سُنتے ہی حضُور (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کی ذاتِ گرامی پر درُود پاک پڑھنے میں مشغول ہوگیا۔ اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اُس کے بال و پَر نکلنا شروع ہوگئے اور پھر وُہ اس ذلّت و پستی سے اُڑکر آسمان کی بلندیوں پر جا پہنچا اور اپنی مسندِ اکرام پر براجمان ہوگیا۔ (معارج النبوۃ ص۳۱۷ جلد۱)

۲۰ـــــ شبِ معراج سَرورِ دوعالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو عجائبات دیکھے اُن میں سے ایک یہ دیکھا کہ حضُور صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک فرشتہ دیکھا اُس کے پَر جلے ہوئے تھے۔

یہ دیکھ کر فرمایا اے جبریل! اِس فرشتے کو کیا ہوا؟ عرض کی یارسُول اللّٰہ! صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اِس فرشتے کو اللّٰہ تعالیٰ نے ایک شہر تباہ کرنے کے لیے بھیجا تھا اس نے وہاں پہنچ کر ایک شیر خوار بچے کو دیکھا تو اُسے رحم آگیا یہ اسی طرح واپس آگیا تو اللّٰہ تعالیٰ نے اِسے یہ سزا دی ہے۔

یہ سُن کر حبیبِ خُدا صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے جبریل: کیا اس کی توبہ قبُول ہوسکتی ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کی" قرآنِ کریم میں موجود ہے وانی لغفار لمن تاب۔ جو توبہ کرے میں اُسے بخش دیتا ہوں۔

یہ سُن کر سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دربارِ الٰہی میں عرض کی، یا اللہ! اِس پر رحمت فرما! اِس کی توبہ قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِس کی توبہ یہ ہے کہ آپ پر دس بار درُود پاک پڑھے۔ آپ نے اُس فرشتے کو حکم سُنایا تو اُس نے دس بار درُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ نے اُس کو بال و پَر عطا فرمائے اور وُہ اُوپر کو اُڑ گیا اور ملائکہ میں یہ شور برپا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے درُود پاک کی برکت سے "کروبیین" پر رحم فرمایا ہے۔

(رونق المجالس ص۱۱)

اللّٰھم صلِّ وسلّم دائماً ابداً علیٰ حبیبک خیر الخلق کلّھم

۳۱ — ایک دِن حضرت توکّل شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمارا ہمیشہ کا معمول تھا کہ ہم عشاء کے وقت درُود پاک کی دو تسبیح پڑھ کر سوتے تھے۔ اتفاقاً ایک دن ناغہ ہو گیا۔ ہم نے وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ فرشتے بہت ہی خوش الحانی سے رسُول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پڑھ رہے ہیں، تعریف کر رہے ہیں اور اسی اثناء میں فرشتوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ اے وضو کرنے والو! دو تسبیح درُود پاک کی پڑھ لیا کرو، ناغہ نہ کیا کرو! ۔ (ذکر خیر ص۹۶)

۳۲ — حضرت ابو الحسن بغدادی نے ابن حامد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُنکی وفات کے بعد عالمِ رویاء میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا۔ پھر ابو الحسن بغدادی نے کہا مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کے سبب میں جنّتی ہو جاؤں۔

ابنِ حامد نے فرمایا ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ہزار بار

قُلْ هُوَ اللهُ اَحَد پڑھ - ابوالحسن نے کہا مجھ میں اتنی طاقت نہیں - ابنِ حامد نے فرمایا اگر یہ نہیں کر سکتا تو ہر رات رسُول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہزار بار درُود پاک پڑھا کر ! (القول البدیع ص ۱۷۱)

۳۳ ـــ حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرّہٗ نے فرمایا میں نے جو درُود پاک کی برکات دیکھی ہیں، اُن میں سے ایک یہ کہ میرا ایک دوست فوت ہو گیا اور میں نے اس کے احوال دریافت کیے تو اُس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور اپنے فضل سے عزت و اکرام عطا کیا ہے -

پھر میں نے پُوچھا اے بھائی ! کیا آپ پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں - اُس نے کہا اے بھائی ! تجھے بشارت ہو کہ تُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیقوں سے ہے - میں نے پُوچھا یہ کس وجہ سے ہے، تو اُس نے بتایا کہ اس وجہ سے کہ تُو نے درُود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے - (سعادۃ الدارین)

۳۴ ـــ نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرّہٗ نے فرمایا حکومت کے دو سپاہی تھے جن کو میں جانتا تھا، وُہ دونوں فوت ہو گئے - بعد ازاں میں نے اُن دونوں کو دیکھا تو میں نے پُوچھا کیا تم دونوں فوت نہیں ہو چکے ؟ دونوں نے کہا ہاں ! ہم فوت ہو چکے ہیں پھر میں نے کہا خُدا کیلئے مجھے بتاؤ کہ تمہارا کیا حال ہے ؟ دونوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر رحم فرمایا ہے -

میں نے کہا تم جب فوت ہوئے تھے تو تم حکومت کے سپاہی تھے - اُنھوں نے کہا ہاں ! ایسے ہی ہے لیکن ہم طاعون سے مرے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم فرمایا اور ہمیں بخش دیا - میں نے سوال کیا کہ میں تمھیں اللہ تعالیٰ

اور اُس کے پیارے رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر پُوچھتا ہوں کہ تم پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں ؟ انھوں نے کہا آپ کو خوشخبری ہو کہ آپ صدّیقوں میں سے ہیں

پھر میں نے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر پُوچھتا ہوں کیا یہ سچ ہے ؟ دونوں نے کہا ہاں! اللہ کی قسم! آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر کثیر ہے۔ میں نے پُوچھا یہ کس وجہ سے ہے ؟ تو دونوں نے بتایا کہ آپ نے درُود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے ، اس وجہ سے یہ اجر ہے۔

میں نے ایک دوست کے متعلق بھی سوال کیا جو فوت ہو چکا تھا۔ انھوں نے بتایا کہ وُہ خیریت سے ہے، تب میں بیدار ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید رکھتا ہوں کہ وُہ ہمیں نفع دے اور رسُولِ اکرم شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درُود پاک پڑھنے کی محبت عطا فرمائے۔ (سعادۃ الدارین صـ۱۱۳)

۳۵ — نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو میں نے درُود پاک پڑھنے کے فیوض و برکات دیکھے اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دن میں رات کے آخری حصے میں اُٹھا، وضو کیا، نمازِ تہجد پڑھی اور دیوار کے ساتھ پشت لگا کر صبح کے انتظار میں بیٹھ گیا تو مجھے نیند آگئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ میرے قریب چل رہے ہیں، میں بھی اُن کے ساتھ ہو لیا اور ایک نوجوان کے پاس پہنچ گیا۔ چونکہ وُہ میرا ہم عمر تھا اس لیے مجھے اس سے انس ہوا تو میں جلدی سے

اُس کی طرف گیا تاکہ اُس سے پُوچھوں کہ آپ لوگ کون ہیں؟ میں نے اُس سے سوال کیا اے اللہ کے بندے! میں تجھ سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے نام پر پُوچھتا ہوں کہ آپ کس مخلوق سے ہیں؟

اُس نے کہا ہم جنّ ہیں اور مُسلمان ہیں، اور ایک بزرگ جنّ "عابد" نامی کی زیارت کے لیے جا رہے ہیں، مگر یہ اُس نے پست آواز میں کہا۔ پھر میں نے سوال دہرایا' اللہ تعالیٰ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السّلام کے نام پر پُوچھتا ہوں کہ آپ لوگ کون ہیں؟ تو اُس نے بلند آواز سے کہا ہم مُسلمان جنّ ہیں۔ اُس کی اس بات کو سب نے سُن لیا۔

پھر ہم چلتے گئے یہاں تک کہ ایک شہر پہنچ گئے جس کو میں نہیں جانتا تھا' ہم شہر میں داخل ہوئے تو اُس نوجوان ساتھی نے مجھے قسم دلا کر کہا کہ ہمارے گھر چلو تاکہ میری والدہ آپ کی زیارت کرے۔ میں اُس کے ساتھ اُس کے گھر چلا تو اُس نے اپنی والدہ سے کہا اُمّی جان! یہ ہے احمد بن ثابت۔

یہ سُن کر اُس کی والدہ نے پُوچھا آپ احمد بن ثابت ہیں؟ تو میں نے اُس کو سلام کیا اور کہا کہ آپ لوگوں کو کیسے معلوم ہے کہ میں احمد بن ثابت ہوں؟ اس پر اُس کی والدہ نے بتایا ہم اُس وقت سے تجھے جانتے ہیں جب سے آپ نے درُود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی تھی۔ میں نے مزید پُوچھا کیا تم کسی ولی اللہ کو جانتے ہو؟ جس کے ساتھ تم ولیوں کا معاملہ کرتے ہو اور اس کی خدمت کرتے ہو تو اُس کی والدہ نے کہا ہم صرف سیّد محمّد سعدی کو جانتے ہیں جو علاقہ عروسی کے باشندے ہیں۔

میں نے کہا سُبحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کا ولی صرف سید محمد سعدی ہی ہے تو اُس نے کہا ہم صرف اُن کو جانتے ہیں، اوروں کو نہیں جانتے۔ وُہ مرد ہے کہ تمھارے نزدیک چھپا ہوا ہے لیکن ہمارے جنوں کے ہاں اُس کی ولایت ظاہر ہے۔

پھر میرے اُس ساتھی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اُس اللہ والے کے پاس لے گیا جس کی زیارت کے لیے ہم چلے تھے، تو میں نے اُنھیں اُونچے مکان میں دیکھا کہ ایک جماعت اُن کے ساتھ ہے اور وُہ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہیں اور حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود پاک پڑھ رہے ہیں اور وُہ بار بار یوں عرض کرتے ہیں ماطلعت شمس ولا قمر اضوء من وجهك يا سيد البشر۔

اے انسانوں کے سردار! نہیں چمکا کبھی سُورج، نہ چاند، جو آپ کے چہرہَ انور سے زیادہ روشن ہو۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

اور جب اُس بزرگ نے مجھے دیکھا تو اُٹھ کھڑے ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سلام کرنے کے بعد اپنے پاس بٹھا لیا اور جو لوگ وہاں حاضر تھے وُہ خاموش ہو گئے، وُہ بزرگ اپنے ہمنشینوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ ہے احمد بن ثابت یہ سُن کر اُن کے ہم نشیں کھڑے ہو گئے اور میرے پاس آ گئے، تو اُن بزرگ سے میں نے کہا اے میرے آقا! میں اللہ تعالیٰ اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے کیسے پہچانا ہو سکتا ہے کہ وُہ احمد بن ثابت کوئی اور ہو جس کی تعریف آپ نے اپنے معتقدین سے

سے کی ہے۔ فرمایا نہیں! وُہ آپ ہی ہیں۔

میں نے دریافت کیا کہ آپ مجھے کب سے جانتے ہیں تو فرمایا جب سے آپ نے درُود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی ہے اُس وقت سے ہم آپ کو جانتے ہیں۔ آپ کے لیے بشارت ہے کہ **اللہ** تعالیٰ کے دربار میں آپ کے لیے خیر و بھلائی ہے، اور آپ ڈریں نہیں۔ میں نے کہا اے آقا! مجھے خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بتائیں کہ آپ کا نام اور نسب کیا ہے؟

فرمایا میرا نام عبداللہ خنجرہ بن محمد ہے اور میں شہرِ واق کا رہنے والا ہوں۔ میں یہاں جنّوں کی ملاقات کے لیے آیا ہوں۔ تب وُہ میری طرف متوجہ ہوئے اور وصیت فرمائی کہ درُود پاک کی کثرت رکھنا اور فرمایا اس سے آپ کو فوائدِ کثیرہ حاصل ہوں گے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۱۶)

۳۶— نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب میں نے درُود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی میں غارِ ملح میں تھا جو کہ شیخ علی مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبرِ مُبارک کے قریب ہے، میں نے تقریباً دو باب لکھے تھے کہ میرے پاس میرے پیر بھائی حضرت احمد بن ابراہیم حیدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے، اور ہم دونوں شیخ احمد بن موسیٰ کے ساتھ اکٹھے ہوئے۔

جب ہم نے عشاء کی نماز ادا کی اور ہر ایک نے اپنا اپنا وظیفہ پڑھا اور اپنے اپنے بستروں پر لیٹ گئے، میرے ساتھی تو سو گئے مگر میں درُود پاک کے متعلق سوچ رہا تھا۔ جب ایک تہائی رات گزری تو شیخ احمد بن ابراہیم بیدار ہوئے

انھوں نے تازہ وضو کیا، نوافل پڑھے اور دُعا مانگ کر پھر سو گئے اور میں اپنے کام میں مشغول رہا۔ وُہ پھر بیدار ہوئے اور مجھ سے کہا اے بھائی! میرے لیے دُعا کرو کہ اللّٰہ تعالیٰ مجھے اِس دُعا سے نفع عطا کرے۔ میں نے کہا آپ کو میرے حال سے کیا ظاہر ہوا ہے کہ آپ کے لیے دُعا کروں۔

یہ سُن کر فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک شخص منادی کر رہا ہے جو کوئی رسُول اللّٰہ صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وُہ ہمارے ساتھ چلے تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم دونوں چلنے والوں کے ساتھ چل رہے ہیں، اچانک ایک مکان سامنے آگیا اُس کا دروازہ بند تھا اور سب لوگ منتظر تھے کہ کب کھلے، چنانچہ میں آگے بڑھا تاکہ دروازہ کھولوں۔

میں نے کوشش کی لیکن مجھ سے دروازہ نہ کھُل سکا اور پھر آپ نے کہا پیچھے آجاؤ! میں کھولتا ہوں، آپ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو کھُل گیا۔ جب دروازہ کھلا تو میں آپ کو پیچھے ہٹا کے خود جلدی سے اندر داخل ہوا دیکھا تو رسُول اکرم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم جلوہ افروز ہیں۔

میں نے جب حضُور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو دیکھا تو سرکارِ دو عالم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنا چہرۂ انور مجھ سے دُوسری طرف پھیر لیا، بلکہ چہرۂ انور ڈھانپ لیا اور مجھے فرمایا اے فلاں! پیچھے ہٹ جا! اور نبی کریم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ کو پکڑ کر سینۂ انور کے ساتھ لگا لیا تو میں پریشان ہو کر بیدار ہوا اور وضو کر کے نوافل پڑھے، کچھ تلاوت کی اور یہ دُعا کر کے سو گیا کہ یا اللّٰہ! مجھے پھر اپنے حبیب پاک علیہ السّلام

کی زیارت کرا !۔

جب میں سو گیا تو پھر منادی کی صدا سُنائی دی پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم نے بھاگنا شروع کیا جب اُس مکان پر پہنچے تو اُسی طرح اُسے بند پایا اور لوگ کھُلنے کے انتظار میں کھڑے ہیں، پھر میں اُسی طرح آگے بڑھا، مجھ سے دروازہ نہ کھُلا اور آپ نے آگے بڑھ کر کھولا اور اب بھی میں آپ سے پہلے جلدی سے اندر داخل ہوا تو دیکھا حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں پھر مجھے فرمایا اے فلاں ! مجھ سے دُور ہو جا ! اور جب آپ حاضر ہوئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ پر بڑی شفقت فرمائی اور آپ کو پکڑ کر سینۂ انور کے ساتھ لگا لیا، تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا کوئی عمل ہے جس نے رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو آپ سے راضی کر دیا ہے اس لیے میں کہتا ہوں کہ آپ میرے لیے دعائے خیر کریں۔

اِس واقعہ سے میں نے جان لیا کہ میری نیت خیر ہے اور میرا درُود پاک مقبول ہے، مردود نہیں ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتے ہیں کہ وُہ اپنا فضل ہم پر زیادہ کرے گا، اور ہم پر اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے احسان فرمائے گا بحرمت اُس ذاتِ اقدس کے جس پر وُہ خود اُسکے فرشتے اور جن و انس سب درُود بھیجتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین ص۱۰۲)

۴۷ — نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ میں نے درُود پاک کے فضائل جو دیکھے اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہیں، ایک نے کہا آ میرے ساتھ چل

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فیصلہ کرالیں۔

چنانچہ وُہ دونوں چلے تو میں بھی اُن کے پیچھے ہو لیا، دیکھا تو سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک بلند جگہ پر جلوہ افروز ہیں، جب حاضر ہوئے تو ایک نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اِس شخص نے مجھ پر گھر جلا دینے کا الزام لگایا ہے۔

یہ سُن کر شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس نے تجھ پر افترا کیا ہے، اِسے آگ کھا جائے گی۔ پھر میں بیدار ہو گیا، اور میں دربارِ رسالت میں کوئی عرض نہ کر سکا۔ پھر میں نے دربارِ الٰہی میں دُعا کی یا اللہ! مجھے پھر زیارتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف فرما! دُعا کے بعد میں سو گیا، دیکھتا ہوں ندا آتی ہے کہ جو شخص رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وُہ ہمارے ساتھ چلے۔ اور میں نے دیکھا کہ کافی لوگ ندا کرنے والے کے پیچھے جا رہے ہیں جن کے لباس سفید ہیں، تو میں نے ایک سے پُوچھا کہ خُدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مجھے بتاؤ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہاں تشریف فرما ہیں؟

اُس نے کہا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فلاں مکان میں جلوہ گر ہیں۔ یہ سُن کر میں نے دُعا کی یا اللہ! درُود پاک کی برکت سے مجھے اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک اُن لوگوں سے پہلے پہنچا دے تاکہ میں تنہائی میں زیارت کر سکوں اور اپنی مُراد حاصل کر سکوں تو مجھے کسی چیز نے بجلی کی طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضر کر دیا اور میں

نے دیکھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تنہا قبلہ رُو تشریف فرما ہیں، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور سے نور چمک رہا ہے۔ میں نے عرض کی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ۔

یہ سُن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے "مرحبا" فرمایا تو میں اپنے چہرے کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی گود مبارک میں لوٹ پوٹ ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کی یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھے کوئی نصیحت فرمایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔ فرمایا درود پاک کی کثرت کرو پھر میں نے عرض کی حضور! آپ اس بات کے ضامن ہو جائیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ولی بن جائیں۔

تو فرمایا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا ایمان پر خاتمہ ہوگا۔ پھر میں نے وہی عرض کی تو فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ولی سارے کے سارے اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کرتے ہیں کہ خاتمہ ایمان پر ہو جائے۔ لہٰذا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

میں نے عرض کی ہاں! یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھے منظور ہے۔ پھر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کرائے۔ میں یہ دربارِ رسالت میں عرض کرنے ہی والا تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود پاک کی کثرت کو لازم پکڑو اور اِس مقام کی زیارت اور ہر وہ بات جو تجھے درجات تک پہنچانے والی ہے ہم اُس کو پورا کریں گے۔

پھر میرے دل میں اس بات کی حشمت و رُعب پیدا ہوا کہ جب میں کون و مکاں ، زمین و آسماں کے آقا کی زیارت سے نوازا گیا ہوں تو مجھے اور کیا چاہیے ؟ تو میں نے عرض کی یا رسُول اللہ ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) ہر نبی و رسُول ، ہر ولی اور حضرت خضر علیہ السّلام نے حُضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نُور سے ہی اقتباس کیا ہے اور حُضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے بحرِ ذخار سے سب نے چلّو بھرا ہے تو جب مجھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہو گئی تو گویا میں نے سب کی زیارت کر لی ۔ **اللہ تعالیٰ کا شکر ہے** ۔

زاں بعد باقی لوگ جن کو میں پیچھے چھوڑ آیا تھا وُہ حاضر ہو گئے اور وُہ بلند آواز سے پڑھتے آ رہے تھے الصّلوٰۃ وَالسّلام عَلَیْكَ یارسُول اللہ ! جب وُہ حاضر ہوئے تو میں آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے حُضور ایک جانب بیٹھا تھا ۔

رسُول اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن کو بشارتیں دیں ، لیکن اُن کے ساتھ ایک شخص اور بھی آیا تھا اُس کو حُضور صلی اللہ تعالیٰ نے دُھتکار دیا ، اور فرمایا اے مردُود ! اے آگ کے چہرے والے ! تُو پیچھے ہٹ جا ! مَیں نے اُس کی صُورت دیکھی تو وُہ اُن آنے والوں جیسی نہ تھی ، کیونکہ وُہ شیطان تھا ۔

اور جب سیدِ دو عالم نُورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اُن حاضرین کے ساتھ گفتگو سے فارغ ہوئے تو فرمایا اب تم جاؤ ! **اللہ تعالیٰ** تمھیں برکتیں عطا فرمائے اور مجھے میرے پوتے کے ساتھ (میری طرف اشارہ کر کے) رہنے دو ۔

تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) میں سیّد ہوں؟ فرمایا ہاں! تو سید ہے۔ میں نے عرض کی کیا میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اولادِ پاک سے ہوں؟ فرمایا ہاں! تو میری نسلِ پاک سے ہے۔ تو میں نے **اللہ** تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ پھر میں نے عرض کیا حضور مجھے نصیحت فرمایئے جس کے ساتھ **اللہ** تعالیٰ مجھے نفع دے، تو فرمایا تجھ پر لازم ہے کہ درود پاک کی کثرت کرے اور تو کھیل تماشے سے پرہیز کرے۔

میں بیدار ہوا تو سوچا وہ کونسا کھیل تماشا ہے کہ اُسے ترک کر دوں۔ بہتیرا غور کیا مگر مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا ہے؟ پھر میں نے خیال کیا شاید کوئی آئندہ رونما ہونے والی بات ہو "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" فعلِ بد سے وہی بچ سکتا ہے جس پر **اللہ** تعالیٰ رحم فرمائے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۰۱)

۳۸۔ ابوالفضل قرمسانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس ایک شخص خراسان سے آیا اور فرمایا مجھے خواب میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم مسجد نبوی (شرفہ اللہ تعالیٰ) میں جلوہ افروز ہیں اور مجھے حکم دیا کہ جب تو ہمدان میں جائے تو فضل بن زیرک کو میرا سلام کہہ دینا، تو میں عرض گزار ہوا حضور اُس پر ایسا کرم کس وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ روزانہ سو بار مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے۔ جب اس آنے والے نے سرکار کا پیغامِ مبارک پہنچا دیا تو وہ بولے کہ وہ درود پاک مجھے بھی بتا دیجئے تو فرمایا میں روزانہ سو بار یا اس سے زیادہ یہ درود پاک پڑھتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى

آلِ مُحَمَّدٍ جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔

اُس نے مجھ سے یہ درود پاک یاد کرلیا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں آپ کو نہیں جانتا تھا اور نہ ہی آپ کا نام جانتا تھا، مجھے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے متعلق بتایا ہے۔

لہٰذا میں نے اُس آنے والے کو کچھ ھدیہ دینا چاہا مگر اُس نے قبول نہ کیا اور کہا کہ میں سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیغامِ مُبارک کو حطامِ دُنیا کے بدلے نہیں بیچنا چاہتا۔ اور وُہ چلا گیا۔ (سعادۃ الدارین صہ ۱۳۲)

۳۹— ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں حضرت اُبوبکر بن مجاھد کے پاس تھا کہ حضرت شیخ شبلی تشریف لائے تو اُبوبکر بن مجاھد اُٹھ کر کھڑے ہوگئے، اُن سے معانقہ کیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا آپ شبلی کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں؟ حالانکہ اہلِ بغداد ان کو دیوانہ خیال کرتے ہیں۔

تو آپ نے فرمایا میں نے اِن کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جو میں نے رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے ساتھ کرتے دیکھا ہے، اور وُہ یُوں کہ میں عالمِ رویا میں حُضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا ہُوں اور دیکھا کہ خواجہ شبلی وہاں حاضر ہوگئے تو سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قیام فرمایا اور اُن کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، تو میں نے عرض کیا یارسُول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) شبلی پر اتنی عنایات کس وجہ سے ہے؟

فرمایا شبلی ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ

أنفسكم عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رؤف رحيم ۰ فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت و ھو رب العرش العظیم ۔ اور اس کے بعد تین بار درود پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا سَيِّدَنَا يَا مُحَمَّدُ ۔ پڑھتا ہے۔

اور پھر خواجہ شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو میں نے اُن سے پُوچھا تو انھوں نے ایسا ہی ذکر کیا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۲۴)

تنبیہ : بعض محققین نے فرمایا ہے کہ سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذاتی نامِ نامی اسمِ گرامی کے ساتھ خطاب مذکور ہو وہاں صفاتی نام ذکر کرنا چاہیے۔ لہٰذا اگر بصیغۂ ندا درُود پاک پڑھنا ہو تو یُوں صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا سيدنا يا حبيب الله پڑھا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ادب کی توفیق عطا فرمائے۔

حَسْبُنَا الله وَنعم الوكيل نعم المَوْلیٰ وَنعم النَصِير ۔

ابنِ بشکوال نے اِس واقعہ کو اَبُوالقاسم خفاف سے نقل کیا ہے۔ اس میں ہے کہ جب حضرت اَبُوبکر بن مجاہد شیخ شبلی کے لیے اُٹھ کر کھڑے ہو گئے تو شاگردوں نے چہ میگوئیاں کیں اور پھر حضرت اَبُوبکر بن مجاہد سے عرض کی کہ آپ کے پاس جب مملکت کا وزیر علی بن عیسیٰ آتا ہے تو آپ اس کے لیے کھڑے نہیں ہوتے مگر شبلی کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تو فرمایا کیا میں ایسے بزرگ کے لیے کھڑا نہ ہوں جس کا اکرام حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو! میں نے خواب میں شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تو مجھے فرمایا اے ابنِ مجاہد! کل تیرے پاس ایک جنتی مرد آئے گا اس کی تعظیم کرنا اس لیے میں نے شیخ شبلی کی

تعظیم کی ہے۔

پھر چند راتوں بعد مجھے خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو رحمۃللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر! تجھے اللہ تعالیٰ عزت عطا فرمائے جیسے تُو نے ایک جنّتی کی عزت کی ہے۔ تو میں نے عرض کی یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) یہ کس سبب سے اس اکرام کا مستحق ہوا ہے؟ فرمایا یہ پانچوں نمازوں کے بعد مجھے یاد کرتا ہے (درود پاک پڑھتا ہے) اور پھر آیت مذکورہ پڑھتا ہے۔ اور اَسّی سال گزر گئے یوں ہی کرتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۴۴)

۴۰۔ حضرت یحییٰ کرمانی نے فرمایا ایک دن میں ابوعلی بن شاذان کے پاس تھا کہ ایک نوجوان داخل ہوا جس کو ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ اُس نے ہمیں سلام کیا اور پوچھا تم میں سے ابوعلی بن شاذان کون ہے؟ ہم نے اُنکی طرف اشارہ کیا تو اُنھوں نے کہا اے شیخ! میں خواب میں سید دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ابوعلی بن شاذان کی مسجد پوچھ کر وہاں جانا اور جب تُو اُن سے ملاقات کرے تو میرا سلام اُن کو کہنا۔

یہ کہہ کر وُہ نوجوان چلا گیا اور حضرت ابوعلی آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا مجھے تو کوئی ایسا عمل نظر نہیں آتا جس سے میں اس کرم و عنایت کا مستحق ہوا ہوں مگر یہ کہ میں صبر کے ساتھ حدیثِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پڑھتا ہوں اور جب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک یا ذکر پاک آتا ہے تو میں درود پاک پڑھتا ہوں اس کے بعد شیخ ابوعلی دو یا تین ماہ زندہ رہے اور

وصال فرما گئے، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ (سعادۃ الدارین ص۱۲۷)

۱۴۱۔۔۔حضرت ابوالمواہب شاذلی فرماتے ہیں میں خواب میں زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے نوازا گیا تو دیکھا کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرے منہ کو بوسہ دیا اور فرمایا میں اُس منہ کو بوسہ دیتا ہوں جو مجھ پر ہزار بار دِن میں اور ہزار بار رات میں درُود پڑھتا ہے۔ پھر فرمایا انا اعطینک الکوثر۔ کتنا اچھا وِرد ہے، اگر تو اس کو رات میں پڑھا کرے اور فرمایا تیری یہ دُعا ہونی چاہیے۔ اللّٰھم فرج کرباتنا اللّٰھم اقل عثراتنا اللّٰھم اغفر زلاتنا اور درُود پاک پڑھ کر یوں کہا کرے وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العٰلمین

(سعادۃ الدارین ص۱۳۲)

۱۴۲۔۔۔نیز حضرت شیخ ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے خواب میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تو آپ نے فرمایا اے شاذلی! تو میری اُمت کے ایک لاکھ کی شفاعت کرے گا۔ میں نے عرض کیا اے آقا! میرے لیے یہ انعام کس وجہ سے ہے؟ تو فرمایا تُو میرے دربار میں درُود پاک کا ہدیہ پیش کرتا رہتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۲)

۱۴۳۔۔۔نیز ابوالمواہب شاذلی قدس سرہ نے فرمایا میں نے ہزار بار درُود پاک پڑھنا تھا تو میں نے جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تو مجھے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے شاذلی! تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

پھر فرمایا آہستگی اور ترتیب سے یوں پڑھو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ - ہاں اگر وقت تھوڑا ہو تو پھر جلدی پڑھنے میں حرج نہیں ہے - پھر فرمایا یہ جو میں نے تجھ سے کہا ہے آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھ! یہ افضل ہے ورنہ جیسے بھی تُو پڑھے یہ درود پاک ھی ہے اور بہتر یہ ہے کہ جب تُو درود پاک پڑھنا شروع کرے تو اوّل آخر درودِ تامہ پڑھ لے خواہ ایک ہی بار پڑھے اور درودِ تامہ یہ ہے :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ
وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ ۝ وَبَارِکْ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا
بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا
اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

(سعادۃ الدارین صـ۱۳۲)

تنبیہ : اِس واقعہ سے اور اس کے ماقبل و مابعد دیگر واقعات سے معلوم ہوا کہ درود پاک میں لفظ "سَیِّدِنَا" کہنا محبوب و مرغوب ہے -

۴۴ ـــ حضرت شریف نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ کے متوسلین میں سے تھے فرمایا میں نے خواب میں سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا ایک بڑے خیمے میں جلوہ گر ھیں اور اُمّت کے اولیاء کرام

حاضر ہو کر یکے بعد دیگرے سلام عرض کر رہے ہیں اور کوئی صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ فلاں ولی اللہ ہے اور یہ فلاں ہے اور آنے والے حضرات سلام عرض کر کے ایک جانب بیٹھتے جاتے ہیں۔

حتیٰ کہ ایک جمِ غفیر اور بہت سارے لوگ اکٹھے آرہے ہیں اور ندا دینے والا کہہ رہا ہے یہ محمد حنفی آرہے ہیں، جب وہ سید العلمین اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے انھیں پاس بٹھالیا۔ پھر آپ سیدنا صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں اس سے محبت کرتا ہوں مگر اس کی پگڑی جو کہ بغیر شملہ کے ہے۔ اور محمد حنفی کی طرف اشارہ فرمایا۔

یہ سن کر سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) اجازت ہو تو میں اس کے سر پر پگڑی باندھ دوں؟ فرمایا ہاں! تو صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا عمامہ مبارکہ لے کر حضرت محمد حنفی کے سر پر باندھ دیا اور بائیں جانب شملہ چھوڑ دیا۔

یہ خواب ختم ہوا اور جب حضرت شریف نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت محمد حنفی رحمۃ اللہ علیہ کو سنایا تو وہ اور اُن کے ہمنشیں سب آبدیدہ ہو گئے۔ پھر حضرت محمد حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ شریف نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا آئندہ جب آپ کو سید دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہو تو آپ عرض کریں کہ محمد حنفی کے کونسے عمل کی وجہ سے یہ نظرِ عنایت ہے۔

کچھ دنوں کے بعد شیخ شریف نعمانی زیارت کی نعمت سے سرفراز ہوئے اور وہ عرض پیش کر دی۔ رسُول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا وہ جو درود پاک ہر روز مجھ پر خلوت میں مغرب کے بعد پڑھتا ہے اور وہ یہ ہے :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَ زِنَۃَ مَا عَلِمْتَ وَ مِلْاَ مَا عَلِمْتَ

اور جب یہ واقعہ حضرت محمد حنفی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا گیا تو فرمایا اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے سچ فرمایا اور پھر پگڑی لی، اس کو سر پر باندھا اور اس کا شملہ چھوڑا۔ پھر سب نے اپنی اپنی پگڑیاں اتاریں اور دوبارہ باندھیں اور ان کے شملے چھوڑے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۳)

۴۵ــــ مولوی فیض الحسن سہارنپوری درود پاک کثرت سے پڑھا کرتے تھے خصوصاً جمعہ کی رات کو جاگ کر درود پاک زیادہ پڑھتے تھے۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے مکان سے ایک مہینہ تک خوشبو کی مہک آتی رہی۔

(کتاب درود شریف ص۶۹)

۴۶ــــ لکھنؤ میں ایک کاتب تھا اُس نے ایک بیاض (کاپی) رکھی ہوئی تھی اور اُس کی عادت تھی کہ صبح کے وقت جب وہ کتابت شروع کرتا تو سب سے پہلے اُس کاپی پر درود پاک لکھ لیتا۔ جب اُس کا آخری وقت آیا تو گھبرا کر کہنے لگا دیکھئے وہاں جا کر کیا ہوتا ہے؟ اتنے میں ایک مست مجذوب آ پہنچے اور فرمانے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے، وہ بیاض سرکار کے دربار پیش ہے

اور اس پر صاد بن رہے ہیں۔ (زاد السعید صفحہ ۱۳)

۷۴۔۔۔ایک دن آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کے لیے تشریف لے جا رہے تھے، راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھالو!

جب کھانا کھانے لگے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) روٹی کے ساتھ نان خورش (سالن) نہیں ہے پھر صحابہ کرام نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھی ہے اور بڑے زور زور سے بھنبھناتی ہے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) یہ مکھی کیوں شور مچاتی ہے؟ فرمایا یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بے قرار ہیں اس وجہ سے کہ صحابہ کرام کے پاس سالن نہیں ہے حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا چھتہ لگایا ہوا ہے وہ کون لائے گا؟ ہم اُسے اُٹھا کر لا نہیں سکتیں۔

فرمایا پیارے علی! (کرم اللہ وجہہٗ) اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ! چنانچہ حضرت حیدرِ کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک چوبی پیالہ پکڑ کر اُس کے پیچھے ہولیے، وہ مکھی آگے آگے اُس غار میں پہنچ گئی اور آپ نے وہاں جا کر شہد مصفا نچوڑ لیا اور دربارِ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ شہد تقسیم فرما دیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آ گئی اور بھنبھنانا شروع کر دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مکھی پھر اسی طرح شور کر رہی ہے، تو فرمایا میں نے اس سے ایک سوال

کیا ہے اور یہ اُس کا جواب دے رہی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے؟ مکھی کہتی ہے کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وُہ ہماری خوراک ہے۔

میں نے پُوچھا پھُول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں، پھیکے بھی اور بدمزہ بھی، تو تیرے منہ میں جاکر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے؟ تو مکھی نے جواب دیا یارسُول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) ہمارا ایک امیر اور سردار ہے، ہم اُس کے تابع ہیں۔ جب ہم پھُولوں کا رس چوستی ہیں تو ہمارا امیر آپ کی ذاتِ اقدس پر درُود پاک پڑھنا شروع کرتا ہے اور ہم بھی اُس کے ساتھ مل کر درُود پاک پڑھتی ہیں تو وُہ بدمزہ اور کڑوے پھُولوں کا رس درُود پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اسی کی برکت و رحمت کی وجہ سے وُہ شہد شفاء بن جاتا ہے۔

گفت چوں خوانیم بر احمد درُود   میشود شیریں و تلخی را ربود

اگر درُود پاک کی برکت سے کڑوے اور بدمزہ پھُولوں کا رس نہایت میٹھا شہد بن سکتا ہے، تلخی شیریں میں بدل سکتی ہے تو درُود پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ (مقاصد السالکین ص ۵۳)

یُوں ہی درُود پاک کی برکت سے ہماری نامکمل نمازیں اور ناتمام سجدے و دیگر عبادتیں بھی قبول ہو سکتی ہیں۔ (مرتب کتاب ہٰذا)

آپ کا نامِ نامی اے صلِ علیٰ
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا

۴۸ — ابو صالح صوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بعض محدثین کرام کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا اور پُوچھا گیا کہ حضرت کیا حال ہے؟ تو فرمایا اللہ تعالےٰ کا فضل ہوا کہ میری بخشش ہو گئی۔

پُوچھا کس سبب سے؟ تو فرمایا کہ میں نے اپنی کتاب میں سیدِ دو عالم شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلّم پر درُود پاک لکھا ہے، اس لیے درُود پاک کی برکت سے بخشش ہو گئی۔ (سعادۃ الدارین ص۱۲۹)

ہر کہ باشد عامل صلوا مدام — آتش دوزخ شود بروے حرام

عبد اللہ بن محمد مروزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ماجد رات کو آپس میں حدیثِ پاک کا تکرار کرتے تھے، تو جس جگہ بیٹھ کر تکرار کیا کرتے تھے نُور کا ایک ستون دیکھا گیا جو آسمان کی بلندیوں تک جاتا تھا۔ پُوچھا گیا یہ کیسا نُور ہے؟ تو جواب ملا کہ حدیث پاک کے تذکرہ کے دوران جو درُود پاک کی کثرت ہوتی ہے یہ اس کا نُور ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۲۹)

۵۰ — حضرت ابوالعباس خیاط رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ گوشہ نشین تھے، مجلسوں میں نہیں آتے جاتے تھے۔ ایک دن وُہ علامہ محمد ابنِ رشیق کی مجلس میں آئے شیخ ابوالعباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تم پڑھو! اپنا کام کرو! میں تو اس لیے حاضر ہوا ہُوں کہ میں خواب میں سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلّم کے دیدار سے مشرف ہوا ہوں، مجھے آقائے دوجہاں، سیدِ انس وجاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ ابنِ رشیق کی مجلس میں جایا کرو! کہ وُہ مجھ پر درُود پاک کثرت سے پڑھتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۰)

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمدؐ وآلہٖ وسلم۔

۵۱ — حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہمارا ایک ہمسایہ تھا جو کہ بادشاہ کا ملازم تھا، اور فسق وفجور اور غفلت میں مشہور تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ مبارک میں ہاتھ دیا ہوا ہے۔

یہ دیکھ کر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) یہ بدکردار بندہ ہے یہ اللہ تعالیٰ سے منہ پھیرے ہوئے ہے۔ تو اس نے اپنا ہاتھ سرکار کے دستِ مبارک میں کیسے رکھ دیا ہے؟ تو میرے آقا رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں اس کی حالت کو جانتا ہوں اور میں اسے دربارِ الٰہی میں لے جا رہا ہوں اور اس کے لیے دربارِ الٰہی میں شفاعت کروں گا۔

میں نے یہ ارشاد سن کر عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کس سبب سے اس کو یہ مقام حاصل ہوا اور کس وجہ سے اس پر سرکار کی نظرِ عنایت ہے؟ فرمایا اس کے درود پاک کے کثرت کرنے کی وجہ سے، کیوں کہ یہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے مجھ پر ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ غفور ورحیم میری شفاعت کو قبول فرمائے گا۔ پھر میں بیدار ہوا، اور جب صبح ہوئی تو دیکھا وہی شخص مسجد میں داخل ہوا وہ رو رہا تھا اور میں اُس وقت رات والا واقعہ دوستوں اور نمازیوں کو سنا رہا تھا

وہ آیا اور سلام کر کے میرے سامنے بیٹھ گیا اور مجھ سے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں کہ میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کروں، کیوں کہ مجھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نے بھیجا ہے کہ عبدالواحد کے ہاتھ پر جاکر توبہ کرلے پھر میں نے اُس سے رات والے خواب کے متعلق پُوچھا تو اُس نے بتایا رات سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا میں تیرے لیے اپنے ربِ کریم کے دربار شفاعت کرتا ہوں، کیونکہ تُو مجھ پر درُود پاک پڑھا کرتا ہے' اور مجھے دربارِ الٰہی میں لے جاکر شفاعت کردی اور فرمایا پچھلے گناہ میں نے معاف کرادیے ہیں، اور آئندہ کے لیے صبح جاکر شیخ عبدالواحد کے ہاتھ پر توبہ کرلے اور اُس توبہ پر قائم رہے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۵)

بر محمدؐ می رسانم صد سلام آں شفیع مجرماں یوم القیام

۵۲ — حضرت محمد کروی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب "باقیات صالحات" میں لکھا ہے کہ مجھ پر جو اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا۔ تو میں خواب میں سیدالکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور مجھے میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے گود میں اٹھالیا، اور یُوں کہ میرا سینہ سرکار کے سینۂ انور اور میرا منہ حضُور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منہ مُبارک اور میری پیشانی حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشانی مُبارک کے برابر تھی۔ اور فرمایا مجھ پر درُود پاک کی کثرت کیا کرو اور مجھے سرکار نے اپنی رضا کی بشارت دی، جو کہ رضائے الٰہی کی جامع ہے۔ تو میں آبدیدہ ہوگیا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا مجھ پر اتنا کرم عظیم ہے۔

اور میں نے دیکھا کہ میری اِس حالت کو دیکھ کر اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی چشمانِ مُبارکہ سے بھی آنسو جاری ہیں اور میں بیدار ہوا تو میری

آنکھیں اشک بار تھیں۔ میں اُٹھا اور مواجہ شریف کے سامنے حاضر ہو گیا اور میں نے روضۂ مقدسہ کے اندر سے سُنا کہ حبیبِ خُدا شاہِ انبیا صلوات اللہ و سلامہ علیہ وعلیہم اجمعین نے مجھے ایسی ایسی بشارتیں دیں کہ میں عوام کے سامنے بیان نہیں کر سکتا۔

اور میں بڑا خوش ہو کر سلام عرض کر کے واپس ہوا تو میں نے سلام کا جواب سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبانِ مبارک سے سُنا۔ حالانکہ میں جاگ رہا تھا اور مجھے حق یقین حاصل ہوا کہ سید العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم روضۂ انور میں حیات ہیں اور مسلمانوں کے سلام کا جواب بھی عنایت فرماتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۵)

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم

۵۳۔۔۔ سیدی عبد الجلیل مغربی نے "تنبیہ الانام" کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جب میں درُود پاک کے متعلق کتاب لکھ رہا تھا اُس دوران میں نے دیکھا کہ میں خچر پر سوار ہوں اور میں اس قوم کے ساتھ ملنا چاہتا ہوں جو کسی امر کی تلاش میں مجھ سے آگے جا چکے ہیں جبکہ میرا خچر پیچھے رہ گیا، میں نے اسے ڈانٹا تو وہ تیز چلنے لگا اور اُسے ایک آدمی نے لگام سے پکڑ کر روک لیا اور میں اُس کی اِس حرکت سے پریشان ہو گیا۔ اچانک ایک صاحب تشریف لائے جو نہایت پاکیزہ صورت، پاکیزہ سیرت تھے۔

اُنھوں نے اس شخص کو ڈانٹا اور میرے خچر کو اُس کے ہاتھ سے یہ کہہ کر چھڑایا کہ چھوڑ اس کو! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی ہے اور اِس کو

اس کے گھر والوں کے لیے شفاعت کنندہ بنایا ہے اور اس سے غل (بوجھ) اُتار دیا ہے۔

میں بیدار ہوا تو نہایت خوش تھا اور میرے دل میں آیا کہ جس شخص نے مجھے مذکور کے ہاتھ سے چھڑایا اور مندرجہ بالا کلمات فرمائے ہیں یہ سیّدی مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ یہ ساری عنایت سیّد الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درُود پاک پڑھنے کی برکت سے ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۶)

۵۴ــــ صاحبِ تنبیہ الانام قدّس سرّہٗ نے فرمایا مذکورہ بالا زیارت کے کچھ عرصہ بعد پھر مجھے خواب میں دیدار نصیب ہوا۔ دیکھا کہ آقائے دوجہاں صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم میرے گھر میں تشریف لائے ہیں اور میرا گھر سرکارِ دوعالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے چہرۂ انور کے نُور سے جگمگا رہا ہے۔ اور میں نے تین مرتبہ کہا الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ۔ حضور! میں آپ کے جوار میں ہوں اور حضور کی شفاعت کا اُمّیدوار ہوں۔ (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم)

جب یہ عرض کیا تو رحمت دوعالم، شفیعِ اعظم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مُسکراتے ہوئے بوسہ دیا اور فرمایا ـــ "اِنّیْ وَاللہِ اِنّیْ وَاللہِ اِنّیْ وَاللہِ" نیز میں نے دیکھا کہ ہمارا ہمسایہ جو کہ فوت ہوچکا تھا مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تُو حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے خدام سے ہے، جو سرکار کی مدح سرائی کرتے ہیں۔ میں نے اُس سے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ تو اُس نے کہا ہاں! اللہ کی قسم! تیرا ذکر تو آسمانوں میں ہو رہا تھا۔ اور حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم مُسکرا رہے تھے۔

میں بیدار ہوگیا اور میں نہایت ہی ہشاش بشاس تھا۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۶)

۵۵۔۔۔ نیز صاحبِ تنبیہ الانام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اس کے کچھ عرصہ بعد میں نے خواب میں اپنے والد ماجد کو دیکھا کہ بڑے ہی خوش ہیں۔ تو میں نے عرض کیا اباجی! کیا میری وجہ سے آپ کو کچھ فائدہ پہنچا ہے؟ فرمایا اللہ کی قسم! مجھے بہت فائدہ پہنچا ہے۔

میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ تو والد صاحب نے فرمایا تیرے درود پاک کے موضوع پر کتاب لکھنے سے۔ میں نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم کہ میں نے کتاب لکھی ہے؟ فرمایا تیرا چرچہ تو ملاءِ الاعلیٰ میں ہو رہا ہے۔ (سعادۃ الدارین ۱۳۶)

۵۶۔۔۔ سید محمد کردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "باقیاتِ صلحٰت" میں لکھا ہے میری والدہ ماجدہ نے خبر دی کہ میرے والد ماجد جن کا نام محمد تھا (مصنف کے ناناجان) نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں فوت ہو جاؤں اور جب مجھے غسل دے لیا جائے تو چھت سے میرے کفن پہ ایک سبز رنگ کا کاغذ گرے گا۔ اُس میں لکھا ہوگا کہ یہ آگ سے محمد کے لیے برات نامہ ہے۔ اور اُس کاغذ کو میرے کفن میں رکھ دینا!۔

چنانچہ غسل کے بعد وُہ کاغذ گرا، اُس پر لکھا ہوا تھا ھٰذِہٖ بَرَاْءَۃٌ مُحَمَّدٍ الْعَامِلِ بِعِلْمِہٖ مِنَ النَّارِ۔ اور اُس کاغذ کی یہ نشانی تھی کہ جس طرف سے پڑھو سیدھا ہی لکھا نظر آتا تھا۔ پھر میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ میرے ناناجان کا عمل کیا تھا؟ تو امّی جان نے فرمایا اُن کا عمل، ہمیشہ ذکر اور درود پاک کی کثرت تھا۔ (سعادۃ الدارین صـ۱۳۷)

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ اَجْمَعِیْن

۵۷۔۔۔ شیخ مسعود دراری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ بلاد فارس کے صلحاء میں سے تھے۔ اُن کا طرۂ امتیاز یہ تھا کہ وُہ عاشقِ رسول تھے، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) اُن کا شغل یہ تھا کہ اُس جگہ پر جہاں مزدور لوگ آکر بیٹھتے ہیں تاکہ ضرورتمند لوگ اُن کو مزدوری کے لیے لے جائیں، جاتے اُن کو اپنے مکان میں لے آتے اور اُن مزدوروں کو گمان ہوتا کہ شاید کوئی تعمیر وغیرہ کا کام ہوگا جس کیلئے ہم بلائے گئے ہیں۔

مگر حضرت موصوف اُن کو بٹھا کر فرماتے کہ دُرود پاک پڑھو! اور خود بھی ساتھ بیٹھ کر پڑھتے۔ جب عصر کے وقت چھٹی ہونے لگتی تو جیسے کام لینے والے لوگ مزدوروں سے کہا کرتے ہیں تھوڑا سا کام اور کرلو! ایسے ہی حضرت موصوف اُن سے فرماتے زِیۡدُوۡا مَا تَیَسَّرَ بَارَکَ اللّٰہُ فِیۡکُمۡ۔

پھر اُن کو پُوری پُوری مزدوری دے کر رُخصت کرتے اور شیخ مسعود رحمۃ اللہ اپنے عشق ومحبت کی بنا پر بیداری میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دیدار سے مشرف ہوتے تھے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۷)

۵۸۔۔۔ ابنِ ہبیرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں شفیعِ اعظم رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر دُرود پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن میں دُرود پاک پڑھ رہا تھا اور میری آنکھیں بند تھیں تو میں نے دیکھا کہ ایک لکھنے والا سیاہی کے ساتھ میرا دُرود پاک لکھ رہا ہے اور میں کاغذ پر حروف دیکھ رہا تھا۔ میں نے آنکھ کھولی تاکہ اُس کو آنکھ کے ساتھ دیکھوں تو وُہ مجھ سے چھپ گیا اور میں نے اُس کے کپڑوں کی سفیدی دیکھی۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۸)

۵۹۔۔۔ امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا مجھے شیخ احمد سروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا کہ انھوں نے ملائکہ کرام کو قلم کے ساتھ لکھتے دیکھا ہے کہ درود پاک پڑھنے والے جو کلمہ منہ سے نکالتے ہیں اس کو فرشتے صحیفوں میں لکھ لیتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین ص۱۳۸)

۶۰۔۔۔ سلیمان بن سحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں خواب میں سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا تو میں نے دربارِ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں آپ اُن کا سلام سمجھ لیتے ہیں؟ فرمایا ہاں! اور میں اُن کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔ (سعادۃ الدارین ص۱۴۱)

۶۱۔۔۔ ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں میں نے حج کیا اور مدینہ منورہ حاضر ہوا اور پھر جب میں روضۂ مقدسہ پر حاضر ہوا تو میں نے سلام عرض کیا میں نے روضۂ انور کے اندر سے آواز سنی۔

وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ (سعادۃ الدارین ص۱۴۱)

؎ تو زندہ ہے واللہ! تو زندہ ہے واللہ!

مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

۶۲۔۔۔ عارف باللہ علی بن علوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو اُن کو شفیعِ معظم نبیِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہو جاتی اور وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھ لیتے اور نبیِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جواب سے سرفراز فرما دیتے اور جب شیخ موصوف تشہد یا

غیر تشہد میں عرض کرتے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تو سُن لیتے کہ رسُول اکرم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَا شَیْخ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور کبھی کبھی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ کو بار بار پڑھتے جب اُن سے پُوچھا گیا کہ آپ بار بار کیوں پڑھتے ہیں تو فرماتے میں جب تک آقائے دوجہاں سے جواب نہ سُن لُوں آگے نہیں پڑھتا۔ نیز امام شعرانی قدس سرّہٗ سے منقول ہے فرمایا کہ کُچھ حضرات ایسے بھی ہیں جو پانچوں نمازیں سرورِ دوعالم صلی اللّٰہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پیچھے پڑھتے ہیں۔

اور حضرت سیدی علی الخواص رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ کسی کا ولایتِ مُحمّدیہ میں قدم راسخ نہیں ہوسکتا جب تک کہ سیّدالوجود رحمتِ دوعالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم اور خضر والیاس علیہما السّلام کی زیارت سے مشرّف نہ ہو۔ پھر فرمایا کہ بعض لوگ جو اس دولت سے محروم ہیں اُن کے انکار کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

(سعادۃ الدارین ص۱۴۱)

نیز فرمایا کہ شیخ ابوالعبّاس مرسی قدس سرّہٗ نے فرمایا رات دن میں سے اگر ایک گھڑی بھی میں حضُور صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دیدار سے محروم ہوجاوٴں تو میں اپنے کو فقرا سے شمار نہ کروں۔ (سعادۃ الدارین ص۱۴۲)

۶۳ــــ حضرت سیّد مُحمّد بن سلیمان جزولی صاحبِ دلائل الخیرات رحمۃ اللّٰہ تعالےٰ علیہ ایک جگہ تشریف لے گئے اور وہاں پر نماز کا وقت ہوگیا، آپ نے وضو کا ارادہ کیا دیکھا تو ایک کنوّاں ہے جس میں پانی موجود ہے لیکن اس پر کوئی پانی نکالنے

کا سامان (رسی، ڈول) وغیرہ نہیں ہے۔

فرمایا میں اسی فکر میں تھا کہ ایک بچی نے مکان کے اُوپر سے جھانکا اور پُوچھا آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ فرمایا بیٹی میں نے وضو کرنا ہے مگر پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

اُس نے پُوچھا آپ کا نام کیا ہے؟

فرمایا مجھے محمدؐ بن سلیمان جزولی کہتے ہیں۔ یہ سُن کر اس بچی نے کہا اچھا آپ ہی ہیں کہ جن کی مدح و ثنا کے ڈنکے بج رہے ہیں، مگر کنوئیں سے پانی نہیں نکال سکتے!۔

یہ کہہ کر اُس بچی نے کنوئیں میں اپنا آبِ دہن ڈال دیا، تو آناً فاناً پانی کناروں تک آ گیا بلکہ زمین پر بہنے لگا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز سے فارغ ہو کر اُس بچی سے پُوچھا بیٹی میں تجھے قسم دے کر پُوچھتا ہُوں کہ بتا! تُو نے یہ کمال کیسے حاصل کیا؟

بچی نے کہا یہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے یہ اُس ذاتِ گرامی پر دُرود پاک کی برکت سے ہوا ہے، اور اگر جنگل میں تشریف لے جائیں تو درندے چرندے آپ کے دامن میں پناہ لیں۔ (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم)۔

تو حضرت شیخ جزولی قدس سرّہٗ نے وہاں قسم کھائی کہ دُرودِ پاک کے متعلق کتاب لکھوں گا اور پھر آپ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "دلائل الخیرات" ہے۔"

(سعادۃ الدارین صـ ۱۴۴)

۶۴ـــــ یہی وُہ شیخ جزولی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ ہیں کہ جن کے متعلق یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچی ہوئی ہے کہ آپ کی قبر مُبارک سے کستوری کی خوشبُو مہکتی تھی۔ کیونکہ

آپ اپنی زندگی میں دُرودِ پاک بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے۔ (مطالع المسرات ص۴)

۶۵—— نیز حضرت شیخ جزولی صاحب "دلائل الخیرات" قدس سرہٗ کے وصال کے ستتر سال بعد آپ کو قبرِ مبارک سے نکالا گیا اور سوس سے مراکش منتقل کیا گیا۔ جب آپ کا جسدِ مبارک کھولا گیا تو دیکھا کہ آپ کا کفن بھی بوسیدہ نہیں ہوا تھا اور آپ بالکل صحیح و سالم ہیں جیسے آج ہی لیٹے ہیں۔

نہ تو زمین نے آپ کو چھیڑا نہ آپ کی کوئی حالت بدلی ہے بلکہ جب آپ نے تازہ تازہ خط بنوایا تھا اور ستتر سال کے بعد جب آپ کا جسدِ مبارک نکالا گیا تو ایسے تھا جیسے آج ہی خط بنوایا ہے یہاں تک کہ کسی نے براہِ آزمائش آپ کے رُخسار مبارک پر اُنگلی رکھ کر دبایا اور اُنگلی اُٹھائی تو اُس جگہ سے خُون ہٹ گیا اور وہ جگہ سفید نظر آ رہی تھی، پھر تھوڑی دیر بعد وہ جگہ سُرخ ہو گئی جیسے زندوں کے جسم میں خُون رواں ہوتا ہے۔ اور یہ ساری بہاریں دُرودِ پاک کی کثرت کی برکت سے ہیں۔ (مطالع المسرات ص۴)

۶۶—— ابو علی قطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں کا ساتھی تھا جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں سبّ و شتم کرتے ہیں (معاذ اللہ)۔ فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کرخ کی جامع مسجد میں داخل ہوا ہوں اور میں نے مسجد میں رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا نیز دیکھا کہ آپ کے ساتھ دو آدمی ہیں جن کو میں نہیں پہچانتا تھا۔

میں نے رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کیا تو سرکار نے میرے سلام کا جواب نہ دیا، میں نے عرض کیا

یارسُول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں تو حضور کی ذاتِ گرامی پر دن رات اِتنا اِتنا دُرود پاک پڑھتا ہُوں لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔

یہ سُن کر رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تُو مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے، اور میرے صحابہ کرام کی شان میں گستاخی بھی کرتا ہے۔ میں نے یہ سُن کر عرض کیا میرے آقا! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں حضور کے دستِ مُبارک پر توبہ کرتا ہُوں، آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ میرے اِس عرض کرنے پر (توبہ کر لینے کے بعد) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وَعَلَیْكَ السَّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ (سعادۃ الدارین صـ۱۴۹)

تنبیہ: اِس واقعہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوئی کہ جو شخص نبیِ اکرم شفیعِ معظم نُورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں بے ادبی، گستاخی کرے اُس سے حبیبِ خُدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کبھی راضی نہ ہوں گے، خواہ وُہ کیسے ہی اچھے عمل کرے۔ دُوسرے یہ بھی واضح ہوا کہ دُرود پاک کی برکت سے عقائد بھی درست ہو جاتے ھیں سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دُرود پاک پڑھنے والوں کی خود اصلاح فرما دیتے ھیں۔

مولای صلِّ وسلِّم دائماً ابداً | علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم
ہر کہ باشد عامل صلّوا مدام | آتشِ دوزخ بود بروے حرام

۶۷— ایک مولوی صاحب لوگوں کے سامنے عظمت و

محبّتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم اور فضائلِ دُرُود پاک عموماً بیان کیا کرتے تھے۔ اُن کے شاگرد نے خواب دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے جس میں مخلوقِ خدا جمع ہے۔

حشر کا دن ہے سب لوگ مارے ڈر کے کانپ رہے ہیں ایک طرف دیکھا کہ رسُول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کھڑے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ اچانک ہمارے قریب سے ہمارے اُستاد گزرے اور اُس طرف جا رہے ہیں جس طرف سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم جلوہ افروز تھے میں نے اپنے ساتھ والے طالب علموں سے کہا دیکھو! استاد صاحب جا رہے ہیں اور ہم بھی پیچھے ہولیے، جب استاد صاحب حبیبِ خُدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے قریب پہنچے تو سرکار نے ہاتھ مُبارک سے لوگوں کو اشارہ کیا کہ راستہ چھوڑ دو!

لوگوں نے راستہ چھوڑ دیا، اور استاد صاحب حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے اپنی ردا (چادر) مُبارکہ اٹھائی اور اُس میں اُستاد صاحب کو چُھپا لیا۔ اُستاد صاحب کی چادر کا صرف ایک کونہ باہر رہ گیا تو ہم نے وُہ کونہ تھام لیا کہ کہیں وُہ غائب نہ ہو جائیں۔

تھوڑی دیر بعد رسُول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے چادر مُبارک اُٹھائی اور فرمایا اب جاؤ! اب کوئی فکر نہیں ہے! یہ سُن کر استاد صاحب چلے تو ہم بھی اُن کے پیچھے چل دیئے، کُچھ آگے گئے تو دیکھا کہ پُل صراط ہے وہاں پہرہ لگا ہوا ہے دونوں طرف فرشتے کھڑے ہوئے تھے، جب ہم پُل سے گزرنے لگے تو ایک پہریدار نے پُکارا تم کون ہو؟ اور کہاں جا رہے ہو؟

لیکن ہمارے اُستادِ محترم نے پکارنے والے کی کوئی پروانہ کی اور چلتے رہے' پہریدار نے دو تین مرتبہ آوازیں دیں اور خاموش ہوگیا، اور ہم چلتے رہے جب ہم پُل صراط سے پار ہوئے تو دیکھا کہ رحمتِ دوعالم نورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم وہاں تشریف فرما ہیں' اور اُستاد صاحب سے پُوچھا کہ خیریت سے پہنچ گئے ؟ عرض کی جی حضُور! خیریت سے پہنچ گئے ہیں ؟

پھر سرکار نے فرمایا یہ سامنے جنّت کا دروازہ ہے داخل ہوجاؤ! ۔ اور آنکھ کھُل گئی ۔

دامنِ مصطفٰے سے جو لپٹا یگانہ ہوگیا　　جس کے حضُور ہو گئے اُس کا زمانہ ہوگیا

وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ اطیب الطیّبین اطہر الطاہرین وَعَلٰی آلِہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ الطاہرات المطہرات امہات المؤمنین وذرّیتہٖ الٰی یوم الدین والحمدللہ ربّ العٰلمین ۔

۶۸ — ایک مولوی صاحب جو کہ لوگوں کو درُود پاک کی عموماً ترغیب دیتے رہتے تھے اور خود بھی لوگوں میں بیٹھ کر درُود پاک پڑھا کرتے تھے ۔ اُن کا ایک شاگرد حج کرنے گیا ۔ جب وُہ مدینہ منورہ حاضر ہوا تو اُس کا بیان ہے کہ مَیں روضہ انور کے سامنے کھڑا نعت شریف پڑھ رہا تھا اُسی حالت میں نیند آگئی ۔

دیکھا کہ سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم جلوہ افروز ہیں اور ایک طرف سیدنا صدیقِ اکبر اور دوسری طرف سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے ہیں اور پیچھے کافی لوگ بیٹھے ہیں ، مَیں اس حالت میں بھی نعت پاک

پڑھ رہا ہوں۔ جب نعت شریف ختم ہوئی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میری جھولی میں کچھ ڈال دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں تو صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حج کرنے آیا ہوں اور اُنھوں نے مجھے کچھ نہیں دیا۔

یہ سُن کر صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کچھ میری جھولی میں ڈال دیا۔ اس کے بعد میں نے عرض کیا حضور! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کوئی اور بھی فرمان ہے؟ تو فرمایا اپنے اُستاد صاحب کو ہمارا سلام کہہ دینا۔

وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلمین۔

۶۹۔۔۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک بار مجھے بخار کا عارضہ لاحق ہوا اور بیماری طول پکڑ گئی حتّٰی کہ زندگی سے نااُمیدی ہو گئی، اس دوران مجھے غنودگی ہوئی تو میں نے دیکھا کہ شیخ عبدالعزیز تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں بیٹا! رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تیری عیادت کے لیے تشریف لا رہے ہیں اور غالباً اس طرف سے تشریف لائیں گے جس طرف تیری چارپائی کی پائنتی ہے، لہٰذا اپنی چارپائی کو پھیر لو! تاکہ تمہارے پاؤں اُس طرف نہ ہوں۔

یہ سُن کر مجھے کچھ افاقہ ہوا، اور چونکہ مجھے گفتگو کرنے کی طاقت نہ تھی، میں نے حاضرین کو اشارہ سے سمجھایا کہ میری چارپائی پھیر دو! اُنھوں نے چارپائی کا رُخ بدلا ہی تھا کہ شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لے آئے اور فرمایا کَیفَ حَالُکَ یَا بُنَیَّ "اے میرے بیٹے! کیا حال ہے؟

اس ارشادِ گرامی کی لذت مجھ پر ایسی غالب ہوئی کہ مجھے وجد آگیا اور زاری وبے قراری کی عجیب حالت مجھ پر طاری ہوئی۔ پھر مجھے میرے آقا، اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس طرح گودِ مبارک میں لے لیا کہ آپ کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیراہن مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہوگیا۔ پھر آہستہ آہستہ یہ حالت سکون سے بدل گئی۔

پھر میرے دل میں خیال آیا کہ مدت گزر گئی اس شوق سے کہ کہیں سے سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بال مبارک دستیاب ہوں کتنا کرم ہوگا اگر آقا مجھے یہ دولت عنایت فرمائیں۔ بس یہ خیال آنا ہی تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میرے اس خطرہ پر مطلع ہوئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی ریشِ مبارک پر ہاتھ مبارک پھیرا اور دو بال مبارک مجھے عطا فرمائے۔

پھر یہ خیال آیا کہ بیدار ہونے کے بعد یہ نعمت (بال مبارک) میرے پاس رہے گی یا نہیں، تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فوراً فرمایا بیٹا! یہ دونوں بال مبارک تیرے پاس رہیں گے۔ زاں بعد سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحتِ کُلی اور درازیٔ عمر کی بشارت دی تو مجھے اُسی وقت آرام ہوگیا۔

میں نے چراغ منگایا اور دیکھا تو میرے ہاتھ میں وُہ موئے مبارک نہ تھے میں غمگین ہوکر پھر دربارِ رسالت کی طرف متوجہ ہوا تو غیبت واقع ہوئی اور دیکھا کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جلوہ افروز ہیں اور فرمارہے ہیں

بیٹا ہوش کر! میں نے دونوں بال تیرے تکیے کے نیچے احتیاط سے رکھ دیے ہیں وہاں سے لے لو! ۔

میں نے بیدار ہوتے ہی تکیے کے نیچے سے لے لیے اور ایک پاکیزہ جگہ میں نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ کر لیے ۔ چونکہ بخار کے بعد کمزوری غالب آ گئی تھی، لہٰذا حاضرین نے سمجھا شاید موت کا وقت آ گیا ہے، اور وہ رونے لگے ۔ نقاہت کے سبب مجھ میں بات کرنے کی سکت نہ تھی اس لیے میں اشارہ کرتا رہا، پھر کچھ عرصہ بعد مجھے قوت حاصل ہو گئی اور میں بالکل تندرست ہو گیا ۔

نیز حضرت موصوف فرماتے ہیں کہ اُن دونوں موئے مُبارک کا خاصہ تھا کہ آپس میں لپٹے رہتے تھے لیکن جب درُود پاک پڑھا جاتا ہے دونوں علیحدہ علیحدہ ہو کر کھڑے ہو جاتے تھے ۔

دُوسرے یہ دیکھا کہ ایک مرتبہ تین آدمی جو اس معجزے کے منکر تھے آئے اور آزمائش چاہی ۔ میں بے ادبی کے خوف سے آزمانے پر رضامند نہ ہوا، لیکن جب مناظرہ طُول پکڑ گیا تو عزیزوں نے وہ بال مُبارک مؤدب ہو کر ہاتھوں میں اُٹھائے اور دُھوپ میں لے گئے، اُسی وقت بادل آیا اور اُس نے سایہ کر دیا حالانکہ سخت دُھوپ تھی اور بادل کا موسم بھی نہ تھا۔

یہ دیکھ کر اُن میں سے ایک نے توبہ کر لی اور مان گیا جبکہ دُوسرے دونوں نے کہا یہ اتفاقی امر تھا ۔ دُوسری بار پھر وہ موئے مُبارک دُھوپ میں لے گئے تو پھر بادل نے آکر سایہ کر دیا، دُوسرا بھی تائب ہوا ۔ تیسرے نے کہا اب بھی اتفاقی امر ہے ۔ تیسری مرتبہ پھر دُھوپ میں لے گئے تو بادل نے سایہ کر دیا

تو تیسرا بھی تائب ہو کر مان گیا۔

سوم یہ کہ ایک بار کچھ لوگ موئے مبارکہ کی زیارت کے لیے آئے تو میں موئے مبارکہ والے صندوق کو باہر لایا، کافی لوگ جمع تھے۔ میں نے تالا کھولنے کے لیے چابی لگائی تو تالا نہ کھلا۔ بڑی کوشش کی مگر میں تالا کھولنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر میں اپنے دل کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ ان لوگوں میں فلاں آدمی جنبی ہے اس کی شامت ہے کہ تالا نہیں کھل رہا میں نے پردہ پوشی کرتے ہوئے سب کو کہا جاؤ! دوبارہ طہارت کر کے آؤ! جب وہ جنبی مجمع سے باہر ہوا تو تالا کھل گیا اور ہم سب نے زیارت کی۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب میرے والد ماجد نے آخر عمر میں تبرکات تقسیم فرمائے تو ایک بال مبارک مجھے بھی عنایت ہوا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ (انفاس العارفین ص۳۹)

۷۔۔۔حضرت عبداللہ شاہ صاحب اپنے پیرو مرشد کے خلیفہ عالم شاہ صاحب کے ساتھ جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک پزادہ (آوہ) آیا جس میں آگ بھڑک رہی تھی، خلیفہ صاحب نے فرمایا عبداللہ شاہ تم ہماری بات مانو گے؟ اُنھوں نے کہا ہاں! خلیفہ صاحب نے فرمایا اچھا اس پزادے (آوے) میں جا کر کھڑے ہو جاؤ!

یہ حکم سنتے ھی عبداللہ شاہ اس بھڑکتی ہوئی آگ میں جا کھڑے ہوئے، اور خلیفہ صاحب باہر جنگل کو چلے گئے، جب جنگل سے فارغ ہو کر تھوڑی دیر بعد واپس آئے تو دیکھا عبداللہ شاہ اسی آوے میں کھڑے ہیں اور آگ

خُوب جل رہی ہے مگر ان کا کپڑا تک نہیں جلا۔

آخر اُن کو بلایا گیا تو وُہ خاموش کھڑے رہے، بہت آوازیں دیں تو وُہ کسی قدر باہر آئے تو لوگوں نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا۔ بدن پر پسینہ تھا خلیفہ صاحب نے پُوچھا کیا حال ہے؟ عرض کیا جب میں اس دہکتے ہوئے آوہ میں داخل ہوا تو مدینہ منورہ کی طرف خیال کر کے دُرود شریف پڑھنے لگا اچانک مدینہ منورہ کی طرف سے ایک نُور آیا جسے میں نے چادر کی طرح اپنے تمام جسم پر لپیٹ لیا اور آگ کی گرمی مجھے بالکل محسوس نہیں ہوئی اور یہ جو میرے بدن پر پسینہ ہے یہ آگ کی گرمی سے نہیں بلکہ اُس نُور کی گرمی سے آیا ہے۔

(ذکرِ خیر صفحہ ۱۴۹)

۷۱ ــــ میرے پاس محلہ دھوبی گھاٹ فیصل آباد سے ایک صاحب بنام خلیل الرحمان صاحب آئے اور کہا کہ میں آپ کو ایک واقعہ سُنانے آیا ہوں لہٰذا آپ بیٹھیں اور توجہ کے ساتھ سُن لیں۔ ہم مسجد گلزارِ مدینہ میں بیٹھ گئے۔ خلیل الرحمان صاحب نے بتایا کہ میرا ایک دوست ہے جس کا نام شاہد محمود ہے اس کی شادی کو کئی سال گزر گئے لیکن وہ اولاد کی نعمت سے محروم رہا بسیار کوشش کے باوجود وہ کامیاب نہ ہوا۔ مجھے پتہ چلا تو میں نے اُٹھائی کتاب آبِ کوثر اور اس دوست کے ہاں چلا گیا ملاقات ہوئی تو میں نے اسے کتاب آبِ کوثر دی اور کہا کہ اس کو پڑھو اور دُرود پاک کی کثرت کرو پھر دیکھو اللہ تعالیٰ کا کرم اور اس کی عنایت اور یہ تقریباً دس گیارہ ماہ کی بات ہے اِس

نے کتاب پڑھ کر دُرود شریف پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا۔ اب جس کا دل چاہے جا کر دیکھ لے اللہ تعالیٰ نے چاند سا لڑکا عطا کر دیا ہے۔

خلیل الرحمان از دھوبی گھاٹ، فیصل آباد

تیرا نام لیاں ٹل جاندیاں بلاواں نے　　تیرے ناں وچ مولیٰ رکھیاں شفاواں نے

دُرود پاک کی برکت سے جان کنی میں آسانی کے واقعات

۲۷۔۔۔ بنی اسرائیل میں ایک شخص جو کہ نہایت گنہگار اور مجرم تھا۔ اُس نے سو سال یا دو سو سال فسق و فجور میں گزار دیے۔ جب وُہ مرگیا تو لوگوں نے اسے گھسیٹ کر کوڑا کرکٹ کی جگہ ڈال دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی اے پیارے کلیم! ہمارا ایک بندہ فوت ہوگیا ہے، اور بنی اسرائیل نے اسے گندگی میں پھینک دیا ہے آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ وُہ اُسے وہاں سے اُٹھائیں، تجہیز و تکفین کر کے آپ اُس کا جنازہ پڑھائیں! اور لوگوں کو بھی جنازہ پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

جب کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں پہنچے تو اُس میت کو دیکھ کر پہچان لیا۔ تعمیلِ حکم کے بعد عرض کی یا اللہ! یہ شخص مشہور ترین مجرم تھا تو بجائے سزا کے یہ اس عنایت کا حقدار کیسے ہوا؟ فرمان آیا کہ بیشک یہ بہت بڑی سزا و عذاب کا مستحق تھا لیکن اس نے ایک دن توراتِ مبارکہ کھولی اور اُس میں میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام پاک لکھا ہوا دیکھا، محبت سے اُسے بوسہ دیا اور دُرود پاک پڑھا تو اُس نام پاک کی تعظیم کرنے کی وجہ سے

میں نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیے۔ (مقاصد السالکین ص۵۹، القول البدیع ص۲۵۱)

تعظیم جس نے کی ہے محمدؐ کے نام کی　　خدا نے اُس پر آتشِ دوزخ حرام کی

۷۳۔۔۔ ایک مریض نزع کی حالت میں تھا، اُس کا دوست تیمار داری کے لیے آیا اور دیکھ کر پوچھا اے دوست! جان کنی کی تلخی کا کیا حال ہے؟ جواب دیا مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی کیونکہ میں نے علماء کرام سے سُن رکھا ہے کہ جو شخص حبیبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درود پاک کی کثرت کرے اُسے اللہ تعالیٰ موت کی تلخی سے امن دیتا ہے۔

۷۴۔۔۔ خلاد بن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر جب جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو اُس کے سر کے نیچے سے ایک ٹکڑا کاغذ کا ملا جس پر لکھا ہوا تھا هٰذِہٖ بَرَاۗءَۃٌ مِّنَ النَّارِ لِخَلَّادِ بْنِ کَثِیْرٍ۔ یہ خلاد بن کثیر کے لیے جہنّم سے آزادی کی سند ہے۔ لوگوں نے اُس کے گھر والوں سے پوچھا کہ اُس کا عمل کیا تھا؟ جواب ملا کہ یہ ہر جمعہ کو ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَسَلِّمْ

۷۵۔۔۔ حضرت احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا میں نے جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں ایک رات تہجد کے لیے اُٹھا تہجد کے بعد بیٹھ کر درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اور اسی حالت میں مجھے اُونگھ آگئی تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص کو پکڑے ہوئے گھسیٹتے لے جا رہے ہیں جس کے گلے میں طوق تھا۔

گندھک کا لباس جو کہ ٹخنوں تک تھا پہنا ہوا ہے اور وہ بڑے جسم والا

بڑے سر والا آدمی تھا۔ اُس کا چہرہ سیاہ، ناک بڑی اور منہ پر چیچک کے داغ تھے۔ میں نے اُن گھسیٹنے والوں سے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ! یہ کون ہے؟

اُنھوں نے جواب دیا یہ ابوجہل ملعون ہے، تو میں نے اُس سے کہا اے خدا تعالیٰ کے دُشمن! تیری یہی سزا ہے اور یہ سزا اُس کی ہے جو اللہ تعالےٰ اور اُس کے رسُول مکرّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ کفر کرے۔ پھر میں نے دُعا کی یا اللہ! اب مجھے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دیدار سے مشرف فرما! یا اللہ! مجھے یہ انعام عطا کر! تُو ارحم الرحمین ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ میں ایک ایسی جگہ میں ہُوں جس کو پہچانتا نہیں اچانک ایک جاننے والا دوست ملا جو حاجی اور نیک بزرگ تھا، میں نے اُسے سلام کہا اُس نے جواباً سلام دیا۔ میں نے پُوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں؟

فرمایا میں رسُول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی مسجد شریف کو جا رہا ہوں، میں بھی اُس کے ساتھ چل پڑا، ایک گھڑی گزری تھی کہ ہم مسجدِ نبوی شریف میں پہنچ گئے تو ساتھی نے فرمایا یہ ہے ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی مسجد مُبارک۔

میں نے کہا یہ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی مسجد ہے، لیکن مسجد والے آقا کہاں ہیں؟ اُس نے کہا ذرا صبر کرو! ابھی آپ تشریف لانے والے ہیں، تو شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لے آئے اور اُن کے ساتھ ایک اور کامل بزرگ بھی تھے جن کے چہرۂ انور میں نُور تھا۔ میں نے آقائے نامدار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے حضور سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے پیارے خلیل ابراہیم علیہ السّلام کو بھی سلام عرض کرو! تب میں نے اُن کی خدمتِ بابرکت میں بھی سلام عرض کیا اور دونوں سرکاروں سے دُعا کی درخواست کی تو دونوں اعلیٰ وارفع شان والوں نے دُعا فرمائی۔

نیز میں نے دونوں کے حضور عرض کی کہ آپ دونوں میرے ضامن ہوجائیں تو آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا میں تیرے لئے اس بات کا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ پھر میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے۔ یہ سُن کر فرمایا ذِکْرٌ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ۔ مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرو!

میں نے عرض کیا یارسُول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم) جب میں دُرود پاک پڑھتا ہوں تو کیا آپ میرا دُرود پاک سُنتے ہیں تو فرمایا ہاں! سُنتا ہوں، اور تیری مجلس میں ملائکہ مقربین بھی آتے ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا یارسُول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم) آپ میرے ضامن ہوجائیں! تو فرمایا تو میری ضمانت میں ہے۔ میں نے التجا کی حضور! میرے متوسلین کے بھی ضامن ہوجائیں! فرمایا میں ان کا بھی ضامن ہوا۔

میں نے مزید عرض کی حضور! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم) میرے متوسلین میں سے فلاں بھی ہے۔ فرمایا وُہ نیکوکاروں سے ہے پھر اپنے شیخ کے متعلق میں نے عرض کیا تو فرمایا وُہ اولیاء اللہ میں سے ہے پھر عرض کیا یارسُول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم، میں چاہتا ہوں کہ آپ اُن سب کے ضامن ہوجائیں جو

میری اس کتاب کو پڑھیں جو میں نے دُرُود پاک کے متعلق لکھی ہے فرمایا میں اس کتاب کے پڑھنے والوں کا اور جو اس میں مندرجہ درُود پاک پڑھنے والے ہیں سب کا ضامن ہوا اور تجھ پر لازم ہے کہ تو اس درُود پاک کو پڑھے اور کثرت کرے اور تیرے لیے ہر وُہ نعمت ہے جو تُو نے سوال کیا۔

اور میں بیدار ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہُوں کہ وُہ مجھے درُود پاک کی کثرت کی توفیق عطا فرمائے گا اور یہ کہ وُہ ہمیں اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت سے دونوں جہان میں محرُوم نہیں رکھے گا۔ (سعادۃ الدارین)

۷۶ — امیرالمومنین سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مالدار آدمی تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا، لیکن اُسے درُود پاک پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ کسی وقت وُہ درُود پاک سے غافل نہیں رہتا تھا۔ جب اُس کا آخری وقت آیا اور جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو اُس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور بہت زیادہ تنگی لاحق ہوئی، یہاں تک کہ جو کوئی اُس کو دیکھتا ڈر جاتا۔ اُس نے اسی حالت میں ندا دی اے اللہ تعالیٰ کے محبوب! میں آپ سے محبت رکھتا ہُوں اور درُود پاک کی کثرت کرتا ہُوں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم)

ابھی اُس نے یہ ندا پُوری بھی نہ کی تھی کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے نازل ہوا اور اُس نے اپنا پر اُس قریب المرگ آدمی کے چہرہ پر پھیر دیا، فوراً اس کا چہرہ چمک اُٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک گئی اور وُہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دُنیا سے رخصت ہو گیا۔ اور پھر جب تجہیز و تکفین ہو جانے کے بعد اُسے لحد میں رکھا گیا تو ہاتف سے آواز سُنی، ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے

پہلے ہی کفایت کی اور اُس درُود پاک نے جو یہ میرے حبیب پڑھا کرتا تھا اسے قبر سے اُٹھا کر جنت پہنچا دیا ہے۔

یہ سُن کر لوگ بہت متعجب ہوئے اور پھر جب رات ہوئی تو کسی نے دیکھا زمین و آسمان کے درمیان وُہ چل رہا ہے اور پڑھ رہا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (سورۃ الاحزاب ۵۶)

آپ کا نامِ نامی اے صلِّ علیٰ ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

۷۷ ـــ حضرت سیدی المکرم سید امام علی شاہ قدس سرہٗ مکان شریف والوں کی مسجد میں روزانہ نمازِ عصر کے بعد ایک لاکھ پچیس ہزار بار درُود پاک (خضری) پڑھا جاتا تھا۔ کسی صاحبِ کشف نے دیکھا کہ آپ کی مسجد کثرتِ ذکر اور کثرتِ درُود پاک سے روشن اور منور رہتی ہے گویا نُور سے جگمگا رہی ہے۔

(ماہنامہ سلسبیل شوال ۱۳۸۴ھ صہ ۴۸)

درُود پاک کی برکت سے قبر میں انعام

۷۸ ـــ شیخ احمد بن منصُور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فوت ہوئے تو اہلِ شیراز میں سے کسی نے اُن کو خواب میں دیکھا کہ وُہ جامع شیراز کے محراب میں کھڑے ہیں اور اُنھوں نے بہترین حلّہ زیب تن کیا ہوا ہے اور اُن کے سر پر تاج ہے جو موتیوں سے مزیّن ہے۔

خواب دیکھنے والے نے پُوچھا حضرت! کیا حال ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ

نے مجھے بخش دیا، میرا اکرام فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنت میں داخل کیا۔
پوچھا کس سبب سے؟ تو جواب دیا کہ میں نبی اکرم رسولِ محترم صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود پاک کی کثرت کیا کرتا تھا، یہی عمل کام آیا۔ (القول البدیع ص۱۱۱)

۷۹ ـــ شیخ حسین بن احمد بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ
سے دُعا کی یا اللہ! میں خواب میں ابُوصالح مؤذن کو دیکھنا چاہتا ہوں چنانچہ
میری دُعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں مؤذن کو دیکھا کہ بہت شاندار حالت
میں ہے۔ میں نے پُوچھا اے ابُوصالح! مجھے اپنے یہاں کے حالات سے خبر دو!

تو فرمایا اگر محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی پر
دُرود پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں تباہ ہو گیا ہوتا۔ (سعادۃ الدارین ص۱۴۰)

۸۰ ـــ ابُوالحفص کاغذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُن کے فوت ہو جانے کے بعد کسی
نے خواب میں دیکھا اور پُوچھا کیا حال ہے؟ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ
کیا کیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا، مجھے بخش دیا اور جنت میں بھیج دیا۔

دیکھنے والے نے دوبارہ سوال کیا، کس عمل کی وجہ سے آپ کو یہ انعامات
حاصل ہوئے تو فرمایا جب میں دربارِ الٰہی میں حاضر کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں
سے فرمایا اس کے گناہ شمار کرو! چنانچہ فرشتوں نے میرے نامۂ اعمال سے
میری صغیرہ کبیرہ غلطیاں، لغزشیں سب گن کر دربارِ الٰہی میں پیش کر دیں۔

تب فرمانِ الٰہی ہوا کہ اس بندے نے اپنی زندگی میں میرے حبیب پر جتنا
دُرود پاک پڑھا ہے وُہ بھی شمار کرو! جب فرشتوں نے دُرود پاک شمار کیا تو وہ
گناہوں کی نسبت زیادہ نکلا تو مولا کریم جلّ مجدہٗ نے فرمایا اے فرشتو! میں نے

اِس کا حساب معاف کر دیا ہے۔ لہٰذا اسے بغیر حساب و کتاب کے جنت میں لے جاؤ۔ (القول البدیع صفحہ ۱۱۸، سعادۃ الدارین صفحہ ۱۴۰)

۸۱ — ایک نیک صالح آدمی نے خواب میں ایک مہیب (ڈراونی) اور قبیح صورت دیکھی اور گھبرا کر پوچھا تُو کون ہے؟ اُس نے جواب دیا میں تیرے اعمال ہوں۔

میں نے پوچھا تجھ سے نجات کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ اس نے جواب دیا اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک کی کثرت کرنے سے ہو سکتی ہے۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۱۴۰)

۸۲ — حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان فرمایا کہ میرا ہمسایہ فوت ہو گیا تھا، میں نے اسے خواب میں دیکھا اور اُس سے پوچھا تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ اُس نے جواب دیا حضرت! آپ کیا پوچھتے ہیں؟ بڑے بڑے خوفناک مناظر میرے سامنے آئے۔ منکر و نکیر کے سوال وجواب کا وقت تو مجھ پر بڑا ہی خطرناک اور دشوار تھا حتیٰ کہ میں سوچ میں پڑ گیا کہ میرا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے یا نہیں؟!

اچانک مجھ سے کہا گیا کہ تیری زبان بیکار رہی اِس وجہ سے تجھ پر یہ مصیبت آئی ہے۔ تب عذاب کے فرشتوں نے مجھے سزا دینے کا قصد کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اور اُن فرشتوں کے درمیان ایک نوری انسان حائل ہو گیا جو کہ نہایت حسین وجمیل تھا اُس کے جسم سے خوشبو مہکتی تھی۔

منکر و نکیر کے سوالوں کے جوابات وُہ مجھے پڑھاتا گیا اور میں اُسے دہراتا

گیا اور کامیاب ہو گیا۔ پھر میں نے اُس نُوری انسان سے پُوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اُس نے جواب دیا میں تیرا دُرُود پاک ہُوں جو تُو دُنیا میں اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر پڑھا کرتا تھا۔ اب تُو فکر نہ کر میں تیرے ساتھ ہی رہوں گا، قبر میں، حشر میں، پُل صراط پر، ہر مشکل مقام پر تیرے ساتھ رہوں گا اور مددگار رہوں گا۔ (القول البدیع ص۱۲۱، سعادۃ الدارین ص۱۲۰، جذب القلوب ص۲۶۶)

۸۳ — بلخ میں ایک امیر کبیر سوداگر تھا، اُس کے دو لڑکے تھے اور اُس خوش نصیب کے پاس دُنیاوی دولت کے علاوہ ایک نعمت عظمٰی یہ تھی کہ اُس کے پاس سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے تین بال مُبارک تھے۔ جب وُہ خوش بخت فوت ہوا تو اس کے دونوں بیٹوں نے باپ کی جایٔداد آپس میں تقسیم کر لی اور جب موئے مُبارک کی باری آئی تو بڑے لڑکے نے ایک بال مُبارک خود لے لیا اور ایک اپنے چھوٹے بھائی کو دے دیا اور تیسرے بال مُبارک کے متعلق بڑے نے کہا ہم اس کو آدھا آدھا کر لیں۔ چھوٹے نے کہا اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ کون ہے جو رسُول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بال مُبارک کو توڑے۔

بڑے نے جب چھوٹے بھائی کی عقیدت اور ایمانی تقاضا دیکھا تو بولا کہ اگر تجھے اس بال کے ساتھ اتنی ہی محبت ہے تو یوں کر کہ یہ تینوں بال تُو لے لے اور باپ کی جایٔداد کا اپنا حصّہ مجھے دے دے۔ چھوٹے نے یہ سُن کر کہا واہ رے قسمت مجھے اور کیا چاہیے۔ (ایمان والا ہی اس نعمت عظمٰی کی قدر جانتا ہے۔ دُنیادار کمینہ کیا جانے)[1]

[1] قدر نبی دا ایہہ کی جانن دُنیادار کمینے   قدر نبی دا جانن والے سوں گئے وچ مدینے   (صلی اللہ علیہ وسلم)

چنانچہ بڑے نے دُنیا کی دولت لے لی اور چھوٹے نے تینوں موئے مُبارکہ لے لیے اور اُنھیں بڑے ادب و احترام سے رکھ لیا، جب شوق غالب ہوتا تو زیارت کر لیتا اور درُود پاک پڑھتا۔

اور اُس ذاتِ جل جلالہٗ کی بے نیازی دیکھو کہ اُس کے بڑے بھائی کا مال چند دنوں میں ختم ہو گیا اور وُہ کنگال ہو گیا۔ بقولِ شاعر ؎

دُنیا پِچھے دین ونجایا تے دنی نہ چلی ساتھ
پَیر کوہاڑا ماریا، مُورکھ اپنے ہاتھ! [2]

اللہ تعالیٰ نے چھوٹے کے مال میں برکت دی اور وُہ خوشحال ہو گیا۔
پھر جب وُہ حبیبِ خُدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا جاں نثار وفات پا گیا، تو کسی نے خواب میں رحمۃ للعٰلمین شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی اور ساتھ اُسے بھی دیکھا۔

سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے میرے اُمتی! تُو لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس کسی کو کوئی حاجت، کوئی مشکل درپیش ہو تو وُہ اِس کی قبر پہ حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے! اُس نے بیدار ہو کر اعلان کر دیا تو اُس عاشقِ رسُول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کی قبر مُبارک کو ایسی مقبولیت نصیب ہوئی کہ لوگ دھڑا دھڑ اُس قبر مُبارک پر حاضر ہونے لگے۔

اور پھر یہاں تک نوبت پہنچی کہ اگر کوئی سوار ہو کر اُسکے پاس سے گزرتا تو براہِ ادب [1] سواری

نوٹ [1]: اس واقعہ سے یہ بھی عیاں ہوا کہ رسُول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی یہ پسند ہے کہ عشق و محبت والوں کے مزاراتِ مُبارکہ پر لوگ اپنی حاجات و مشکلات میں حاضری دیں اور وہاں جا کر دعا کریں، بلکہ خود سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اولیائے اُمت کے مزاراتِ مُبارکہ پر لوگوں کو بھیجتے ہیں۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

[2] بے دلی ہائے تماشا کہ نہ عبرت ہے نہ ذوق ۔ بیکسی ہائے تمنا کہ نہ دُنیا ہے نہ دیں

سے اُتر جاتا اور پیدل چلتا۔ (القول البدیع ص۱۲۸، سعادۃ الدارین ص۱۲۲)

اور نزہۃ المجالس میں ہے کہ بڑے بھائی کا مال جب ختم ہو گیا اور وُہ بالکل فقیر ہوا تو اُس نے خواب میں رسُول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور اپنی حالت کی شکایت کی۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بدنصیب تُو نے بال مُبارک پر دُنیا کو ترجیح دی اور تیرے بھائی نے وُہ موئے مُبارک لے لیے اور جب وُہ ان مُبارک بالوں کو دیکھتا ہے تو مجھ پر درُود پاک پڑھتا ہے، **اللہ** تعالیٰ نے اس کو دونوں جہاں میں نیک بخت اور سعید کر دیا ہے۔

تب وُہ بیدار ہوا تو چھوٹے بھائی کی خدمت میں حاضر ہو کر اُس کے خادموں میں شامل ہو گیا۔ (نزہۃ المجالس ص۱۱۱)

۸۴ — ایک عورت نے حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی فوت ہو گئی ہے، میں چاہتی ہوں کہ خواب میں میری اُس کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا نمازِ عشاء کے بعد

بقیہ: چنانچہ مولوی اشرف علی تھانوی نے "جمال الاولیاء" میں لکھا ہے کہ فقیہ کبیر احمد بن موسیٰ بن عجیل سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُن کو فرماتے ہیں اگر تم یہ چاہتے ہو کہ **اللہ** تعالیٰ تم پر علم کھول دے تو حضریہ کی قبر کی مٹی میں سے کچھ لو اور اُس کو نہار منہ نگل جاؤ! اُن فقیہ نے ایسا ہی کیا اور اُس کی برکتیں ظاہر ہو گئیں۔

—(جمال الاولیاء ص۱۰۵)—

چار رکعت نفل پڑھ! اور ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۃ الھاکم التکاثر ایک مرتبہ پڑھ کر لیٹ جا اور نبی اکرم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتی پڑھتی سو جا!

اس عورت نے ایسا ھی کیا جب سو گئی تو اُس نے خواب میں اپنی لڑکی کو دیکھا کہ وُہ عذاب میں مبتلا ہے، اُسے گندھک کا لباس پہنا کر ہاتھوں میں آگ کی ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنا دی گئی ھیں۔

وُہ گھبرا کر بیدار ہوئی اور خواجہ حسن بصری رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔ آپ نے سُن کر فرمایا کچھ صدقہ کر! شاید اللّٰہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے۔ زاں بعد حضرت خواجہ قدس سرہٗ نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغ ہے جس میں ایک تخت بچھا ہوا ہے، اُس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پر نُورانی تاج ہے۔ اُس نے دیکھ کر عرض کی حضرت! آپ مجھے پہچانتے ھیں؟ حضرت خواجہ نے فرمایا نہیں!

عرض کیا حضرت! میں وھی ہوں جس کی والدہ نے آپ سے میری ملاقات کے لیے پُوچھا تھا اور آپ نے پڑھنے کو بتایا تھا۔ اس پر حضرت خواجہ نے فرمایا اے بیٹی! تیری والدہ نے تو تیری حالت کچھ اور بتائی تھی مگر میں اس کے برعکس دیکھ رہا ہُوں۔

یہ سُن کر لڑکی نے عرض کی حضرت! جیسے میری والدہ نے بیان کیا تھا اس طرح صرف میری حالت ھی نہیں بلکہ اُس قبرستان میں ستّر ہزار مُردہ تھا جن کو عذاب ہو رہا تھا۔ ہماری خوش نصیبی یہ کہ ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک

ایک عاشقِ رسُول گزرا اور اُس نے درُود پاک پڑھ کر ثواب ہمیں بخش دیا تو اللہ نے اُس درُود پاک کو قبُول فرما کر ہم سب پر رحمت فرمائی اور عذاب سے نجات مل گئی، اور سب کو یہ انعام و اکرام عطا فرمایا جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں۔

(القول البدیع صـ۱۳۱، نزہۃ المجالس صـ۳۲، سعادۃ الدارین صـ۱۲۲)

۸۵ —— ایک بزرگ فرماتے ہیں میرا ایک ہمسایہ تھا جو اوباش اور فسق و فجور میں مبتلا تھا۔ میں اُسے توبہ کی تلقین کیا کرتا تھا لیکن وُہ اِس طرف نہیں آتا تھا۔

جب وُہ مرگیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ وُہ جنّت میں ہے۔ میں نے اُس سے پُوچھا تجھے جنت کیسے نصیب ہوئی؟ اُس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں حاضر ہوا تو اُن کو یہ بیان کرتے سُنا کہ جو کوئی رسُولِ معظّم محمّد مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر بلند آواز سے درُود پاک پڑھے اُس کیلئے جنّت واجب ہوجاتی ہے۔ یہ سُن کر میں نے اور تمام حاضرین نے بلند آواز سے درُود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بخش دیا اور جنّت عطا کردی۔ (نزہۃ المجالس صـ۱۱۲ ج۲)

یہ لکھ کر علاّمہ صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں مَیں نے "المورد العذب" میں حدیث پاک دیکھی ہے کہ نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا جو دُنیا میں مجھ پر درُود پاک پڑھتے وقت آواز بلند کرتا ہے آسمانوں میں فرشتے اُس پر صلوٰۃ کے لیے آواز بلند کرتے ہیں۔

۸۶ —— اَبُو زرعہ کو بعد موت جعفر بن عبداللہ نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر فرشتوں کی امامت کرتا ہے۔ (نماز پڑھاتا ہے) میں نے پُوچھا اے اَبُو زرعہ یہ درجہ تُو نے کیسے حاصل کرلیا؟ جواب دیا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث

لکھی ہیں، اور یوں لکھا عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم یعنی ہر بار سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام نامی کے ساتھ درود پاک لکھا ہے اور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔

(شرح الصدور صفحہ ۱۲۳ ، سعادۃ الدارین صفحہ ۱۲۸)

۸۷ ــــ علامہ ابنِ نعمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا بہت سارے علماء کرام کو جن کا شمار نہیں ہو سکتا اُن کو بعد از وصال اچھی حالت میں دیکھا گیا۔

جب اُن سے سبب پوچھا گیا تو بتایا یہ انعام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ مقدسہ پر درود پاک بھیجنے کی وجہ سے ہے۔ (سعادۃ الدارین صفحہ ۱۱۱)

۸۸ ــــ منصور ابنِ عمار کو موت کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا مجھے میرے مولیٰ نے کھڑا کیا اور فرمایا تو منصور بن عمار ہے؟ میں نے عرض کی اے رب العلمین! میں ہی منصور بن عمار ہوں! پھر فرمایا تو ہی ہے جو لوگوں کو دُنیا سے نفرت دلاتا تھا۔ اور خود دُنیا میں راغب تھا۔

میں نے عرض کی یا اللہ! یوں ہی ہے لیکن جب بھی میں نے کسی مجلس میں وعظ شروع کیا، تو پہلے تیری حمد و ثنا کی، اس کے بعد تیرے حبیب صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھا، اس کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔

اس عرض پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے، اور حکم دیا اے فرشتو! اس کے لیے آسمانوں میں منبر رکھو! تاکہ جیسے دُنیا میں بندوں کے سامنے میری بزرگی بیان کرتا تھا آسمانوں میں فرشتوں کے سامنے میری بزرگی اور عظمت بیان کرے۔

(سعادۃ الدارین صفحہ ۱۳۶)

۸۹ ـــ ہناد بن ابراہیم نسفی نے بیان کیا کہ میں خواب میں سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم میری طرف سے منقبض ہیں۔ میں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کی یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) میں اصحابِ حدیث سے ہوں اور اہلِ سُنّت سے ہوں اور غریب ہوں!

یہ سُن کر آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے تبسم فرمایا اور فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو سلام کیوں چھوڑ دیتا ہے؟

اس کے بعد جب بھی میں درود پاک لکھتا ہوں تو صرف صلی اللہ علیہ نہیں بلکہ پورا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم لکھتا ہوں۔ (سعادۃ الدارین ص۱۲۸)

درودِ پاک کی برکت سے آخرت میں انعامات

۹۰ ـــ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام عرشِ الٰہی کے پاس سبز حلہ پہن کر تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں کس کس کو جنت میں لے جاتے ہیں، اور کس کس کو دوزخ لے جاتے ہیں۔

اچانک آدم علیہ السلام دیکھیں گے کہ سید انبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ایک اُمتی کو فرشتے دوزخ لے جارہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ دیکھ کر ندا دیں گے اے اللہ تعالیٰ کے حبیب! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) آپ

کے ایک اُمتی کو ملائکہ کرام دوزخ لے جارہے ہیں۔ سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں یہ سُن کر میں اپنا تہبند مضبوط پکڑ کر اُن فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا اور کہوں گا اے رب تعالیٰ کے فرشتو! ٹھہر جاؤ!

فرشتے یہ سُن کر عرض کریں گے یا حبیب اللہ! ہم فرشتے ہیں اور فرشتے اللہ کی حکم عدولی نہیں کر سکتے۔ اور ہم وُہ کام کرتے ہیں جس کا ہمیں دربارِ الٰہی سے حکم ملتا ہے۔ یہ سُن کر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنی ریش مُبارک پکڑ کر دربارِ الٰہی میں عرض کریں گے اے میرے ربِ کریم! کیا تیرا میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں ہے کہ تجھے تیری اُمت کے بارے میں رُسوا نہیں کروں گا۔

تو عرشِ الٰہی سے حکم آئے گا اے فرشتو! میرے حبیب کی اطاعت کرو! اور اِس بندے کو واپس میزان پر لے چلو! فرشتے اُس کو فوراً میزان کے پاس لے جائیں گے اور جب اُس کے اعمال کا وزن کریں گے تو میں اپنی جیب سے ایک نُور کا سفید کاغذ نکالوں گا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دونگا تو اُس کا نیکیوں والا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔

اچانک ایک شور برپا ہوگا کہ کامیاب ہو گیا، کامیاب ہو گیا، اِس کو جنّت میں لے جاؤ! جب فرشتے اُسے جنّت کو لے جاتے ہوں گے تو وُہ کہے گا اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو! اِس بزرگ سے کچھ عرض کرلوں!

تب وُہ عرض کرے گا میرے ماں باپ آپ پر قُربان ہوں آپ کا کیسا نُورانی چہرہ ہے اور آپ کا خلق کتنا عظیم ہے، آپ نے میرے آنسوؤں پر رحم کھایا اور میری لغزشوں کو معاف کرایا۔ آپ کون ہیں؟ فرمائیں گے میں

تیرا نبی محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہوں اور یہ تیرا درود پاک تھا جو تو نے مجھ پڑھا ہوا تھا وہ میں نے تیرے آج کے دن کے لیے محفوظ رکھا ہوا تھا۔ صَلَّى اللهُ تَعَالَىٰ عَلَى النَّبِيِّ الأُمِّيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن۔ (القول البدیع صہ ۱۲۳، مدارج النبوۃ صہ ۳۰۳)

۹۱— حضرت احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے جو برکتیں درود پاک کی دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک چٹیل میدان ہے اُس میں ایک منبر ہے، میں نے اُس پر چڑھنا شروع کر دیا۔

جب میں کچھ درجے چڑھ گیا، زمین کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ منبر ہوا میں ہے اور اُوپر کو جا رہا ہے اور زمین سے کافی اُونچا جا چکا ہے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ میں اُوپر کے درجے تک چڑھتا ہوں۔ جہاں تک مجھے اللہ تعالیٰ لے جائے جاؤں گا حالانکہ واپس آنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔

جب میں اور بلندی تک پہنچا اور نیچے کو دیکھا تو نیچے والے درجے غائب ہیں، تب میں نے دائیں بائیں دیکھا تو ہوا ہی ہوا ہے۔ میں نے دربارِ الٰہی میں دُعا کی یا اللہ! مجھے درود پاک کی برکت سے سلامتی کے راستہ پر لے چل!

اس کے بعد میں نے ایک باریک سا دھاگہ دیکھا جو کہ اندھیرے میں کھنچا ہوا ہے، گویا وہ پُل صراط ہے۔ میں نے یہ منظر دیکھا تو اپنے آپ کو کہا تجھ پر افسوس! کہ تو پُل صراط پر پہنچ گیا ہے لیکن تیرے پاس کوئی عمل نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور درود پاک کے اچانک میں نے ہاتف کی آواز سُنی

اے احمد! اگر تو پل صراط کو عبور کر گیا تو تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ میں یہ سن کر بہت خوش ہوا، اور میں نے درود پاک کا وسیلہ پیش کر کے دعا کی۔

کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نور کا بادل نمودار ہوا اور اس نے مجھے پل صراط کے پار اتار کر سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر کر دیا۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور دائیں طرف سیدنا صدیقِ اکبر، بائیں جانب سیدنا فاروقِ اعظم، پیچھے سیدنا عثمان غنی ذوالنورین آگے سیدنا مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) حضور آپ میرے ضامن ہو جائیں! فرمایا میں تیرا ضامن ہوں اور تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ میں نے دعا کی درخواست کی، تو فرمایا تجھ پر درود پاک کی کثرت لازم ہے اور تو لہو (کھیل) سے پرہیز کر پھر میں سیدنا حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کی ماموں جان آپ میرے لیے دعا کریں۔

یہ سن کر سیدنا مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا کندھا پکڑ کر جھٹکا دیا اور فرمایا میں تیرا ماموں کیسے ہوا؟ میں تو تیرا دادا ہوں اور سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی تیرے جدِ محترم (نانا جان) ہیں۔ اور اسی جھٹکے سے مرعوب ہو کر میں بیدار ہو گیا، اور کافی دیر تک میرا کندھا درد کرتا رہا، ایک عرصہ تک شرمسار رہا کہ یہ میری جہالت اور غفلت تھی کہ میں نے حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ماموں کہا۔

مَیں نے غور کیا کہ وُہ "لھو" کیا ہے؟ زاں بعد معلوم ہوا وُہ رشتہ داری کا جھگڑا تھا جس میں مَیں ملوّث ہوگیا اور ایک سال تک زیارتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سے محروم رہا۔ اِس کوتاہی سے میں نے توبہ کی اور دُرود پاک کا وسیلہ پیش کر کے دربارِ الٰہی میں عرض کی یااللہ ! مجھے اپنے حبیبِ مکرّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارت سے مشرف فرما !

مَیں نے دُوسری بار عالمِ رویا میں دیکھا کہ مَیں دربارِ الٰہی میں حاضر ہُوں اور اللہ تعالیٰ مجھے ڈانٹ رہے ہیں اور تنبیہ فرما رہے ہیں کہ میں لھو ولعب اور دُنیا کے جھگڑے میں ملوّث کیوں ہوا ! اور میں عرض کیے جا رہا ہُوں یااللہ تیری رحمت ! یااللہ تیرا فضل ! یااللہ تیرا کرم ! لیکن مجھ پر مسلسل ڈانٹ پڑ رہی ہے تو میں نے خیال کیا شاید میں دوزخی ہُوں۔

مگر فوراً یاد آیا کہ میں کیسے دوزخ والوں سے ہو سکتا ہُوں میرے تو ضامن مصطفےٰ ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم۔ تو میں نے دربارِ الٰہی میں عرض کی یااللہ ! میں تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درُود پاک پڑھتا ہُوں اور وُہ میرے ضامن ہیں ! اتنا عرض کرنا تھا دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم موجود ہیں اور فرما رہے ہیں میں صاحبِ شفاعت ہُوں میں صاحبِ عنایت ہُوں، میں صاحبِ وسیلہ ہُوں۔

تب میں نے سُنا کوئی کہہ رہا ہے یااللہ ! کیا یہ دوزخ والوں سے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں ! یہ دوزخ سے امن میں ہے۔ اور میں بیدار ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی کریم بارگاہ سے اُمید رکھتا ہُوں کہ وُہ ہم پر اپنی رحمت سے

احسان فرمائے گا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہیں کرے گا۔ (سعادۃ الدارین ص۱۰۹)

۹۲۔۔۔ ایک شخص مسطح نامی جو کہ آزاد طبع نفسانی خواہشات کا پیروکار تھا، وہ فوت ہو گیا تو کسی صوفی بزرگ نے خواب میں دیکھا پوچھا کیا حال ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے۔ پوچھا کس سبب سے بخشش ہوئی؟

کہا میں نے ایک محدث صاحب کے ہاں حدیث پاک باسند پڑھی حضرت شیخ محدث نے سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھا اور میں نے بھی بلند آواز سے درود پاک پڑھا اور جب اہلِ مجلس نے سُنا تو انہوں نے بھی درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے ہم سب کو بخش دیا ہے۔

(القول البدیع ص۱۱۱)

۹۳۔۔۔ حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں ایک دن درود پاک کے متعلق کتاب لکھتے ہوئے دیوار کے ساتھ پشت لگا کر قبلہ رو بیٹھا تھا قلم میرے ہاتھ میں اور تختی گود میں تھی۔

مجھے نیند آ گئی میں نے عالمِ رویا میں دیکھا کہ خالی زمین میں ہوں کوئی عمارت وغیرہ نہیں ہے جبکہ کچھ لوگ جامع مسجد کے دروازے میں موجود ہیں اور باقی مسجد کے اندر ہیں، میں اندر گیا اور دیکھا کہ بیٹھنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

ایک آدمی نے اشارہ کیا میں اس کے پاس گیا اور میں نے اپنے دائیں طرف ایک نوجوان کو جو نہایت حسین و جمیل تھا دیکھا۔ اُس کا نورانی چہرہ دیکھ کر میں بے حد متاثر ہوا اور مجھے شوق دامنگیر ہوا کہ میں اُس کا نام و نسب پوچھوں۔ میں نے اُس سے کہا تجھے اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

کا نام دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کا نام کیا ہے؟ اور آپ کا نسب کیا ہے؟

اُس نے کہا آپ کو میرا نام و نسب معلوم کر کے کیا حاصل ہوگا! میں نے کہا میری نظر میں آپ نیک آدمی ہیں اور میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں اُس نے کہا میرا نام رومان ہے اور میرا نسب یہ ہے کہ میں فرشتہ ہوں۔

میں نے کہا تجھے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کا نام و نسب کیا ہے؟ یہ سُن کر کہا اے **اللہ** کے بندے میرا نام رومان ہے اور میں ملائکہ کرام سے ہوں۔ پھر میں نے تیسری بار پوچھا تو اُس نے تیسری بار بھی یہی بتایا۔

میں نے پوچھا کہ آپ آدمیوں میں کیوں آئے ہیں؟ فرمایا یہ جو آپ کو نظر آرہے ہیں یہ سب فرشتے ہیں۔

میں نے کہا میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں! اُس نے کہا کیا آپ ہمیشہ صحبت میں رہنا چاہتے ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اُس نے کہا نہیں! آپ ایک گھڑی بھی میرے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ لیکن میں آپ کو ایک ایماندار جِنّ اور جِنّیہ کے ساتھ کر دیتا ہوں جو آپ کے ساتھ رہیں گے۔

میں نے کہا ہاں! اور میں نے دل میں خیال کیا کہ جِنّ کے ساتھ رہیں گے تو میری حفاظت کریں گے اور میرے دُشمنوں پر قہر کریں گے۔ تب فرشتہ نے دُو جِنّوں کو آواز دی، وُہ جِنّ اور جِنّیہ فوراً حاضر ہو گئے۔ اُس نے حُکم دیا کہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہو! تو جِنّوں نے عرض کی یہ شخص چاہتا ہے کہ ہماری وجہ سے لوگوں پر قہر اور زیادتی کرے! ہمیں اس پر قدرت نہیں ہے یہ تو قضا کے سامنے حائل

ہونے والی بات ہے جو ناممکن ہے۔ مجھے یہ سُن کر نفرت سی پیدا ہو گئی اور میں نے کہہ دیا مجھے آپ کی صحبت کی ضرورت نہیں ہے!

اور اُس فرشتہ سے عرض کی حضور! یہ تو فرمائیں کہ ان فرشتوں میں کون کون ہے؟ فرمایا ان میں جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام، عزرائیل علیہ السلام ہیں۔

میں نے اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر کہا آپ مجھے جبرائیل علیہ السلام دکھائیں جو ہمارے آقا حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کرنے والے ہیں۔

اچانک محراب کے پاس سے آواز آئی اے اللہ تعالیٰ کے بندے! میں جبریل یہاں ہوں! میں نے دیکھا کہ وُہ حد درجہ حسین وجمیل ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا اور اُن پر لوٹ پوٹ ہو گیا اور میں نے دُعائے خیر کی طلب کی۔ آپ نے دُعا فرمائی، تب میں نے قسم دے کر عرض کی کہ آپ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے مجھے فائدہ ہو! فرمایا تیرے سامنے ایک بیہودہ اَمر آئے گا، اس سے بچے رہنا اور امانت کو ادا کرو!

پھر میں نے واسطہ دے کر عرض کی میں میکائیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں! یکلخت اُن بیٹھے ہوئے حضرات میں سے ایک بولے میں ہوں میکائیل! میں اُن کے پاس حاضر ہوا اور دست بوسی کرنے بعد دُعا کی درخواست کی، اُنھوں نے دُعا فرمائی۔ میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی مفید نصیحت کیجیے! فرمایا عدل کرو اور عہد پورا کرو!

میں نے سوال کیا کہ میں سیدنا اسرافیل علیہ السّلام کی زیارت کرنا چاہتا ہُوں تو دیکھا کہ اُن میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا میں ہُوں اللہ تعالیٰ کا بندہ اسرافیل۔ ان کا چہرہ پُرنُور تھا۔ میں نے آگے جاکر دست بوسی کی اور دُعائے خیر طلب کی، اُنھوں نے دُعا فرمائی۔

پھر مجھے خیال آیا کہ واقعی یہ فرشتے ہیں یا میں غلطی پر ہُوں؟ یہ اسرافیل کیسے ہوسکتے ہیں؟ کیونکہ حدیث پاک ہے کہ اسرافیل علیہ السّلام کا سر عرش تک ہے اور پاؤں ساتوں زمینوں کے نیچے تک ہیں۔ یہ خیال آتے ہی دیکھا کہ اسرافیل علیہ السّلام اُٹھ کھڑے ہوئے سر آسمانوں تک اور پاؤں زمین کے نیچے دھنس گئے تو میں اُن سے لپٹ گیا اور عرض کی ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا واسطہ دیتا ہُوں ــــــ کہ آپ اُس پہلی صُورت میں آجائیں! میں مانتا ہُوں کہ آپ واقعی اسرافیل ہیں۔ (علیہ السّلام)

میں نے عرض کی مجھے کوئی مفید نصیحت فرمائیں، تو فرمایا دُنیا کو چھوڑ دے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔ میں نے واسطہ دے کر عرض کی میں عزرائیل علیہ السّلام کی زیارت کرنا چاہتا ہُوں۔ فوراً ایک بہت ہی حسین و جمیل صاحب اُٹھے اور فرمایا میں ہُوں اللہ تعالیٰ کا بندہ عزرائیل۔ میں حاضر ہوا اور دست بوسی کر کے دُعا خیر کی درخواست کی، آپ نے دُعا فرمائی۔

آخر میں مَیں نے ایک التجا پیش کی کہ حُضور! جان تو آپ ہی نے نکالنی ہے، لہٰذا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہُوں کہ آپ میری جان نکالتے وقت مجھ پر نرمی کریں!

فرمایا ہاں! لیکن شرط یہ ہے کہ آپ رسُول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درُود پاک پڑھا کریں! میں نے کہا حضور! آپ مجھے کوئی مفید نصیحت کریں فرمایا لذّتوں کو توڑنے والی، بچّوں کو یتیم کرنے والی، بھائیوں، بہنوں میں جُدائی ڈالنے والی (موت) کو یاد رکھا کریں! اس پر میں بیدار ہو گیا۔

اور اُمید رکھتا ہُوں کہ اللہ تعالیٰ اِن حضرات کی دُعاؤں سے مجھے نفع دے گا، اور اُن کی نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے کر موت کے وقت آسانی عطا فرمائے گا اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے دونوں جہان میں انعام کرے گا۔ (سعادۃ الدارین صـ۱۹)

۹۴ــــ برادرِ مکرم مولانا احسان الحق دامت برکاتہم نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا، رمضان کا مہینہ تھا، میں مسجدِ نبوی شریف میں اعتکاف بیٹھ گیا۔

ایک دن ایک دُوسرے دوست کی جائے اعتکاف میں گیا وُہ وہاں موجود نہیں تھے اور وہاں ایک اور صاحب بیٹھے تھے، وُہ روضۂ اطہر کی طرف مُنّہ کر کے "دلائل الخیرات" کھولے بڑی محبّت اور توجہ سے درُود پاک پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام کیا تو وُہ ایسے محو تھے کہ گویا اُنھوں نے سُنا ہی نہیں میں چند منٹ وہاں بیٹھ کر واپس اپنی جگہ آ گیا۔

زاں بعد جب وُہ دوست ملے جن کی جائے اعتکاف میں گیا تھا تو میں نے اُن سے پُوچھا آپ کی اعتکاف کی جگہ میں کون صاحب بیٹھے ہوئے تھے، فرمایا وُہ بڑے عجیب آدمی ہیں۔ اس دوست نے اُن صاحب کی بات سُنائی

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وسلم

فرمایا وُہ ہیں جن کو سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہاں رکھا ہوا ہے تفصیل یُوں ہے کہ سندھ سے ایک پیر صاحب یہاں آئے تھے وُہ طبیب بھی تھے۔ اُنھوں نے کسی وزیر کے ایک مریض کا علاج کیا وُہ تندرست ہوگیا۔ اس کے سبب پیر صاحب کا وقار بن گیا اور اُن کو اختیار مل گیا کہ اِتنے اِتنے اقامے (سعودی عرب میں رہنے کے اجازت نامے) حاصل کر سکتے ہیں۔

پیر صاحب موصُوف نے اپنے مُلک کے اُن لوگوں کی فہرست بنانا شروع کی جن کے پاس اقامہ نہیں تھا اور اِس دُرود پاک پڑھنے والے سے بھی پُوچھا کہ آپ اقامہ بنوانا چاہتے ہیں! اُنھوں نے کہا ہاں! اگر اقامہ مل جائے تو غنیمت ہے۔

پیر صاحب نے اُس کا نام لکھ لیا۔ لیکن اگلے دن یہ شخص پیر صاحب کو تلاش کر رہا تھا، جب وُہ مل گئے تو کہنے لگا پیر صاحب! میرا نام فہرست سے خارج کر دیجیے!

پیر صاحب نے پُوچھا کیوں؟ تو خاموش رہے، اور پیر صاحب نے اصرار کیا تو بتایا کہ رات مجھے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور سرکار نے فرمایا میرے عزیز! تجھے اقامہ وغیرہ کی ضرورت نہیں! تجھے میں نے رکھا ہوا ہے، تجھے کوئی نہیں نکال سکتا۔ لہٰذا پیر صاحب میرا نام فہرست سے حذف کر دیجیے!۔

دامنِ مصطفےٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حُضور ہو گئے اُس کا زمانہ ہو گیا

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلم

وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہِ الْمُصْطَفٰی وَ رَسُوْلِہِ
الْمُرْتَضٰی وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ
اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۔

۹۵۔۔۔ حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ نے فرمایا میں نے جو دُرُود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا میں دوزخ میں ہُوں (اللہ تعالیٰ ہمیں دوزخ سے محفوظ رکھے) اور دُرُود پاک پڑھ رہا ہُوں، اور دوزخ کی آگ نے مجھ پر کسی قسم کا اثر نہیں کیا اور میں نے وہاں ایک عورت دیکھی جس کا خاوند میرا دوست تھا۔

مجھے دیکھ کر وُہ کہنے لگی اے شیخ احمد! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کا دوست اور اُس کی بیوی دوزخ میں ہیں۔ یہ سُن کر مجھے بڑا صدمہ ہوا کہ میرا دوست دوزخ میں ہے۔ میں اُس کے گھر میں (دوزخ والے ٹھکانہ میں) داخل ہوا، اور دیکھا کہ ہنڈیا ہے جس میں کھولتا ہوا گندھک ہے۔ اور اُس عورت نے کہا یہ آپ کے دوست کے لیے پینے کی چیز ہے (معاذ اللہ) میں نے پُوچھا کہ اسے یہ سزا کیوں کر ملی؟ حالانکہ وُہ ظاہر میں نیک آدمی تھا۔ تو اُس کی بیوی نے جواب دیا اس نے مال جمع کیا تھا خواہ وُہ حلال تھا یا حرام۔

اس کے علاوہ میں نے دوزخ میں بڑی بڑی آگ کی خندقیں اور وادیاں دیکھیں، (اللہ تعالیٰ ہمیں پناہ بخشے) تب میں نے آسمان کی طرف پرواز کی حتّٰی کہ میں آسمان کے قریب پہنچ گیا اور میں نے فرشتوں کو سُنا کہ وُہ اللہ تعالیٰ کی

تسبیح و تقدیس اور توحید بیان کر رہے ہیں۔ اس وقت میں نے کسی کہنے والے کو کہتے سُنا اے شیخ احمد! تجھے خیر کی بشارت ہو کہ تُو اہلِ خیر سے ہے۔

میں نیچے اُتر آیا جہاں سے اُوپر گیا تھا۔ دیکھا کہ وہی عورت کھڑی ہے اور دروازہ کھُلا تو اُس کا خاوند نکلا، اُس نے کہا ہمیں اللہ تعالیٰ نے تیری وجہ سے اور درُود پاک کی برکت سے نجات عطا فرما دی ہے۔ اس کے بعد میں وہاں سے چلا تو ایسی جگہ پہنچ گیا جس سے اچھی جگہ شاید ہی کسی نے دیکھی ہو اس میں ایک بالا خانہ دیکھا جو نہایت عالیشان اور بلند ہے، اور اُس میں ایک عورت کہ اُس جیسی حسین عورت نہیں دیکھی بیٹھی آٹا گوندھ رہی ہے۔

میں نے اُس آٹے میں ایک بال دیکھا۔ تو عورت سے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے، اُس بال کو آٹے میں سے نکال دے کہ اس نے سارا آٹا خراب کر رکھا ہے۔ وہ بولی یہ بال میں نہیں نکال سکتی، یہ تو ہی نکال سکتا ہے اور یہ بال تیرے دل میں دُنیا کی محبت کا بال ہے لہٰذا اگر تُو چاہے تو اس کو نکال دے چاہے تو رہنے دے، اور یہ سُن کر میں بیدار ہو گیا۔ (سعادۃ الدارین ص۱۱۸)

۹۶— ابن نبان اصفہانی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسُول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا، اور عرض کیا یا رسُول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) آپ نے امام شافعی کو نفع عطا کیا ہے۔

فرمایا ہاں! میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کر دیا ہے کہ شافعی کا حساب نہ لیا جائے۔ میں نے عرض کی یا رسُول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) یہ کس عمل کی وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ مجھ پر ایسا درُود پاک پڑھتے ہیں جیسا کسی اور نے

نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کی حضور! وہ کونسا درود پاک ہے؟ فرمایا امام شافعی یوں پڑھا کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذّٰکِرُوْنَ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ

(سعادۃ الدارین صـ ۱۲۹)

۹۷۔۔۔ سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُن کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔

پوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا پانچ کلموں کے سبب، جن کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ وہ پانچ کلمات کونسے ہیں؟ فرمایا وہ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ
اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ
اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِیْ
اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ۔

(سعادۃ الدارین صـ ۱۲۹)

۹۸۔۔۔ عبداللہ بن حکم فرماتے ہیں میں نے خواب میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟

فرمایا مجھ پر رحم فرمایا اور بخش دیا اور میرے لیے جنّت یوں سجائی گئی

جیسے کہ دُلہن کو سجایا جاتا ہے اور مجھ پر نعمتیں یُوں نچھاور کی گئیں جیسے دُولہا پر نچھاور کرتے ہیں۔ میں نے پُوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا رسالہ میں جو درُود پاک لکھا ہے اُس کے سبب۔ میں نے پُوچھا وُہ کیا ہے؟ فرمایا وُہ یوں ہے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ
وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ

میں بیدار ہوا، صبح کو میں نے رسالہ دیکھا تو وہی لکھا ہوا دیکھا جو انھوں نے خواب میں فرمایا تھا۔ (سعادۃ الدارین ص۱۱۸)

۹۹ ۔ شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی قدس سرہٗ نے فرمایا میں نے درُود پاک پر کما حقہٗ ہمیشگی کرنے والا سوائے ایک عظیم فرد کے اور کوئی نہیں دیکھا۔ وُہ ہسپانیہ کا ایک لوہار تھا اور وُہ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" کے نام سے ہی مشہور ہو گیا تھا۔

جب میں نے اس سے ملاقات کی تو میری درخواست پر اُس نے دُعا کی جس کا مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اس کے پاس جو مرد، عورت یا بچہ آکر کھڑا ہوتا اس کی زبان پر بھی درُود پاک جاری ہو جاتا۔[1]

---

[1] "نُورِ بصیرت" از میاں عبدالرشید، روزنامہ نوائے وقت

متفرق واقعات

۱۰۰۔۔۔ ایک بزرگ نے فرمایا میں نے یمن میں ایک شخص دیکھا جو کہ اندھا، گونگا اور کوڑھی تھا۔ میں نے اس کے متعلق کسی سے پوچھا تو بتایا گیا یہ بالکل صحیح سالم تھا اس کی آواز بہت اچھی تھی اور بہت اچھے طریقے سے قرآنِ پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دِن اِس نے آیتِ مُبارکہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ پڑھی اور عَلَى النَّبِيِّ کی جگہ اُس نے پڑھ دیا يُصَلُّوْنَ عَلٰى عَلِيٍّ - اُس دِن سے اِس کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ (نزہۃ المجالس ص۱۰۲ ج۲)

۱۰۱۔۔۔ ایک اور بزرگ نماز پڑھ رہے تھے، جب تشہد میں بیٹھے تو نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھنا بھول گئے۔ رات جب آنکھ لگی تو خواب میں زیارتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف ہوئے سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے میرے اُمتی! تُونے مجھ پر درُود پاک کیوں نہیں پڑھا! عرض کی یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا میں ایسا محو ہوا کہ درُودِ پاک پڑھنا یاد نہیں رہا۔ یہ سُن کر آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کیا تُونے میری یہ حدیث نہیں سُنی کہ ساری نیکیاں، عبادتیں اور دُعائیں روک دی جاتی ہیں،

جب تک مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھا جائے۔

سُن لے! اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربارِ الٰہی میں سارے جہان والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور اُن نیکیوں میں مجھ پر دُرود پاک نہ ہوا تو ساری کی ساری نیکیاں اُس کے مُنہ پر ماری جائیں گی اور ایک بھی قبول نہ ہو گی۔

(درۃ الناصحین ص۱۷۱)

اس واقعہ میں عبرت ہے اُن لوگوں کے لیے جو حبیبِ خُدا اشرفِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ کے بغیر اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کے خواہاں ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

۱۰۲ــــ ایک شخص فرماتے ہیں میں موسمِ ربیع (بہار) میں باہر نکلا اور یُوں گویا ہوا یا اللہ! دُرود بھیج اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درختوں کے پتّوں کے برابر۔ یا اللہ! دُرود بھیج اپنے نبی پر پھُولوں اور پھلوں کی گنتی برابر۔ یا اللہ! دُرود بھیج اپنے رسُول پر! سمندر کے قطروں کے برابر۔ یا اللہ! دُرود بھیج اپنے محبُوب پر ریگستان کی ریت کے ذرّوں کے برابر۔ یا اللہ دُرود بھیج اپنے حبیب پر اُن چیزوں کی گنتی کے برابر جو سمندروں اور خشکی میں ہیں۔

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)

تو ہاتف سے آواز آئی اے بندے! تُو نے نیکیاں لکھنے والے فرشتوں کو قیامت تک تھکا دیا ہے۔ اور تُو ربّ کریم کی بارگاہ سے جنّتِ عدن کا حقدار ہوا اور وُہ بہت اچّھا گھر ہے۔ (نزہۃ المجالس ص۱۰۹/۲)

۱۰۳ــــ حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ فرماتے ہیں میں نے

جو درُود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ کہ جب میری شادی ہوگئی تو میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ کچھ طلبہ ہونے چاہئیں تاکہ نماز باجماعت پڑھی جاسکے اور دیگر دینی فوائد حاصل ہوں اور خیر خواہی کے طور پر ارادہ کرلیا کہ قرآن مجید پڑھنے والے طلبہ رکھ لیں تاکہ اُن کی خدمت کرنے سے نفع حاصل ہو اور اِس اُمید پر کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اُن طالب علموں کے ساتھ حشر کے دن اٹھائے گا۔

اور جب طالب علم زیادہ ہوگئے تو اُن کی کثرت کی وجہ سے ہمیں زیادہ اہتمام وانتظام کرنا پڑا اور اُن کے کھانے پینے کی ضروریات کے لیے ہمیں حیلہ کرنا پڑا اور اِس وجہ سے میں دُنیا کے دروازے میں داخل ہوگیا اور دُنیا نے مجھے ایسا شکار کیا کہ دن رات اِسی دُھن میں گزرتے گئے، اور اباحت کی حدُود میں رہتے ہوئے ہمیں کچھ کمانا پڑا اور اِس کو ہم شریعتِ مطہرہ کی رو سے مستحسن جانتے تھے۔

میرے بعض مخلص دوست مجھے اس سے منع کرتے رہے لیکن میں نے اُن کی نصیحت اَن سُنی کر کے اپنے اِس شغل کو جاری رکھا، حتیٰ کہ میں نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ کچھ حوروں جیسی لڑکیاں ہیں جو اپنے حسن وجمال میں بے مثال ہیں، اُنھوں نے سبز حلّے پہن رکھے ہیں۔ وُہ مجھے دیکھ کر میری طرف آئیں، جب وُہ میرے قریب آگئیں تو میں نے اُن میں سے اپنی نانی صاحبہ کو پہچان لیا، وُہ شریفۃ الطرفین سیدزادی اور بڑی ہی نیک و پارسا خاتون تھیں۔ میں نے اُنھیں سلام کیا اور پُوچھا کیا آپ فوت نہیں ہو چکی تھیں؟

فرمایا ہاں! میں نے پُوچھا اللہ تعالیٰ کے دربار میں کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل و رحم سے نوازا ہے عزّت و اکرام عطا کیا۔ اور میں

خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پڑوس میں رہتی ہوں اور وُہ تشریف لا رہی ہیں۔

جب سیّدۃ نساء الجنۃ تشریف لائیں تو ایک نُور کا ہالہ سا بن گیا، فرمایا کیا یہ ہے احمد بن ثابت؟ جو کہ رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک کثرت سے پڑھتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس کام کی توفیق عطا کی ہے۔ یہ سُن کر فرمایا تجھے کیا ہو گیا ہے کہ دُنیا میں مشغول ہو کر ہم سے پیچھے ہٹ گیا ہے۔ دُنیاوی شغل ترک کر دے اور یہ اہتمام چھوڑ دے!

میں نے عرض کی بہت اچھا۔ فرمایا ہم تجھے ایسے نہیں چھوڑیں گی، تاوقتیکہ تو ہمارے ساتھ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دربار حاضر ہو! اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تجھ سے عہد و میثاق لیں کہ تو آئندہ ایسا نہیں کریگا

ہم چلتے رہے حتیٰ کہ ایک شہر آگیا جسے میں نہیں پہچانتا تھا۔ وہاں بہت سارے لوگ تھے جو بلند آواز سے درُود پاک پڑھ رہے تھے۔

میں نے بھی دُرود پاک پڑھنا شروع کر دیا اور اُن کے درمیان چلتا جاتا تھا، یہاں تک کہ ہم رسُول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دربار حاضر ہو گئے اور سیّدۃ النساء خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے سید کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضُور کھڑا کر دیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضراتِ عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے اور میں نے آپ کے دستِ مبارک میں بکری کے بازو کا ٹکڑا دیکھا جس سے آپ گوشت تناول فرما

رہے تھے، اور ساتھ ساتھ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہ کرام سے گفتگو فرما رہے تھے تو اس لمحے براہ ادب میں سلام عرض کرنے سے رُک گیا، اور دل میں کہا کھانے سے فارغ ہولیں تو سلام عرض کروں گا۔ میرے ساتھ آنے والے لوگ درُود پاک پڑھتے رہے اور اُن کے ساتھ میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرتا رہا اور اُنھیں ساتھیوں کے بآوازِ بلند درُود پاک پڑھنے سے میں بیدار ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وُہ ہمیں بار بار اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے ہم پر احسان فرمائے۔

والحمد للہ رب العلمین (سعادۃ الدارین ص۱۱)

۱۰۴ — نیز فرمایا میں نے خواب میں سیدی علی الحاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بعد وصال دیکھا اور پُوچھا حضرت آپ کے ساتھ دربارِ الٰہی میں کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا **اللہ** تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے مجھے اکرام عطا فرمایا ہے اور میں نے رَب تعالیٰ جل شانہٗ کو بڑا ہی رحیم وکریم پایا ہے۔

اور میں نے اُن دوستوں کے متعلق پُوچھا جو کہ پاس ہی مدفون تھے۔ فرمایا وُہ سب خیریت سے ہیں۔ میں نے عرض کی آپ مجھے کچھ وصیت کریں! فرمایا تجھ پر اپنی والدہ کی خدمت لازم ہے، کیونکہ وُہ بڑی نیک ہے۔ تب مَیں نے التجا کی میں آپ سے **اللہ** تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسُول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام سے پُوچھتا ہُوں کہ آپ کو ہمارے حال سے کچھ پتہ چلتا ہے یا نہیں؟۔

فرمایا تجھے بڑی تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت رکھو، اور جو آپ نے درود پاک کے متعلق لکھا اُس کو پڑھو اور زیادہ پڑھو! میں نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے، حالانکہ میں نے آپ کے انتقال کے بعد لکھی ہے۔ فرمایا اللہ کی قسم! اِس کا نور ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں چمک رہا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص۱۱۱)

۱۰۵ــــ نیز فرمایا میں نے ایک رات خواب میں منادی سُنی کہ جو شخص رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے تو مَیں اُس کے ساتھ چل دیا۔ کچھ لوگ دوڑے آرہے تھے۔

جب ہم پہنچے تو دیکھا کہ سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک بالاخانہ میں جلوہ افروز ہیں۔ میں بائیں کو پھرا تاکہ دروازہ مل جائے تو لوگوں نے بلند آواز سے کہا دروازہ دائیں جانب ہے۔ میں دائیں مڑا تو دروازہ مل گیا میں داخل ہو گیا، دیکھا کہ شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔ اور جب میں قریب ہوا تو میرے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان ایک بادل حائل ہو گیا جس کی وجہ سے میں کسی کا چہرہ نہ دیکھ سکا۔ میں نے پڑھنا شروع کیا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاَھْلِ بَیْتِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ۔

اور عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کیا یہی میری عادت نہیں ہے؟۔

فرمایا میرے اور تیرے درمیان دُنیا کے حجاب (پردے) حائل ہو گئے ہیں اور مجھے سرکار زجر فرماتے رہے کہ ہم تجھے منع کرتے ہیں کہ دُنیا اور دُنیا کے اہتمام سے باز آجا اور تُو باز نہیں آتا۔ اور رحمۃ للعالمین سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے دیر تک نصیحت فرماتے رہے۔ میں نے دل میں کہا یہ میری بدبختی ہے ساتھ ہی رونے لگا اور عرض کیا یا رسُول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کیا آپ میرے ضامن نہیں ہیں؟

فرمایا ہاں تُو جنتی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسُول اللہ! (صلی اللہ تعالے علیہ وآلہٖ وسلم) میں اللہ تعالیٰ کے نام پر اور اُس کے دربار جو آپ کی عزت و آبرو ہے اُس کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ آپ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُس حجاب کو دُور فرمادے!

اِتنا عرض کرنا تھا کہ وہ بادل آہستہ آہستہ اُٹھنا شروع ہوا حتیٰ کہ میں نے سیدِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی زیارت کی اور میں آپ کے قدموں پر لوٹ پوٹ ہو گیا اور عرض کرتا رہا کیا حُضور میرے ضامن نہیں ہیں؟ تو فرمایا بلشبہ تُو جنتی ہے۔ یہ بھی فرمایا ہم تجھے دُنیا کا اہتمام ترک کر دینے کو کہتے ہیں اور تُو چھوڑتا نہیں ہے۔ اور میں بیدار ہو گیا۔

۱۰۶ — حضرت ابراہیم بن علی بن عطیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں خواب میں سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا اور میں نے دربارِ رسالت میں عرض کی یا رسُول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) میں آپ

سے شفاعت کا سوالی ہوں تو فرمایا اَکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کر!
صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم۔ (سعادۃ الدارین ص۱۲۱)

۱۰۷۔۔۔ حضرت ابوالمواہب شاذلی قدس سرہٗ فرماتے ہیں ایک دن میں نے درود پاک جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تاکہ میرا ورد جو کہ ایک ہزار بار روزانہ کا تھا جلدی پورا ہو جائے تو شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا اے شاذلی تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ فرمایا یوں پڑھ! اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ آہستہ آہستہ اور ترتیب کے ساتھ پڑھ! ہاں اگر وقت تھوڑا ہو تو پھر جلدی پڑھنے میں حرج نہیں ہے۔ نیز فرمایا کہ یہ جو میں نے تجھے ہدایت کی یہ افضلیت کے طور پر ہے ورنہ جیسے بھی درود پاک پڑھو وہ درود ہی ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ جب تو درود پاک پڑھنا شروع کرے تو اوّل اور آخر درودِ تامہ پڑھ لیا کرے اگرچہ ایک ایک بار ہی پڑھے اور وہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَلسَّلَامُ

عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

(سعادۃ الدارین صـ ۱۳۱)

تنبیہ : اس مُبارک واقعہ سے یہ روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ درُود پاک میں سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نامِ نامی اسمِ گرامی کے ساتھ لفظ سَیِّدِنَا کا اضافہ کرنا سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو پسند ہے نیز یہ کہ بصیغۂ خطاب درُود پاک پڑھنا جیسے کہ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ ہے بلاریب جائز ہے۔ وَاللہُ الهادی الیٰ مَا یحب ویرضیٰ

(از مرتب و مصنفِ کتاب ہٰذا)

۱۰۸ — حضرت شیخ شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا میں خواب میں حُضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا آپ کے شیخ ابُوسعید صفروی مجھ پر درود بہت پڑھتے ہیں آپ اُن سے کہیں کہ جب درُود پاک وِرد ختم ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

(سعادۃ الدارین صـ ۱۳۲)

۱۰۹ — نیز فرمایا ایک مرتبہ جب میں زیارت سے نوازا گیا تو میں نے حُضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھ کر پڑھا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں اپنے رب کا بندہ ہُوں اور تُو میرا بندہ ہے۔ میں نے عرض کی یا رسُول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) ہاں میں اِس پر راضی ہُوں۔ فرمایا اگر تو راضی ہے تو تُو مجھ پر

درُودِ تامہ کیوں نہیں پڑھتا! عرض کی یا رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! یہ لمبا ہے اس لیے میں کوئی چھوٹا درُود پاک پڑھ لیتا ہوں۔

فرمایا درُودِ تامہ پڑھا کر! خواہ ایک ہی مرتبہ، اوّل و آخر پڑھ لیا کر! میں نے عرض کی وُہ درُودِ تامہ کیا ہے؟ تو سرکار نے فرمایا درُودِ تامہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ
وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا
بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا
اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

(سعادۃ الدارین ص ۱۳۲)

۱۱۰ــــ "تحفۃ الاخیار" میں یہ حدیثِ پاک کہ جو شخص مجھ پر روزانہ پانچ سو بار درُود پاک پڑھے وُہ کبھی محتاج نہ ہوگا نقل کرنے کے بعد فرمایا ایک نیک عقیدہ آدمی نے یہ حدیث پاک سُنی تو اُس نے محبت اور شوق سے مذکورہ تعداد میں درُود پاک پڑھنا شروع کردیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو غنی کردیا اور ایسی جگہ سے رزق عطا کیا کہ اُسے پتہ بھی نہ چل سکا حالانکہ وُہ اُس سے پہلے حاجتمند اور مُفلس تھا۔

پھر صاحبِ "تحفۃ الاخیار" نے فرمایا اگر کوئی شخص تعدادِ مذکورہ میں

روزانہ درُودِ پاک پڑھے اور تب بھی اُس کا فقر دُور نہ ہو تو یہ اُس کی نیت کا فتور ہوگا یا اُس کے باطن میں خرابی کی وجہ سے ہے ورنہ جو شخص درُود پاک سے اللہ تعالیٰ کا قُرب چاہے وُہ کبھی محتاج نہ ہوگا، خواہ اُس کے پاس دُنیا کی کوئی چیز نہ ہو کیونکہ قناعت غنا ہے بلکہ قناعت وُہ خزانہ ہے جو کہ ختم ہونے والا نہیں ہے اور یہ دُنیاوی مال سے افضل ہے۔ اور یہی حیاتِ طیبہ ہے جو کہ اللہ ﷻ کے فرمان "مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً" میں مذکور ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۴۵)

۱۱۱۔۔۔ حضرتِ خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب اس شخص کا واقعہ سُنا جو اپنے باپ کے ساتھ سفر کر رہا تھا اور بوجہ سُود خواری اُس کے باپ کا چہرہ تبدیل ہوگیا تھا، اور درُود پاک کی برکت سے سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری ہوئی اور دستِ رحمت پھیرنے سے چہرہ منوّر اور درست ہوگیا تھا۔

تو حضرتِ خواجہ نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ یہ واقعہ کتابوں میں لکھو اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت کو سُناؤ! تاکہ درُود پاک کی برکت سے دُنیا و آخرت کے عذاب سے نجات حاصل کرسکیں۔ (معارج النبوۃ ص ۳۲۸)

۱۱۲۔۔۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں شیخ یونس کو عبد النبی کے نام سے اِس لیے پکارا جاتا ہے کہ وُہ لوگوں کو اُجرت دے کر مسجد میں بٹھاتے اور اُن سے درُود پاک پڑھایا کرتے تھے۔

(انفاس العارفین ص ۳۷۹)

دُرود پاک میں بخل کرنے والوں کے واقعات

۱۱۳۔۔۔ابو علی عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میرے لیے ابو طاہر نے کچھ اجزاء لکھے تو میں نے اُن اجزاء میں دیکھا جہاں کہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسمِ گرامی لکھا ساتھ لکھا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا ۔ تو میں نے اَبُو طاہر سے پوچھا یہ آپ نے کس لیے لکھا ہے؟ تو فرمایا میں ابتداً جہاں کہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ مُبارک لکھتا تو ساتھ درُود پاک نہ لکھتا، ایک دن مجھے خواب میں سیدالکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور میں نے سلام عرض کی۔

سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے چہرۂ اَنور دُوسری طرف پھیرلیا۔ میں نے دُوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو میرے آقا نے دُوسری طرف چہرۂ اَنور پھیرلیا۔ تب میں نے سامنے سے حاضر ہو کر عرض کیا اے میرے آقا! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) آپ میری طرف سے چہرۂ اَنور کیوں پھیر لیتے ہیں؟

فرمایا اس لیے کہ تُو کتاب میں میرا ذکر لکھتا ہے تو ساتھ درُود پاک شامل نہیں کرتا۔ شیخ اَبُو طاہر فرماتے ہیں اُس دن سے جب بھی میں شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ گرامی لکھتا ہُوں تو ساتھ یہ لکھتا ہُوں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا ۔

(سعادۃ الدارین صفحہ ۱۳۰)

۱۴۱۔۔۔ ایک شخص باوجود نیک، پرہیزگار اور پابندِ نماز، روزہ ہونے کے دُرود پاک پڑھنے میں کوتاھی اور سُستی کیا کرتا تھا۔

ایک رات خواب میں سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زیارتِ با سعادت سے مشرّف ہوا مگر حُضورِ انور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اُس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی، وُہ بار بار کوشش کرتا اور شاہِ کونین صلّی تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے سامنے آتا اور ہر بار سرکار اُس سے اعراض فرماتے رہے۔

آخر اُس نے گھبرا کر عرض کی یارسُول اللہ! (صلّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کیا آپ مجھ سے ناراض ھیں؟ فرمایا نہیں۔ عرض کی اگر نہیں تو حُضور (صلّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) مجھ پر نظرِ عنایت نہیں فرماتے! فرمایا میں تجھے پہچانتا ہی نہیں عرض کی یارسُول اللہ! (صلّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) میں آپ کی اُمّت کا ہی ایک فرد ہُوں اور میں نے علمائے کرام سے سُنا ہے کہ حُضور (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) اپنی اُمّت کو بیٹوں سے بھی عزیز رکھتے ھیں۔ فرمایا ایسا ہی ہے مگر تم مجھے دُرود پاک کا تحفہ نہیں بھیجتے۔ میری نظرِ عنایت اور شفقت اُس اُمتی پر ہوتی جو مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے۔

وُہ شخص بیدار ہوا اور اُس روز سے ہر روز بڑے شوق و محبّت سے دُرود پاک پڑھتا رہا۔ ایک دن پھر وُہ خواب میں زیارتِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مشرّف ہوا اور دیکھا کہ سرکار بڑے خوش ھیں اور فرماتے ہیں اب میں تمھیں خُوب پہچانتا ہُوں اور قیامت کے دن میں تمہاری شفاعت کا ضامن ہُوں لیکن دُرود پاک نہ چھوڑنا! (معارج النبوۃ صفحہ ۳۲۸)

۱۱۵۔۔۔ ایک شخص جب کبھی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر پاک سُنتا تو وُہ درُود پاک پڑھنے میں بُخل کرتا تو اُس کی زبان گونگی ہوگئی اور آنکھوں سے اندھا ہوگیا بالآخر وُہ حمام کی نالی میں گر گیا اور پیاسا مر گیا۔

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا۔

(سعادۃ الدارین صـ۱۴۴)

۱۱۶۔۔۔ ایک عالمِ دین نے کسی رئیس کے لیے جو کہ موطا شریف سے بڑی محبت کرتا تھا موطا شریف کا ایک نسخہ تحریر کیا اور خوب اچھی طرح سے لکھا لیکن اُس نے جہاں سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نامِ مُبارک آیا وہاں سے درُود پاک حذف کر دیا اور اِس کی جگہ صرف "ص" لکھ دیا۔ لکھ لینے کے بعد جب اُس رئیس کے ہاں پیش کیا تو وُہ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اسے انعام واکرام دینے کا ارادہ کیا، مگر اُس نے انعام دینے سے پہلے اُس کی اس خیانت کو دیکھ لیا اور بجائے انعام کے اُسے دھکے دے کر نکال دیا۔ پھر وُہ عالمِ دین کنگال ہوگیا اور ذلّت کی موت مر گیا۔

نعوذ باللہ من ذٰلک (سعادۃ الدارین صـ۱۳۱)

۱۱۷۔۔۔ حضرت ابُو زکریا عابدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا مجھے ایک دوست نے بتایا کہ بصرہ میں ایک آدمی حدیثِ پاک لکھا کرتا تھا اور قصداً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ درُود پاک لکھنا چھوڑ دیتا تھا، محض کاغذ کی بچت کے لیے۔ اس کے دائیں ہاتھ کو آکلہ کی بیماری لگ گئی اور وُہ اسی درد میں مر گیا۔ (سعادۃ الدارین صـ۱۳۱)

۱۱۸۔۔۔"شفا الاسقام" میں ہے کہ ایک کاتب تھا، اور کتابت کرتے وقت جہاں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ نامی کے ساتھ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لکھا ہوتا وُہ اِس کی جگہ صرف "صلعم" لکھتا۔ تو اِس کا مرنے سے پہلے ہاتھ کٹ گیا۔ (سعادۃ الدارین صـ۱۳۱)

۱۱۹۔۔۔ایک شخص حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ مُبارک کے ساتھ صرف "صلعم" لکھتا تھا۔ اُس کی موت سے پہلے زبان کاٹ دی گئی۔

(سعادۃ الدارین صـ۱۳۱)

۱۲۰۔۔۔ایک شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ صرف "علیہم" لکھا کرتا تھا تو اُس کے جسم کا ایک حصّہ مارا گیا اور وُہ مفلوج ہو کر مر گیا۔ (سعادۃ الدارین صـ۱۳۱)

۱۲۱۔۔۔ایک اور شخص بھی یونہی کرتا تھا تو وُہ آنکھ سے اندھا ہو گیا حتّٰی کہ وُہ بازاروں میں گھومتا اور لوگوں سے مانگتا پھرتا تھا

(معاذ اللہ) (سعادۃ الدارین صـ۱۳۱)

تنبیہ : مندرجہ بالا واقعات پر غور کریں کہ جب صرف دُرود پاک سے لاپرواہی کی ایسی سزائیں ہیں تو جو لوگ شانِ رسالت و نبوّت میں گُستاخی کرتے ہیں اُن کی سزائیں کیا ہوں گی۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ گستاخیاں کرتے ہیں جب وُہ مرنے لگتے ہیں تو طرح طرح کے عذاب سے دوچار ہوتے ہیں، زبانیں باہر نکل آتی ہیں، زبانیں کٹ جاتی ہیں تعفّن پھیل جاتا ہے گویا کہ سامانِ عبرت چھوڑ جاتے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

اِس کے برعکس جو حضرات زندگی بھر محبوبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عظمت کا درس دیتے رہتے ہیں، لوگوں کو عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں جب وُہ دُنیائے فانی سے سفر کرتے ہیں تو عجیب عجیب بشارتیں دکھائی جاتی ہیں کہیں خوشبو مہک رہی ہے تو کہیں نُور کی بارش آمڈ آتی ہے اور کہیں ملائکہ کرام برکت حاصل کرنے زمین پر اُتر آتے ہیں گویا اُن پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہوتا ہے جو رنگا رنگ کی بہاریں دکھاتا ہے۔

چند واقعات سپردِ قلم کیے جاتے ہیں:۔

۱۔۔۔ جب حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مصنف "دلائل الخیرات" کا وصال شریف ہوا تو اُن کی قبرِ مُبارک سے کستوری کی سی خوشبو مہکتی رہتی تھی۔ کیونکہ وُہ سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر درُود پاک خُوب پڑھا کرتے تھے۔

"مطالع المسرات" میں ہے وَثَبَتَ اَنَّ رَائِحَۃَ الْمِسْکِ تُوْجَدُ مِنْ قَبْرِہٖ مِنْ کَثْرَۃِ صَلَاتِہٖ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ [۱]

(مطالع المسرات ص۴)

۲۔۔۔ ایک شخص کا لڑکا شہید ہو گیا تھا تو جس دن سیّدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا وُہ شہید لڑکا اپنے باپ کو خواب میں ملا۔ باپ نے پُوچھا بیٹا کیا تُو فوت نہیں ہو چکا؟ تو لڑکے نے کہا نہیں! ابا جی میں تو شہید ہُوں، اور میں زندہ ہُوں، مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق بھی ملتا ہے۔

---

[۱] یعنی یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے جو کستوری کی خوشبو آتی تھی وہ درُود پاک کی کثرت سے آتی تھی

باپ نے پوچھا بیٹا! کیسے آنا ہوا؟ جواب دیا اباجی! آج آسمانوں میں منادی کرائی گئی ہے کہ سارے نبی، سارے صدیق، سارے شہید عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر پہنچ جائیں تو میں بھی نمازِ جنازہ میں شرکت کے لیے آیا تھا۔ پھر شوق آیا کہ اباجی کو سلام کر آوں اس لیے آیا ہوں۔

(روض الریاحین صفحہ ۲۱)

۳۔۔۔جب حضرت سہل تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو لوگ اُن کے جنازے پر ٹوٹ پڑے اور ایک شور برپا ہو گیا۔ شہر میں ایک یہودی رہتا تھا جس کی عمر ستر سال تھی اس نے جب یہ شور سُنا تو وہ بھی دیکھنے کے لیے نکلا لوگ جنازہ مبارکہ اٹھائے جا رہے تھے۔ جب اُس نے دیکھا تو اُس نے باآوازِ بلند کہا اے لوگو! جو میں دیکھ رہا ہوں کیا تم بھی دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے پوچھا تو کیا دیکھ رہا ہے؟

اُس نے کہا میں دیکھ رہا ہوں کہ آسمان سے اُترنے والوں کی قطار لگی ہوئی ہے اور وہ جنازہ کے ساتھ برکت حاصل کرتے جاتے ہیں۔ وہ یہودی مسلمان ہو گیا اور وہ بہت اچھا مسلمان ثابت ہوا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

(روض الریاحین صفحہ ۲۱)

۴۔۔۔عاشقِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) سیدی وسندی محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جنازہ مبارکہ جب لائلپور (فیصل آباد) اسٹیشن سے جامعہ رضویہ لایا جا رہا تھا، کچہری بازار کے سرے پر پہنچا تو انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی تھی جو کہ عقیدت مندوں نے سر کی آنکھوں سے دیکھی

بلکہ دیکھنے والوں نے اپنے ساتھ چلنے والوں کو بھی دکھائی اور اُس نُور کی بارش کو دیکھ کر کئی غلط عقیدہ والے تائب ہوئے۔

اُس نُوری بارش کو جو کہ محدثِ اعظم پاکستان قدس سرہٗ کے جنازہ پر ہو رہی تھی دیکھنے والے احباب اب بھی موجود ھیں اور یہ کرامت اُس وقت کے مقامی اخبارات میں بھی شائع ہوئی تھی، جن میں سے کچھ اخبارات فقیر کے پاس اب بھی موجود ھیں[1]۔ رضی اللّٰہ عنہ مولاہ الکریم

بے اَدبی اور گُستاخی کرنیوالوں کے چند واقعات

میرے عزیز بھائی! شانِ رسالت و نبوّت تو بڑی اعلیٰ وارفع ہے فقیر کہتا ہے کہ جو شخص حبیبِ خُدا، سیدِ انبیاء، نُورِ مجسّم، شفیعِ اعظم صلّی اللّٰہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو گیا۔ اُس کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا انجام نہایت مکروہ اور بھیانک ہوتا ہے۔ ایسے ھی کچھ واقعات پڑھیے اور ایمان محفوظ کیجیے!

۱۔۔۔ ایک دن سیدنا سُلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللّٰہ تعالےٰ علیہ پاؤں مُبارک پھیلا کر لیٹے ہوئے تھے اور ایک مرید پاس بیٹھا تھا ایک شخص آیا اور حضرت خواجہ بسطامی قدس سرہٗ کے پاؤں پر پاؤں رکھ کر آگے گزر گیا یہ دیکھ کر اُس مرید نے کہا تجھے معلوم نہیں کہ یہ خواجہ بایزید بسطامی لیٹے

---

[1] مثلاً روزنامہ سعادت ۳ رشعبان ۱۳۸۲ھ مطابق ۳۱ ردسمبر ۱۹۶۲ء

ہوئے ہیں اور تُو اُوپر پاؤں رکھ کر گزر گیا ہے۔ یہ سُن کر اُس بدبخت نے کہا بایزید بسطامی ہیں تو پھر کیا ہوا" یہ کہہ کر چلتا بنا لیکن اس بے ادبی کا وبال اِس پر یُوں نازل ہوا کہ جب اُس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اُس کے دونوں پاؤں سیاہ ہو گئے۔ اور اسی پر بس نہیں بلکہ آج تک اُس بدبخت کی نسل میں بھی یہ چیز آرہی ہے، کہ جب اُس کی اولاد میں سے کسی کا آخری وقت آتا ہے تو اُس کے پاؤں سیاہ ہو جاتے ہیں۔

نعوذ باللہ مِن ذٰلِک ۔ (رونق المجالس ص۱۰)

۲۔۔۔۔ سُلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز سرکار اجمیری قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک آدمی تھا وُہ جب کبھی بزرگانِ دین کو دیکھتا اُن سے منّہ پھیر لیتا اور براہِ حسد اُن کو دیکھنا پسند نہ کرتا۔

جب وُہ مر گیا اور اُس کو لوگوں نے قبر میں اُتارا اور اُس کا منّہ قبلہ رُخ کیا تو فوراً ہی اُس کا منّہ پھر کر دُوسری طرف ہو گیا اور بار ہا ایسا ہی ہوا۔ لوگ بڑے ہی حیران ہوئے۔

اچانک ہاتف سے آواز آئی اے لوگو! کیوں تکلیف اُٹھاتے ہو، اِس کو یُوں ہی رہنے دو۔ کیونکہ یہ دُنیا میں میرے پیاروں سے مُنّہ پھیر لیا کرتا تھا اور جو شخص میرے دوستوں سے مُنّہ پھیرے اُس سے میری رحمت مُنّہ پھیر لیتی ہے اور ایسا شخص راندہ درگاہ ہو جاتا ہے۔ اور کل قیامت کے دن ایسے کو گدھے کی صُورت میں اُٹھائیں گے۔

العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ تعالیٰ ۔ (دلیل العارفین ص۲۳)

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

۳ ـــ مولانا عبد الجبار کو کسی نے بتایا کہ مولوی عبد العلی اہلحدیث جو کہ مسجد تسلیانوالی امرتسر میں امام ہیں اور وُہ آپ کے مدرسہ غزنویہ میں پڑھتے بھی ہیں۔ اُس مولوی عبد العلی نے کہا ہے کہ امام اُبُوحنیفہ (سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے تو میں اچھا اور بڑا ہُوں کیونکہ اُنھیں صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں اور مجھے اُن سے کہیں زیادہ یاد ہیں۔

یہ سُن کر مولانا عبد الجبار نے جو کہ بزرگوں کا نہایت ادب کیا کرتے تھے حکم دیا کہ اُس نالائق عبد العلی کو مدرسہ سے نکال دو اور ساتھ ہی فرمایا کہ یہ عنقریب مُرتد ہو جائے گا۔ اُس کو مدرسہ سے نکال دیا گیا اور پھر ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ وُہ مرزائی ہو گیا اور لوگوں نے اُسے ذلیل کر کے مسجد سے بھی نکال دیا۔ بعد ازاں کسی نے مولانا عبد الجبار سے پُوچھا آپ کو کیسے علم ہو گیا تھا کہ یہ کافر ہو جائے گا۔ فرمایا کہ جس وقت مجھے اُس کی گستاخی کی خبر ملی اُسی وقت بخاری شریف کی یہ حدیث میرے سامنے آگئی مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ

یعنی جس شخص نے میرے کسی ولی سے دُشمنی کی تو میں اُس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہُوں۔ (حدیث قدسی)

اور چونکہ میری نظر میں امام اُبُوحنیفہ ولی اللہ تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلانِ جنگ ہو گیا تو جنگ میں ہر فریق دُوسرے کی اعلیٰ چیز چھینتا ہے اللہ تعالیٰ کی نظر میں ایمان سے اعلیٰ کوئی چیز نہیں اِس لیے اُس شخص کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا تھا؟

۴ ـــ سنجار میں ایک شخص تھا جو کہ اولیائے کرام پر بلاوجہ طعن و تشنیع کیا کرتا

تھا جب وُہ شخص بیمار ہوکر قریب المرگ ہوا تو اُس وقت وُہ ہر قسم کی باتیں کر سکتا تھا مگر کلمہ شہادت نہیں پڑھ سکتا تھا۔ بار ہا لوگوں نے اُسے کلمہ سُنایا لیکن کسی طرح کلمہ نہیں پڑھ سکا۔

لوگ پریشان ہوئے اور دوڑ کر حضرت شیخ سوید سنجاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بُلا لائے۔ آپ تشریف لاکر اُس شخص کے پاس بیٹھے اور مراقبہ کیا۔ جب آپ نے سرِ مُبارک اُٹھایا تو اُس نے کلمہ شہادت پڑھا اور کئی بار پڑھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پیارے ولی سوید سنجاری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ چونکہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے ولیوں پر طعن کیا کرتا تھا، اِس وجہ سے اس کی زبان کو کلمہ شہادت پڑھنے سے روک دیا گیا تھا۔ جب یہ معلوم کیا تو میں نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں اُس کی سفارش کی۔

مُجھ سے فرمایا گیا اے پیارے! ہم نے تیری سفارش قبول کی لیکن شرط یہ ہے کہ یہ میرے جن ولیوں کی شان میں بے ادبی کیا کرتا تھا وُہ بھی راضی ہو جائیں یہ ارشاد سُن کر میں مقامِ حضرت الشریفہ میں داخل ہوا اور حضرت معروف کرخی حضرت سَری سقطی، حضرت جنید بغدادی، حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے میں نے اِس شخص کی طرف سے معافی چاہی اور اُنھوں نے معاف کر دیا۔

اس کے بعد اس شخص نے بیان کیا کہ جب میں کلمہ شہادت پڑھنا چاہتا تو ایک سیاہ چیز میری زبان کو پکڑ لیتی تھی اور کہتی تھی کہ میں تیری بدزبانی ہوں، پھر ایک چمکتا ہوا نُور آیا اور اُس نے اِس بلا کو دفع کر دیا اور اُس نُور نے

کہا میں اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی رضامندی ہوں۔ پھر اُس شخص نے کہا مجھے اِس وقت آسمان و زمین کے درمیان نُورانی گھوڑے نظر آرہے ہیں جن کے سوار بھی نُورانی ہیں اور یہ سب سوار ہیبت زدہ ہو کر سرنگوں ہیں، اور پڑھ رہے ہیں سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ ۝
پھر وُہ شخص آخر دم تک کلمۂ شہادت پڑھتا رہا اور اِسی پر اُس کا خاتمہ ہوا۔
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ ۔ (قلائد الجواہر مترجم صـ۲۵۵)

مندرجہ بالا واقعات سپردِ قلم کیے ہیں تاکہ احباب عبرت حاصل کریں اور اس جماعت کے ساتھ رہیں جو کہ با ادب ہے۔ کیونکہ ادب سے ہی سب کچھ ملتا ہے بلکہ بعض ائمہ کرام کا ارشاد ہے کہ دین سارے کا سارا ادب ہے
اللہ تعالیٰ کے ولیوں کا ادب و احترام کرنے کا انجام بھی واقعات کی روشنی میں دیکھ لیجیے!

ا ـــــ ایک شخص جو کہ بدکردار اور فاسق و فاجر تھا۔ ایک دن وُہ دریائے دجلہ پر ہاتھ پاؤں دھونے گیا اِتّفاق سے حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ دریا پر وضو کر رہے تھے اور وُہ شخص اُوپر بیٹھا تھا جس طرف سے پانی آرہا تھا اُس کو خیال آیا یہ بڑی بے ادبی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مقبول امام وقت وضو کر رہا ہو اور میرے جیسا ایک نالائق انسان اُن سے اُوپر بیٹھ کر ہاتھ پاؤں دھوئے۔

یہ خیال آتے ہی وُہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نیچے بہاؤ کی طرف آبیٹھا اور ہاتھ پاؤں دھو کر چلا گیا۔ جب وُہ

شخص مر گیا تو ایک بزرگ کو خیال آیا کہ فلاں آدمی بڑا ہی فاسق و فاجر تھا دیکھیں تو سہی کہ اُس کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ اُنھوں نے اُس کی قبر پر جاکر مراقبہ کیا اور اُس سے پوچھا بتا! تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟

اُس نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میری بخشش صرف ایک گھڑی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ادب کرنے کی وجہ سے ہوئی اور سارا قصہ سُنا دیا۔ (ذکرِ خیر صفحہ ۲۳۰، تذکرۃ اولیاء)

شیخ الاسلام حضرت فریدُالدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ایک دفعہ ایک نوجوان جو کہ بڑا فاسق و گنہگار تھا۔ وُہ ملتان شریف میں فوت ہوا تو کسی نے اسے خواب میں دیکھا تو پُوچھا کہ تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟

اُس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔ پُوچھا گیا کہ کس طرح بخشش ہوئی؟ اُس نے بتایا ایک دن حضرت خواجہ بہاؤالحق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جا رہے تھے تو میں نے آپ کے دستِ مُبارک کو محبت سے بوسہ دیا اور اسی دست بوسی کی وجہ سے مجھے بخش دیا گیا ہے۔ (خلاصۃ العارفین صفحہ ۲)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ادب کی توفیق عطا فرمائے اور بے ادبی سے بچائے

بجاہ حبیبہ الکریم سید الاوّلین والآخرین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ واصحابہٖ وازواجہ
الطاہرات الطیبات امہات المؤمنین
وذریتہ اجمعین

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلم

خاتمہ

درود پاک کے آداب اور صیغوں (کیفیات) کا بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَصَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

اجمعین ۔ امابعد !

درود پاک پڑھنے والے کو چاہیے کہ باادب ہو کر درود پاک پڑھے تاکہ دونوں جہان کی کامیابی اور سعادت حاصل ہو!

ذیل میں چند آداب تحریر کیے جاتے ہیں :-

۱ ــــ جسم پاک ہو، ظاہری نجاست اور بدبودار چیز سے جسم ملوث نہ ہو۔

۲ ــــ لباس صاف ستھرا اور پاک ہو۔

۳ ــــ مکان یا جس جگہ پر درود پاک پڑھا جائے وہ پاک ہو۔

۴ ــــ باوضو درود پاک پڑھا جائے۔

۵ ــــ درود پاک پڑھنے والا خوشبو لگائے یا اگربتی وغیرہ سلگائے۔

۶ ــــ قبلہ رو ہو کر درود پاک پڑھے۔

۷ ــــ درود پاک کے معانی سمجھ کر پڑھے۔

۸ ــــ اخلاص یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور رسولِ اکرم شفیع اعظم باعثِ ایجادِ عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبّت اور عظمت کی نیّت سے پڑھے، باقی دین و دُنیا کے سارے کام اللہ تعالیٰ کے سپُرد کرے۔

۹ــــ درُود پاک پڑھتے وقت دُنیا کی باتیں نہ کرے۔ سُنّتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی پیروی اور شریعتِ مطہرہ کی پابندی رکھے منہیات سے بچے۔ حرام اور مشتبہ کھانے سے پرہیز کرے۔

۱۰ــــ درُود شریف پڑھتے وقت یہ تصوّر کرے کہ شاہِ کونین اُمّت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم میرا درُود شریف سُن رہے ہیں اس لیے بعض بزرگانِ دین نے فرمایا کہ سرورِ دو عالم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو (اللہ تعالیٰ کی عطا سے) حاضر و ناظر جان کر درُود پاک پڑھے۔

(مقاصد السالکین ص۵۶)

۱۱ــــ جب کبھی سیّد المرسلین، رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا نام پاک سُنے تو درُود پاک پڑھے، کم از کم اتنا کہہ لے "صلی اللہ علیہ وسلّم"۔ اور محبّت سے انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر لگائے اگرچہ یہ فرض و واجب نہیں لیکن باعث صد برکات ہے۔ اصل میں یہ محبّت کا سودا ہے، جس کے دل میں رسُولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبّت ہوگی وُہ اس مُبارک فعل سے انکار نہیں کریگا اور اگر کسی کا دل محبّتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سے

لہ اس مسئلہ کی تحقیق و تفصیل درکار ہو تو فقیر کی کتاب "الیواقیت والجواہر" پڑھیں، انشاء اللہ تعالیٰ شکوک و شبہات دُور ہو جائیں گے۔ یہ کتاب مکتبہ سُلطانیہ سے مل سکتی ہے۔

خالی ہو تو اُس کا کیا علاج ؟ ایسا شخص اِس بابرکت فعل سے جس پر نوید بخشش ہے انکار کرے تو یہ اُس کے باطن کی آواز ہے۔ ؎

ہر کسے بر طینتِ خود مے تند

تقبیل الابہامین اگرچہ ثبوت کے لحاظ سے درجہ استحباب میں ہے۔ یعنی فعلِ مستحب ہے لیکن برکتیں بے شمار ہیں۔ سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اذان میں میرا نام سُنا اور انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دیا میں اُس کا قائد ہوں گا اور اسے جنّت لے جاؤں گا۔

لیکن بعض حضرات ساری زندگی اسی چکر میں گزار دیتے ہیں کہ محدثین نے فرمایا ہے "لم یصح من المرفوع فی ھذا شئ" فقیر کہتا ہے کہ اگر بالفرض حدیث پاک میں اس باعث مغفرت فعل کا ذکر نہ بھی ہوتا تو بھی محبت والوں کے لیے جائز تھا، کیونکہ اِس میں نامِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر ہے۔

؎ تعظیم جس نے کی ہے محمدؐ کے نام کی
خُدا نے اُس پر آتشِ دوزخ حرام کی

اللہ تعالیٰ ہی ہادی اور نیکی کی توفیق دینے والا ہے۔

۱۲۔۔۔ جب درود پاک کا وظیفہ پڑھ کر فارغ ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کم از کم اتنا کہہ لے : وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ

لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ

۱۳۔۔۔جہاں کہیں رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا نامِ نامی اسمِ گرامی آئے تو لفظ "سیدنا" کا اضافہ کرے اگرچہ کتاب میں لکھا ہوا نہ ہو!

ایک مرتبہ ایک تُرکی نوجوان حضرت شیخ الدلائل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور "دلائل الخیرات" پڑھنے لگا، جہاں کہیں نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا نام پاک آتا وُہ سیدنا نہیں کہتا تھا۔

حضرت شیخ قدّس سرّہٗ نے فرمایا حُضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نامِ مُبارک کے ساتھ سیّدنا بھی کہہ! اُس نے کہا کہ جب کتاب میں سیّدنا نہیں لکھا تو میں کیوں کہوں۔ حضرت شیخ قدّس سرّہ نے ہر طرح سے سمجھایا مگر وُہ نہ مانا۔ رات جب وُہ تُرکی مرد سو گیا تو دیکھا کہ عالمِ رویا میں سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور اُس کے پیٹ پر خنجر رکھ دیا اور پُوچھا بتا! تُو حُضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اسمِ پاک کے ساتھ "سیدنا" کہے گا یا نہیں؟ وُہ تو سیدالعٰلمین ہیں تُو کس گنتی میں ہے (وُہ تو جنّوں کے بھی سردار ہیں، انسانوں کے بھی، وُہ خاکیوں کے بھی سردار ہیں تو نُوریوں کے بھی)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم

دُرود پاک کے صیغے (کیفیات)

دُرود پاک کے صیغوں کے لیے متعلقہ کتابوں کا مطالعہ کیا گیا، دُرود پاک کے صیغے اتنے زیادہ ہیں کہ اُن کا شمار کرنا مشکل ترین کام ہے! البتہ "افضل الصلوات"

اور "دلائل الخیرات" شریف میں اکثر صیغے مذکور و منقول ھیں۔

لہٰذا دلائل الخیرات شریف پڑھ لینا ہزار ہا برکتیں اور سعادتیں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ لیکن فقیر کے نزدیک بطور وظیفہ وُہ دُرود پاک پڑھنا چاہیے جو اپنے شیخ (پیر و مرشد) کا فرمودہ ہو سالک کے لیے وھی سب سے افضل ہوگا۔ لیکن چونکہ بعض لوگ عوام میں تاثر پھیلاتے ہیں کہ دُرود ابراہیمی کے سوا کوئی دُرود نہیں پڑھنا چاہیے لہٰذا اس غلط تاثر کو دُور کرنے کے لیے چند صیغے دُرود پاک کے لکھے جاتے ھیں:-

۱۔ سیدِ دو عالم، شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا دُرود پاک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

۲۔ نبیِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا دُرود پاک

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے دربارِ رسالت میں عرض کی یارسُول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) ہم نے آپ پر سلام عرض کرنے کا طریقہ جان لیا لیکن حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) یہ فرمایئے کہ

ہم آپ پر درود پاک کیسے پڑھیں؟

تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یوں پڑھو!

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَ رَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ۔

اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَّغْبِطُ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَبْلِغْہُ الْوَسِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ مِنَ الْجَنَّۃِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ مَوَدَّتَہٗ وَفِی الْاَعْلَیْنَ ذِکْرَہٗ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

(سعادۃ الدارین ص۱۰)

۳ - حبیبِ خدا شاہِ انبیا صلوٰۃ اللہ وسلام علیہ وعلیہم اجمعین کا درود پاک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ
اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ

(سعادۃ الدارین ص۲۳۱)

۴ - رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا درود پاک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ
نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ كَمَا يَنْبَغِيْ
اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ ○ (سعادۃ الدارین ۲۳۲)

۵ - سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا درود پاک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً
تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ
الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ
وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مِنْ
اَفْضَلِ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا مِّنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ
عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصّٰلِحِيْنَ
يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○ (سعادۃ الدارین ص۲۳۳)

۶ - صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا درود پاک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(سعادۃ الدارین صہ۲۳۲)

۷ - حبیبِ ربّ العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا درود پاک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِى الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِى الْقُبُوْرِ۔

(سعادۃ الدارین صہ۲۳۱)

۸ - سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا درود پاک

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت کی شان کو ملاحظہ کیا تو دربارِ الٰہی میں درخواست پیش کی یا اللہ! مجھے بھی اُس اُمت میں سے کر دے!

ارشادِ باری تعالیٰ ہوا "اے پیارے کلیم! تو میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھ تو اُس وقت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ درود پاک پڑھا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ

وَمَعْدَنِ الْاَسْرَارِ وَمَنْبَعِ الْاَنْوَارِ وَجَمَالِ
الْكَوْنَيْنِ وَشَرَفِ الدَّارَيْنِ وَسَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ
الْمَخْصُوْصِ بِقَابَ قَوْسَيْنِ ○

(سعادۃ الدارین صـ ۲۳۲)

۹ - بابُ مدینۃ علم حیدرِ کرّار مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کا درُود پاک

صَلَوٰةُ اللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَاَنْبِيَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ
وَجَمِيْعِ خَلْقِهٖ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْهِ
وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

۱۰ - سیّدۃ النّساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا درُود پاک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ رُوْحُهٗ مِحْرَابُ الْاَرْوَاحِ
وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكَوْنِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مَنْ هُوَ اِمَامُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مَنْ هُوَ اِمَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عِبَادِ اللّٰهِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (سعادۃ الدارین صـ ۲۴۵)

۱۱ - سیّدنا ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درُود پاک

اَللّٰهُمَّ يَا دَآئِمَ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ ○ يَا بَاسِطَ

اَلْیَدَیْنِ بِالْعَطِیَّۃِ ○ یَا صَاحِبَ الْمَوَاھِبِ السَّنِیَّۃِ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی سَجِیَّۃً ○ وَاغْفِرْ لَنَا
یَا ذَا الْعُلَا فِیْ ھٰذِہِ الْعَشِیَّۃِ ○ (سعادۃ الدارین ص ۲۳۲)

قطب الاقطاب فرد الافراد غوث الاغواث

۱۲ - سیدنا غوثِ اعظم جیلانی قدس سرہٗ کا درود پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِکَ وَلِسَانِ
حُجَّتِکَ وَعَرُوْسِ مَمْلَکَتِکَ وَاِمَامِ
حَضْرَتِکَ وَطِرَازِ مُلْکِکَ وَخَزَائِنِ
رَحْمَتِکَ وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِکَ الْمُتَلَذِّذِ
بِمُشَاھَدَتِکَ اِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ
فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ ○ عَیْنِ اَعْیَانِ خَلْقِکَ
الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِیَائِکَ صَلٰوۃً تُحَلُّ
بِھَا عُقْدَتِیْ وَ تُفَرِّجُ بِھَا کُرْبَتِیْ صَلٰوۃً
تُرْضِیْکَ وَ تُرْضِیْہِ وَتَرْضٰی بِھَا عَنَّا
یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ○ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِہٖ
عِلْمُکَ وَ اَحْصَاہُ کِتَابُکَ وَجَرٰی
بِہٖ قَلَمُکَ وَعَدَدَ الْاَمْطَارِ وَالْاَحْجَارِ

وَالْاَشْجَارِ وَمَلٰئِكَةِ الْبِحَارِ وَجَمِيْعِ مَا
خَلَقَ مَوْلَانَا مِنْ اَوَّلِ الزَّمَانِ اِلٰى آخِرِهٖ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ ○ [1] (سعادۃ الدارین ص۲۵۵)

مناجات الحبیب من البعید والقریب

۱۳ - للشیخ برہان الدین ابراہیم شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ○
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ ○
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ الْاِلٰهِ
الْمَعْبُوْدِ ○ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
مَنْ جَاءَ بِالْاَحْكَامِ وَالْحُدُوْدِ ○ اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ذَا الْاَعْلَى الْحَقِّ الْمَشْهُوْدِ ○
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُفِيْضَ الشُّهُوْدِ ○
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ الْوُجُوْدِ ○
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سِرَّ كُلِّ مَوْجُوْدٍ ○
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى ضَجِيْعَيْكَ
وَاٰلِكَ وَجَمِيْعِ صَحْبِكَ مَادَامَ التَّعَرُّفُ ○

---

[1] حضرت غوث اعظم، محبوب سبحانی قطب ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا درود پاک "کبریت احمد" کے نام سے مشہور ہے جو کہ عام کتب خانوں سے کتابی صورت میں مل جاتا ہے۔

وَ امۡتِحَالُ التَّعۡطِیۡلِ وَ التَّوَقُّفُ ۝ (سعادۃ الدارین ص۲۶)

نیز حضرت شاذلی نے فرمایا کہ جو شخص گنبدِ خضرا سے دُور اپنے وطن یا علاقے میں یہ درُود پاک پڑھے وُہ یوں تصور کرے کہ میں سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے سامنے حاضر ہوں اور اپنے آقا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کو خطاب کر رہا ہُوں۔ (سعادۃ الدارین ص۲۹)

تنبیہ: بعض لوگ درُود شریف بصیغہ خطاب میں کبیدہ خاطر ہوتے ہیں لیکن حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں کہ عالم امر جہت و زمان کے ساتھ مقید نہیں ہوتا لہٰذا اس صیغہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) کے پڑھنے میں کوئی شک نہیں ہے۔

اے عزیز! اے میرے مُسلمان بھائی!

اصل چیز محمّد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت ہے، جتنی کسی دل میں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت زیادہ ہوگی اتنا اُس کا ایمان قوی اور مضبُوط ہوگا اور جب ایمان پختہ ہوگا تو سارے شکوک شبہات ختم ہو جائیں گے۔

تفسیر "رُوح البیان" میں ہے:

اَلۡاِیۡمَانُ یَقۡطَعُ الۡاِنۡکَارَ وَ الۡاِعۡتِرَاضَ ظَاهِرًا وَ بَاطِنًا۔

ایمان ظاہری اور باطنی اعتراضات کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مجھ فقیر کو اور سب مُسلمان بھائیوں کو اپنے حبیب پاک

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت سے وافر حصہ عطا فرمائے یہی سرمایۂ حیات ہے اور یہی ذریعۂ نجات، یہی معرفتِ الٰہی کا باب ہے اور یہی مدارِ حسنات ہے۔

وَاللہ تَعَالیٰ الموفق و نعم الوکیل وَصَلّی اللہُ تَعَالیٰ عَلیٰ حَبِیْبِہٖ سَیّد الانبیاء سند الاصفیا وَعَلیٰ آلِہٖ وَاصحابہٖ وازواجہٖ الطاھرات الطیّبات اُمّھات المؤمنین وذریّتہٖ وَاَولیاء اُمّتہٖ وعلماء ملتہ الیٰ یوم الدّین وَسلامٌ عَلَی المرسلین وَالحمدُ للہِ رَبّ العٰلمین ○

——— فقیر ابوسعید محمد امین غفرلہٗ والوالدیہ

۱۵ جمادی الاوّل ۱۴۳۱ھ

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ

اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ

اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ

ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝٣٦

سُوْرَةُ الْاَحْزَاب

اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرما دیں تو
انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اسکے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی بہکا۔

فرمودات
حضور فقیہِ عصر زید اقبالہ
(1) تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے بُرے دوست ہیں لہذا بُروں کے پاس نہ بیٹھو بلکہ نیکوں کے ساتھ دوستی اور ہم نشینی رکھو۔
(2) تمام عبادتوں کی جڑ اور تمام بھلائیوں کا مجموعہ علمِ دین پڑھنا پھر اس پر عمل کرنا پھر دوسروں کو پڑھانا ہے۔
(3) اگر کوئی مصیبت آ جائے تو اس کا علاج محتاجوں اور مسکینوں کو خوش کرنا ہے۔
(4) عقل مند وہ ہے جو مرنے سے قبل (قبر و آخرت) کیلئے تیاری کرے۔
(5) جو شخص ہر اچھے بُرے کے ساتھ میل میلاپ رکھے اس کا دین خراب ہو جاتا ہے۔
(6) اگر کوئی بزرگ فوت ہو جائے تو اس کے بال بچوں (اہل خانہ) کا بھی ادب کرے۔
(7) دین کی تابعداری کو اپناؤ خواہ سارا جہان ناراض ہو جائے۔
(8) جو شخص رات کے پہلے حصہ میں جاگے اور آخری حصہ میں سو رہے وہ بڑا بد قسمت ہے۔
(9) حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرو اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے۔
(10) ہو سکے تو کسی کا بھلا کرو ورنہ بلا وجہ شرعی کسی کا دل نہ دکھاؤ۔ خیر الناس من ینفع الناس
(11) سب وظیفوں سے بڑھ کر وظیفہ درود پاک ہے۔
(12) ہمیشہ سچ بولو جھوٹ نہ بولو۔

(13) صحت اور تندرستی کو غنیمت جانو۔
(14) جب کوئی مصیبت آجائے تو بزرگانِ دین خصوصاً شہید کربلا سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی تکلیفوں کو یاد کرو، مصیبت ہلکی ہو جائے گی۔
(15) ہمیشہ آخرت کو دنیا پر ترجیح دو کیونکہ کافر اور دنیا دار دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔
(16) رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عظمت کو سب محبتوں اور عظمتوں پر ترجیح دو
اللہ تعالیٰ تمھارے دل میں ایمان نقش کردے گا۔
(17) جس کا عقیدہ اہل سنت و جماعت یعنی ولیوں کی جماعت کے خلاف ہو، اس کی ہزار سالہ عبادت
کو مچھر کے پَر کے برابر بھی نہ جانو۔
(18) عورت پر سب سے بڑا حق خاوند کا ہے۔

نصائح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ۔

(1) تواضع وانکساری کو وطیرہ بنالو تو مقامِ درویشی عطا ہوگا ۔

(2) ہر کسی کو اپنے سے بہتر جانو تو تم سب سے بہتر ہو جاؤ گے ۔

(3) علم وعلماء کا ادب کرو اس سے روحانی ترقی نصیب ہوگی ۔

(4) دنیا اور دنیا داروں سے بے نیاز رہو کیونکہ دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے ۔

(5) وہ کتنا بدنصیب انسان ہے جس کے دل میں جانداروں پر رحم کرنے کی عادت نہیں ۔

(6) نیکی سے نیک کی صحبت بہتر ہے اور برائی سے بُرے کی صحبت بدتر ہے ۔

(7) ہر کام میں اللہ تعالیٰ پر توکل رکھو ۔ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہٗ

(8) چغلی اور غیبت سے بچو جنتی بن جاؤ گے ۔

(9) اگر کوئی تکلیف آجائے تو بے صبر نہ بنو ورنہ معمولی تکلیف پہاڑ بن جائے گی ۔

(10) رسولِ خدا سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے ادبوں اور گستاخوں کے ساتھ عداوت رکھنا اللہ جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا بہترین ذریعہ ہے ۔

والسلام

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ، والوالدیہ

محمد پورہ فیصل آباد